إن الله لا يحب المسرفين

عہدِ ترکِ رسوم

و انسدادِ اسرافِ مذموم

علمائے دہلی و دیوبند کا فتوے بایں تشریحات

کہ رسموں کی موت پر مسلمانوں کی حیات

انجمن فلاح المسلمین کی جد و جہد

مسلمانانِ دہلی کا ترکِ رسوم پر عہد

جملہ عہدناموں کی تکمیل

منجانب انجمن طبع کی سبیل

مرزا محبوب بیگ نائب معتمد انجمن نے چھپے

محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں چھپا کر شائع کیا

فہرست مضامین

مختصر قواعد ضروری نظام انجمن

دفعہ ۱۔ یہ انجمن فی الحال شہر دہلی کی ان محلوں پر مشتمل ہوگی جنکے مسلم باشندے اغراض مقاصد انجمن سے اتفاق کر کے اپنے نمائندے انجمن کے لئے منتخب کر دیں۔

دفعہ ۲۔ ایسے محلوں کا ہر مسلم باشندہ اس انجمن کا ممبر (رکن) متصور ہوگا۔

دفعہ ۳۔ انجمن کے ہر ایک رکن کا فرض ہوگا کہ وہ قواعد و ہدایات انجمن کا پابند رہے۔

دفعہ ۴۔ جس محلے کے مسلم باشندے انجمن ہذا کے اغراض و مقاصد سے متفق ہوں ان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے محلہ کے انتظام کیلئے ہر سال جلسہ کر کے ایک میر محلہ و نائب میر محلہ اور چار یا کم و بیش کارکن منتخب کیا کریں جو اس محلہ کے نمایندگان کہلائینگے اور اپنے محلہ کے ذمہ دار ہونگے۔

دفعہ ۵۔ تمام نمایندگان کی ایک مجلس ہوگی جس کا نام مجلس عالیہ ہوگا انجمن کی عنان نظام اسی مجلس کے ہاتھ میں ہوگی۔

دفعہ ۶۔ جملہ مال و جائداد انجمن اگر کچھ ہو تو اسکے متولی مجلس عالیہ ہوگی اور انجمن کا صدر اور معتمد اسکے نگران ہونگے۔

فرائض مجلس عالیہ

دفعہ ۷۔ مجلس عالیہ کے حسب ذیل عہدہ دار ہونگے جن کا انتخاب نمایندگان و غیر نمایندگان میں سے ہر سال جلسہ عام میں ہوا کریگا۔

صدر ایک۔ نائب صدر دو۔ معتمد ایک۔ نائب معتمد دو۔ مشیر قانونی دو۔ مشیر امور دنیاوی بارہ۔

دفعہ ۸۔ مجلس عالیہ کا جلسہ انجمن کے صدر دفتر میں مہینہ میں دو مرتبہ یا ایک مرتبہ ہوگا۔

دفعہ ۹۔ مجلس عالیہ کا نصاب علاوہ عہدہ داران کے پانچ ممبر ہوگا

دفعہ ۱۰۔ مجلس عالیہ کو وہ جملہ امور انتظام و بندوبست کا اختیار کلی حاصل ہوگا جو اغراض و مقاصد انجمن سے وابستہ ہوں۔ دفعہ ۱۱۔ مجلس عالیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ مجلس نگران کا انتخاب کرے یا کسی کام کی نگرانی کسی عہدہ دار یا نمایندگان کے سپرد کرے یا واپس لے۔ دفعہ ۱۲۔ مجلس عالیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی کام کیلئے جلسہ ماتحت مقرر کرے۔ دفعہ ۱۳۔ مجلس عالیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی عہدہ دار میر محلہ یا نائب میر محلہ یا رکن کو کسی خاص سبب سے علیحدہ کرے اور اسکی جگہ کسی دوسرے جانشین کا انتخاب کرے

فرائض صدر

دفعہ ۱۴۔ صدر صاحب کا فرض ہوگا کہ وہ انجمن کے جلسوں میں نظام قائم رکھیں

دفعہ ۱۵۔ صدر صاحب کو اختیار ہوگا کہ جس جلسہ کو جب چاہیں طلب کریں اور جس جلسہ کو مناسب سمجھیں بوقت ملتوی کر دیں۔ دفعہ ۱۶۔ صدر صاحب ہر جلسہ میں انجمن کی صدارت کیا کرینگے۔ دفعہ ۱۷۔ صدر صاحب جلسوں میں اس امر کی نگہداشت رکھیں گے کہ ممبرین ایک دوسرے کو مخاطب نہ کیا کریں بلکہ براہ راست صدر صاحب کو مخاطب کریں دفعہ ۱۸۔ صدر صاحب کثرت رائے سے

ہر امر کا فیصلہ جلسوں میں کیا کریں گے اور رائے مساوی ہونے کی صورت میں وہ اپنی فیصلہ کن رائے سے فیصلہ کیا کریں گے۔ دفعہ ۱۹۔ صدر صاحب کا فرض ہوگا کہ وہ اس امر کی نگرانی رکھیں کہ قواعد مذکور کی ہر طرح سے پابندی ہوتی ہے یا نہیں۔ **فرائض نائب صدر** دفعہ ۲۰ صدر صاحب کی عدم موجودگی میں انکے جملہ اختیارات نائب صدر کو حاصل ہونگے۔ **فرائض معتمد** دفعہ ۲۱ معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ انجمن کا حساب کتاب اور جملہ جلسوں کی کارروائی باقاعدہ رکھیں دفعہ ۲۲ معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ بمنظوری صدر صاحب ضروری سامان انجمن کیلئے خرید کریں۔ دفعہ ۲۳ معتمد کو اختیار ہوگا کہ وہ انجمن کیلئے جملہ عطایا چندہ و زر یافتنی اپنے رسید و دستخط سے وصول کریں۔ دفعہ ۲۴۔ معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ جملہ سرمحلہ صاحبان کو جلسہ کی اطلاع قبل از وقت مقررہ دیدیا کریں۔ دفعہ ۲۵ معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ اراکین مجلس نگراں کو اور نیز اراکین جلسہ ماتحت کو اُنکے جلسہ کی اطلاع دیں۔ دفعہ ۲۶ معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ انجمن کے جملہ جلسوں میں شریک ہوا کریں۔ دفعہ ۲۷ معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ انجمن کی جانب سے ضروری خط و کتابت کریں اور دفتر کی نگرانی رکھیں۔ دفعہ ۲۸۔ معتمد کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی کسی اختیار یا فرض کو اپنے کسی معاون کو سپرد کریں یا اُن سے واپس لیں یا اپنے بجائے اُنکو کسی جلسہ انجمن میں بھیجدیں دفعہ ۲۹ معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ جملہ تجاویز منظور شدہ کے متعلق نگرانی رکھیں کہ آیا اُنکے متعلق عمل ہو رہا ہے یا نہیں اور نیز حسب ضرورت مجلس نگراں سے اعانت کریں۔ **فرائض نائب معتمد** دفعہ ۳۰۔ نائب معتمد کا فرض ہوگا کہ وہ ہر کام میں معتمد کی امداد کریں اور معتمد کی عدم موجودگی میں جملہ اختیارات و فرائض معتمد کو خود عمل میں لائیں۔

فرائض مشیران دفعہ ۳۱ مشیر کا فرض ہوگا کہ جب مجلس عالیہ یا نگراں یا ماتحت جلسہ اور صدر صاحب و معتمد کہ جب اُنسے کسی معاملہ میں مشورہ طلب کیا جائے تو وہ نیک مشورہ سے انکو مستفید فرمائیں **فرائض نمایندگان** دفعہ ۳۲۔ سرمحلہ و پاسبان سرمحلہ و کارکنان کا فرض ہوگا کہ وہ امور جو مجلس عالیہ پاس کرے اس پر وہ خود عمل پیرا ہوں [illegible] کریں۔ دفعہ ۳۳ سرمحلہ یا پاسبان سرمحلہ کارکنان محلہ کو ایک عہدہ سپرد کریں [illegible] دفعہ ۳۴ [illegible] ہوگا کہ [illegible] کی رائے سے [illegible] دفعہ ۳۵ [illegible] سرمحلہ [illegible] کی صورت پیش آئے تو مجلس عالیہ کی منظوری [illegible] دفعہ ۳۶۔ سرمحلہ کا فرض ہوگا کہ [illegible] کریں۔ دفعہ ۳۷ [illegible] مجلس عالیہ کے [illegible] جلسہ میں [illegible] کی شرکت کافی سمجھی جائے گی

مقاصد انجمن فلاح المسلمین

(۱) مسلمانوں کو احکام خدا اور رسول پر کاربند ہونے کی تلقین کرنا اور ہدایت کرنا کہ وہ خدا اور رسول کے مقابلہ میں کسی رسم یا رواج یا ذاتی رائے کو ترجیح نہ دیں اور مستند نہ مانیں۔

(۲) مسلمانوں کو عبادت الٰہی کی ترغیب دلانا اور اس کا پابند و عادی بنانا۔

(۳) مصارف بیجا اور رسومات قبیحہ جس سے دین و دنیا میں مسلمانوں کا نقصان ہوتا ہے نیز سودی قرضہ سے بچنے کی مسلمانوں کو ہدایت کرنا اور کفایت شعاری کی تعلیم دینا اور اسباب افلاس کو دور کرنے کی کوشش کرنا۔

(۴) مسلمانوں کی ترقی تجارت کی تدابیر سوچنا اور حتی الامکان ان کو عملی جامہ پہنانا۔

(۵) مسلمانوں کے باہمی تنازعات کا اُن کی درخواست پر فیصلہ ثالثی کرنا۔

(۶) مسلمانوں کو اندرونی و بیرونی تنازعات سے بچانے کی کوشش کرنا اور ہدایت کرنا کہ وہ حسب عادت قدیم ہمیشہ امن پسند رہیں اور کسی اشتعال سے متاثر نہ ہوں۔

(۷) مسلمانوں کی اخلاقی اور تمدنی حالت درست کرنے کی کوشش کرنا

(۸) مسلمانوں کو اتفاق و یک جہتی کی تعلیم دینا اور باہمی نفاق دور کرنے کی کوشش کرنا

(۹) ہر ممکن و جائز طریقہ سے مسلمانوں کے اصلاح و بہبود کی کوشش کرنا۔

(۱۰) سیاسی اور پولٹیکل معاملات میں یہ انجمن اُس وقت تک حصہ نہ لیگی جب تک کہ ان کا اثر مذہب اسلام یا مسلمانوں کے حقوق پر نہ پڑے اور کسی فتنہ یا فساد کے مذہبی یا دنیوی معاملات میں جنبش نہ ہوگی۔ لیکن اگر دوسری قوم کی طرف سے اقدام ہوگا تو مدافعت احسن طریقہ سے کی جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ

بیشک فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں ؎

جہاں اللہ تبارک تعالیٰ نے بیحد نعمتوں کے کھانے پینے کی اجازت اپنے ناچیز بندوں کو عنایت فرمائی ہے وہاں اسراف کی بھی ممانعت فرمائی ہے پہلے فرمایا ہے۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا۔ کھاؤ تم پیو تم، پھر فرمایا ہے وَلَا تُسْرِفُوْا یعنی (اسراف مت کرو تم) اور جس نے اسراف کیا اسکی نسبت حکم ہوا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ط (اسراف کرنیوالے کا اللہ دوست نہیں) اب یہ دیکھنا ہے کہ جس کا اللہ دوست نہیں اُس کا کہاں ٹھکانا ہوگا۔ پھر خود ہی اللہ نے فرمایا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط (فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں) یعنی فضول خرچ اللہ کی دوستی سے علیحدہ ہوکر شیطانوں کی برادری میں جا ملتا ہے گویا شیطان جیسا ہو جاتا ہے۔ اخوان شیاطین کا لفظ کتنا بُرا ہے۔ اللہ نے اخوان شیاطین کا لفظ قاتل کو نہیں کہا۔ حالانکہ قاتل کسقدر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ زانی کو نہیں کہا۔ سارق کو نہیں کہا۔ سود خوار کو نہیں کہا۔ اور کسی گنہ گار کو نہیں کہا مگر فضول خرچ کو کہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فضول خرچی بہت بڑا گناہ ہے۔ درحقیقت فضول خرچ اپنا ہی نقصان نہیں کرتا بلکہ آیندہ نسل کی بھی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اور خدا کی دی ہوئی نعمت کی بھی قدر نہیں کرتا کہ اسکو کس لاپرواہی اور [illegible] کے ساتھ خرچ کر ڈالتا ہے

[illegible] ساتھ [illegible] احکام کے موافق ہر شخص انصاف کی نظر کو اپنے [illegible] لیکر جانچ سکتا ہے۔ کہ وہ اسراف کن امور میں کیا کرتا ہے اور کن میں نہیں۔ اسراف کے مد مسلمانوں نے بہت سے پیدا کر لیے ہیں گویا وہ خود بیماری کے جہاز میں بیٹھکر اپنے تئیں ڈبو رہے ہیں دیکھو جب کوئی میلہ

آتا ہے تو وہ کس خوشی سے اُس میں شرکت کرتے ہیں۔ یورجائداد رہن رکھتے ہیں مگر
اُس میلہ یا سرکو نہیں چھوڑتے۔ کوئی ناٹک۔ یا سرکس۔ یا سینما۔ ہو تو اس کی شرکت
کا زیادہ تر حصہ مسلمان لیتے ہیں۔

چٹورپن ہے تو ایسا کہ ایک معمولی شخص بازار میں کھڑے کھڑے اپنے بال
بچوں کے سارے دن کے کھانے کا حق دو منٹ میں کھا کر ختم کر دیتا ہے۔ اور پھر
ہاتھ جھاڑ کر سیدھا ہو لیتا ہے اگر وہ دس بارہ آنہ روز کا مزدور ہے تو بتاؤ اُسکے
بال بچے اُس کے دم کو کیا روتے ہونگے کہ وہ اپنی سارے دن کی کمائی کہاں کھوآیا
کپڑا۔ لباس یا ٹوپی جوتی وغیرہ پہنی جاتی ہے تو ایک دفعہ میں اس قیمت کی پہنی
جاتی ہے کہ اُس کی تیاری کے خرچ سے سال بھر کا لباس اچھی طرح سے پہنا
جا سکتا ہے

کبوتر بازی تنگ بازی مُرغ بازی۔ آتشبازی۔ بٹیر بازی کے اخراجات الگ
ہوتے ہیں بعض لوگ مقدمہ بازی کے شوقین ہوتے ہیں ذرا ذرا سی بات میں ہزاروں
روپیہ اُٹھا کر برباد ہو جاتے ہیں۔

سگرٹ نوشی کا الگ مد ہے اس میں بھی اکثر اشخاص روزانہ تین چار آنہ تک
اُٹھا بیٹھتے ہیں مکانوں کی تعمیر اور آرائش میں روپیہ صرف ہو رہا ہے پھر اگر اپنے
پاس نہیں ہے تو سودی قرضہ لیکر یہ کام کیا جاتا ہے اس میں صرف نمود مقصود ہوتی
ہے تاکہ دکھلایا جائے کہ تعمیر مکان اور آرائش میں کس کا نمبر بڑھا ہوا ہے جس
مکان کی تعمیر و آرائش میں سودی قرضہ کا کیڑا لگ چکا ہو بھلا وہ اُسکو کب باقی چھوڑ
سکتا ہے۔ چند عرصہ کے بعد نہ مالک مکان اُس مکان میں رہ سکتا ہے نہ مکان
اُس کے قبضہ میں رہتا ہے بلکہ مجبوری اور حسرت سے اس مکان کو [illegible] پڑتا
ہے اور پھر گذارے کے لئے دوسرا مکان کرایہ پر لینے کے لئے تلاش کرنا پڑتا ہے
اور وہ بروقت اچھا نہیں ملتا [illegible] بعد از زوال کا مضمون اس پر صادق ہوتا ہے

بعض مسلمانوں نے اپنے گھر کا ٹھاٹ ملازموں سواریوں جانوروں سے
خوب کر لیا ہے اور اُن کے گھر کے اخراجات کی ایسی بے ربطی ہے کہ پیسہ کی جگہ
ڈیڑھ پیسہ اُٹھتا ہے۔ آخر اُن کے بے جا اسراف خود اُن کی تباہی کا سبب

ہوجاتے ہیں اور مفلس ہو کر تنگدستی سے گذارہ کرنے لگتے ہیں

اب فی زمانہ بال بنانے اور مونچھوں کا ایک بہائی یا جو تھائی حصہ باقی رکھنے کا فیشن چلا ہے اسمیں بھی نئی فیشن کے دلدادہ مسلمان خوشی خوشی حصہ لیتے ہیں حجاموں کا دربار گرم ہے اکثر مسلمان بھی اُن کے درباری ہیں اپنی مونچھوں اور ڈاڑھیوں کو کاٹنے کے لیئے حجاموں کے نذر کر دیا ہے۔ حجاموں نے اُن کی ڈاڑھی اور مونچھوں کا صفایا کیا اور اُن سے اچھی خاصی اُجرت وصول کی روزانہ یہی ڈاڑھی مونچھوں کے صفائی کا انتظام حجاموں سے کرتا ہے اس میں بھی تنخواہ یا اُجرت معقول طور سے حجاموں کو دی جاتی ہے اور فیشن ایبل شخص کی جیب خالی ہوتی رہتی ہے بہرحال جب اسقدر فضول خرچی کے اسباب مسلمانوں نے پیدا کر لئے ہیں تو وہ کیونکر فلاح کو پہنچ سکتے ہیں۔

یہی اسراف کی عمیق نہریں مسلمانوں کی خود اُن کے ہاتھ کی کھودی ہوئی غرق ہونے کے لئے کافی تھیں مگر سب سے بڑا دریائے دقار شادی اور غمی کی رسوم کا مسلمانوں کو غرق کرنے کے لئے بہ رہا ہے اس میں اگر کسی سمجھدار اور نیک آدمی نے بھی قدم رکھا تو اُس کی زبردست موجوں نے اُس کو اسی طرف گھسیٹ لیا اور وہ جکڑ دیا کہ باہر نکلنا مشکل ہو گیا اور بالآخر غرق ہو کر تہ آب ہو گیا۔ دیکھو شادی اور غمی کے مراسم بجالانے والے مسلمان کیسے برباد ہوئے ہیں۔ مراسم تو بجالائے مگر دریائے بربادی میں خود غرق ہو گئے

اے دولتمند مسلمانو! اپنی موجودہ دولت کو مایۂ ناز نہ سمجھو اور اپنے بھائیوں کی حالت کو دیکھکر عبرت پکڑو۔ یہ بھی وہ بھی تمہارے جیسے دولتمند تھے دولت کے زعم میں انہوں نے اپنے ارمان ان مراسم سے نکالے آخر بے اماں ہو کر رہ گئے اپنے عمدہ عمدہ مکان اور آمدنی کی جائدادیں سودخواروں کی نذر کر دیں بے بس ہو کر رہ گئے۔ رہنے کو مکان اور کھانے کو جب نہیں رہا فاقہ کشی کی نوبت آگئی اور دنیا میں بیغرتی کی زندگی بسر کرنی شروع کر دی آخر وہ کونسی رسمیں ہیں جن کو کئے بغیر نہیں بنتا نہیں پڑتا۔ پروانہ کی طرح رسموں کی شمع پر گر کر مر جانے ہو آخر یہ رسمیں خدا کی طرف سے ہیں جن پر تم اسقدر گرویدہ ہو یا ہمارے پیغمبرؐ نے بتائی ہیں جن کا کرنا

تم سُنّت سمجھتے ہو۔ اگر اس کا جواب تمہارے پاس نفی میں ہے تو تم ہی بتاؤ ان کے کرنے سے تمہیں کس جہان میں فائدہ ملیگا۔ قولہ تعالیٰ۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ط ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ط کا مضمون تم پر عائد ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ان سب باتوں کا فیصلہ تم اپنی دلی صداقت سے کرلو تو براہ خدا چھوڑ دو براہ رسول چھوڑ دو۔

دیکھو ان بنیاد کُن رسوم کے موجد کون ہیں۔ غور کرکے دیکھوگے تو معلوم ہو جائے گا کہ بہت رسمیں کُفار کی ہیں اور بہت سی ناہان سلف کی بیگمات کی ہیں جو اپنے نمول کے زمانہ میں کیا کرتی تھیں اور بعض رسمیں ایسی بھی ہیں جو پہلے معمولی سی بات تھی ان پر ہر طرح سے اضافہ کیا گیا اور ان کو دیگر رسوم کے زمرہ میں شامل کرلیا گیا۔ اب عام لوگ عموماً اور بالخصوص عورتیں یہ سمجھی ہیں کہ جب تک ان رسوم کی بجاآوری نہ ہو، تک شادی اور غمی کی تقریب نہیں ہو سکتی۔ اب ان رسوم کو جو فی زمانہ ہر طبقہ کے مسلمانوں میں مروج ہیں ان میں سے بعض کسی کے ہاں ہوتی ہیں اور بعض کسی کے ہاں نہیں یا کہیں کسی دوسری صورت سے ہوتی ہوں حتی الامکان ان سب کو جمع کرکے علمائے دین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور اُن سے استفسار کیا گیا کہ ہمیں بتلا دیا جائے کہ شادی اور غمی کی جائز رسوم کونسی ہیں اور ناجائز و حرام کونسی سب سے پہلے جناب مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے ہر رسم مُستفسرہ کا جواب اس کے مقابلہ میں بالصراحت لکھا ہے اور ایک تمہیدی مضمون بھی لکھا ہے جو نہایت مفید اور پُر اثر ہے وہ بجنسہ مدِ ناظرین کیا جاتا ہے اور پھر علمائے کرام دہلی و دیوبند نے اس جواب کی تصدیق کی ہے اور مشرح جواب دئے ہیں وہ بھی بجنسہ لکھے گئے ہیں ناظرین اُن سب سے استفادہ حاصل کریں۔

جائز احکام جو شادی اور غمی کی تقریبوں کی نسبت ہیں وہ مختصر اس جگہ لکھے جاتے ہیں مفصل اور مشرح فتوے میں ملاحظہ کیجئے

اوّل عقیقہ پیدائش سے سات یوم کے بعد ہونا چاہیئے۔ اس میں دو بکرے لڑکے کے واسطے ایک بکرا لڑکی کے لئے ذبح کردیں گوشت تقسیم کردیا جائے

اور اگر مقدرت ہو تو کھانا پکوا کر مہمانداری کردی جائے۔

دوم۔ ختنہ کرنا مسنون اور شعائر اسلام سے ہے اس میں صرف بیجا اور لوازم ناجائز نہوں

سوم۔ بسم اللہ پڑھانا۔ صرف مُباح ہے۔ مسنون اور مستحب نہیں۔ اس میں بھی صرف بے جا اور لوازم ناجائز نہ ہوں۔

چہارم۔ منگنی اگر ضرورۃً کہیں کی جائے تو شادی تک ایسا لین دین نہ کیا جائے جس میں صرف بے جا ہو۔

پنجم۔ تقرر تاریخ نکاح کے لئے سُرخ خط کا کھیجنا درست نہیں تاریخ کی اطلاع ضروری ہے۔ رسمًا کنبہ والوں کا اجماع بلا ضرورت بطور رسم ضرور نہیں۔

ششم۔ بیاہی نکاح میں کنبہ والوں کا مجمع بقدر ضرورت و حاجب ہونا چاہیئے اس میں خرداری مہمانوں کو کھانا کھلانے کا حرج نہیں مستورات کا زیادہ اجتماع اچھا نہیں کہ اس میں ڈولیوں کے کرایہ کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ قریبی رشتہ دار آئیں تو کرایہ کا مضائقہ نہیں۔

ہفتم۔ بعد نکاح چھوارے تقسیم کرنا جائز ہے۔ مٹھائی تقسیم کرنا اگر وسعت ہو اور ریا مقصود نہ ہو تو جبر مباح ہے۔ مگر حیثیت سے زیادہ کر کے زیر بار ہونا ناجائز ہے۔

ہشتم۔ جہیز بقدر حیثیت دینا چاہیئے۔ حیثیت سے زیادہ ناجائز ہے۔ شہرت اور نمود کے لئے جہیز کا بازاروں میں گشت کرانا ناجائز ہے اسی طرح مزدوری کا خرچ کرنا کہ ایک روپیہ کے جگہ پانچ روپیہ دئے جائیں یہ سب فضول ہے۔

نہم۔ ولیمہ حیثیت سے زیادہ کرنا اور قرض لیکر زیر بار ہونا ناجائز ہے اور اُس میں نام نمود کے لئے اسراف کرنا ناجائز ہے۔

دہم۔ بعد شادی اگر حسب کے موافق لین دین ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور حیثیت سے زیادہ کرنا اور زیر بار ہونا ناجائز ہے۔

یازدہم۔ میت کی تجہیز و تکفین اوسط درجہ کی اُس کے ترکہ میں سے ہونی چاہیئے۔ غمی کی مہمانداری جیسی کہ مروج ہے۔ واجب الترک ہے۔ پھول کرنا اور اُس میں عزیز و اقارب کا جمع ہونا اور کھانا کھلانا یہ بھی پابندی رسم کی خاطر ناجائز ہے۔ زیور مکان فروخت کر کے یا قرض لے کر رسم ادا کرنا اور اس کا لحاظ نہ رکھنا کہ ورثہ میں نابالغ بھی

حق دار ہیں ناجائز ہے۔ سوم جہلم۔ رسمی۔ پر مہانداری کرنی اور کھانا کھلانا اور اس کو مفید سمجھنا درست نہیں۔ بلکہ ایصال ثواب جائز اور مستحسن ہے جس کی شرعی حیثیت صرف اسقدر ہے کہ جو کچھ میسر ہو خدا کے واسطے صدقہ کر دو اور اس کا ثواب میت کو بخشدو اس میں شریعت نے نہ کوئی خاص تاریخ مقرر کی ہے نہ کوئی خاص شے مقرر کی ہے۔

اب چند اصولی امور یاد رکھنے کے قابل ہیں علمائے دین کا فتوے بھی ان ہی احکام شریعت کی بنا پر دیا گیا ہے۔ اول وہ امور جن کی ممانعت خدا اور رسول کے احکام سے صاف ثابت ہے جیسے اسراف۔ سودی قرضہ کا لین دین ناچ ہونا۔ باجا وغیرہ جس جس موقعہ پر مسلمان اس کے خلاف کریں گے وہ خود ہی سمجھ لیں کہ وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہونگے اور اپنا نقصان بھی آپ کرنے کے باعث ہونگے دوم وہ امور جن کا کرنا لازم نہیں اگرچہ وہ جائز ہیں ان کو رسماً جان کر کیا جائے تو ناجائز ہو جاتے ہیں جیسے کہ پنڈیاں ضرور بھیجی جائیں۔ نقل ضرور جائیں مٹھائی ضرور تقسیم ہو۔ علی ہذا اور بہت سی باتیں لازم جانکر عمل میں آتی ہیں۔ اس لئے وہ ناجائز ہو جاتی ہیں سوم وہ رسوم ہیں جو خالص کفار کی ہیں اور مسلمان کرتے ہیں جیسے ست ماسہ نو ماسہ چھٹی وغیرہ

بہر حال۔ جاہر رسوم کا حال مختصر لکھکر یہ بھی جتلا دینا ضروری ہے کہ اکثر مسلمان دلہن یا برادری کے کھانے میں نمود خوب ظاہر کرتے ہیں انواع و اقسام کے کھانے کھلا کر نام و شہرت کرنا چاہتے ہیں مگر افسوس آجتک کسی تاریخ میں اچھے کھانا کھلانے والوں کا نام نہیں لکھا ہوا دیکھا گیا۔ تھوڑے عرصہ میں لوگوں کو بھی یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کیا کھانا کھایا تھا اور کیا نہیں۔

اسی طرح جہیز دیا جاتا ہے تو اس میں بھی حد سے زیادہ نمود ہوتی ہے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میں ایسا جہیز دوں کہ آجتک کسی نے نہ دیا ہو تا کہ میری سرداری کی اعلیٰ ہوتی ہے اور اسراف کی کوئی حد باقی نہیں رکھی جاتی دکھلاوٹ اسقدر مدنظر ہوتی ہے کہ ہر چیز علیحدہ علیحدہ ایک ایک مزدور کے سر پر ہوتی ہے تاکہ دور تک جہیز کا سلسلہ چلا جائے۔ مزدوری کا مطلق خیال نہیں کیا جاتا جہیز والوں کے گھروں میں ہوتو بڑے بڑے بازاروں کی دوکانوں کا اسباب اپنی لڑکی کے جہیز میں دیکر بازاروں کو ویران کر دیں۔ زیور۔ جھوڑے۔ جوہریوں کے حوالے ہ کھیڈریں تانبہ جیسی کا پتیل

ایک نہ چھوڑیں مگر افسوس کہ اُن کا کوئی بس نہیں چلتا دل کے ارمان دل میں ہی رہ جاتے ہیں۔ اور اُن کی لڑکی اُن کے نقطہ خیال سے بہت کم جہیز پر رخصت ہو جاتی ہے۔

اے جہیز دینے والو! اگر تم نے اسلام کے احکام پر نظر نہ ڈالی ہو تو دوسری غیر قوموں کو دیکھکر سبق سیکھو۔ دیکھو انگریز جو آج صاحب سلطنت ہیں کیا وہ اپنے بیٹا بیٹی کو جہیز دینا نہیں جانتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب باتیں فضول ہیں وہ اپنے بیٹا بیٹی کے نام سے حسب مقدرت کو کسی بینک کا چک حوالہ کر دیتے ہیں جو کچھ وہ اُس سے چاہیں خرید لیں۔ تجارت کریں جائداد خرید لیں۔ اور اضافت کر دیتے ہیں۔ کسی انگریز کو نہ دیکھا ہوگا کہ وہ چاندی کا پلنگ سواتا پھرتا ہو۔ صندوق، چوکیاں سنوار رہا ہو۔ ہمہ قسم کے ظروف خرید لے اور کپڑا سلوانے میں دن رات مصروف ہو ہمارے ہمسایہ ہندوؤں ہی کو دیکھو کہ وہ جہیز دینے میں کیا تکلف کرتے ہیں اسلام میں اسا جہیز جیسا کہ فی زمانہ دیا جا رہا ہے۔ کہیں بھی دینے کی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی

ہمارے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جہیز اپنی صاحبزادی کو دیا تھا۔ وہ معمولی چند چیزیں تھیں اور بس حالانکہ آجکل عرب کا غریب آدمی بھی اُس سے کہیں زیادہ دیتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ حضور کے پاس کوئی مال نہ تھا اسلئے مجبوراً کوئی جہیز نہ دے سکے۔ تو تو غلط ہے حالانکہ حضور کو ایک خمس (پانچواں حصہ) مال غنیمت سے ملتا تھا اور بہت سے ممالک اہل اسلام ہو چکے تھے اسلئے ہمارے حضور کی حالت دنیا کے بادشاہوں سے کم نہ تھی۔ مگر حضور کو جو کچھ ملتا تھا وہ راہ مولا میں خرچ کر دیتے تھے۔ اور حضور نے ہم جاہلوں کو سدا دیا کہ ہم [illegible] اسراف کروگے تو تباہ ہو جاؤ گے اور [illegible] اور [illegible] کو [illegible] سمجھوگے

اے ہمارے مسلمانو! تم اپنے گمان میں [illegible] کے خلاف [illegible] کیا پایا [illegible] کو بے آرام کیا [illegible]

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] کہ صاحب ثروت [illegible] کہ ہمارے [illegible] کو دیا کوئی [illegible]

اور جب ہم کو اللہ نے پیسہ دیا ہے تو ہم کیوں نہ خرچ کریں ہمارے لئے کوئی برائی نہیں۔

سنو اے دولتمند مسلمان بھائیو! سنو۔ بیشک تم مالدار ہو اور بالفعل تم پیسہ خرچ کر سکتے ہو۔ مگر دیکھو اگر تمہارے کئی بال بچے ہیں اگر تم ہر ایک کے کار میں خرچ کروگے تو تمہارا اکثر روپیہ خرچ ہو جائے گا اور ممکن ہے کہ کسی وقت تم کو قرض بھی لینا پڑے اور اگر قرض بھی لینا نہ پڑا تو ضرور ہے کہ تمہارا روپیہ بہت سے کاروں میں صرف ہو جائیگا اور تم اپنے پس ماندگان کے لیئے کوئی ترکہ نہ چھوڑ سکوگے اور حدیث شریف میں ہے کہ اسراف مت کرو اور اپنی اولاد کے لیئے چھوڑ جانا بہتر ہوگا بہ نسبت اسکے کہ تمہاری اولاد تمہارے بعد دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اس حدیث شریف سے بھی تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ بیکار مد میں روپیہ صرف کرنا اچھا نہیں۔

علاوہ ازیں تمہارے ساتھ حج زکوٰۃ۔ خیرات یہ سب امور شرعیہ لگے ہوئے ہیں ان کا بجا لانا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے اب اگر فضول خرچی میں روپیہ صرف کر دیا جائیگا تو پھر روپیہ کہاں رہیگا اور مسلمان فریضہ ادا کرنے کے بھی نا قابل ہو جائیں گے

اور ان ہی فضول اخراجات سے مسلمانوں کی لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ کی جائداد غیر قوموں کے قبضہ میں چلی گئی ہیں سود دیا اُس کے علیحدہ گنہگار ہوئے کیونکہ بفرمان الٰہی وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا یعنی (حلال کی بیع اور حرام کیا سود) پس اس حکم کے خلاف ورزی کرنے کی حالت میں مسلمان خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے یا نہیں اور پھر اپنی جائدادوں سے علیحدہ ہاتھ دھو کر بیٹھ گئے

پس اے مسلمانو! خدا کے لئے اب بھی سنبھل جاؤ اور جو مال و جائداد تمہارے پاس بچی ہے اُس کو غنیمت سمجھکر اسے اور اپنی اولاد کے گذارے کے لئے رہنے دو۔

ایک بات اور بھی غور طلب ہے اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ اگر لڑکی والے غریب ہوئے تو لڑکے والے امیر ہوتے ہیں اور کہیں اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اسلئے جس جانب سے ساچق یا جہیز وغیرہ میں زیادہ روپیہ صرف ہوگا اس کا متحمل فریق ثانی۔ ہو سکے گا اگر وہ بالمقابل اپنے فریق کے روپیہ صرف نہ کر سکا تو نہایت نادم ہوگا اور اگر کہیں جائداد اسکی پاس ہوئی تو وہ اسکو بیع یا رہن کرکے تمام عمر کے لئے اپنی جڑ کاٹ کے ہو بیٹھیں گے؟

ضرورت روپیہ کے لحاظ سے اور سودی قرضہ سے بچنے کے لئے قومی [illegible] آوردہ

اصحاب۔ علمائے دین۔ نیز دیگر بہی خواہان قوم کا فرض ہے کہ وہ ایسی حالت کو غنیمت سمجھکر کہ فی الحال تمام شہر کے مسلمان ناجائز رسوم سے مطلع ہو چکے ہیں اور نیز اُن کے ترک کرنے پر آمادہ ہیں ایک جلسہ کریں اور اہل برادری اور ہر طبقہ کے سر برآوردہ اور معزز اصحاب کی رائے سے قرار دیں کہ مسلمانان شہر دہلی عام اس سے کہ وہ برادری والے ہوں یا غیر برادری کے جہیز میں کسقدر جوڑے برتن دیں اور کسقدر زیور دیں۔ اس تجویز پر اگرچہ دولتمند اور امرائے شہر مضحکہ اڑائیں گے۔ اور وہ کہیں گے کہ ہمیں غریبوں کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور ہماری حیثیت کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ بس اُن کی خدمت میں التماس ہے کہ بیشک تم دولتمند ہو۔ صاحب حیثیت ہو اور امیر ہو۔ مگر قرآن شریف میں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ یعنی تمام صاحب ایمان آپس میں بھائی ہیں، پس بھائی کا بھائی پر فرض ہے کہ وہ اگر اُسکو کچھ دے۔ سکتا ہو تو محض ایسی تدبیر سے اور نیز ایسے کام کی بنیاد ڈال دینے سے جس سے اسکے بھائی کو اور خود اسکو بھی فائدہ پہنچتا ہو انجام دے دینے سے کسقدر اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔

اوّل کمی جہیز سے کم استطاعت مسلمان بھائی سودی قرضہ اور نیز دیگر مصیبتوں سے بچ جائیں گے

دوم۔ جہیز کا زیادہ دینا کوئی اچھی بات نہیں ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے جہیز کی نظیر یاد رکھنی چاہیئے۔

سوم۔ مالدار مسلمان بھی فضول اخراجات سے بچ جائیں گے اور ساری جہیز کی تکلف سے بھی اُن آرام ملے گا۔

چہارم۔ آیندہ جہیز کی حفاظت سے اُنکو آرام ملے گا۔

پنجم۔ جہیز کے رکھنے کی وجہ سے کوئی کمرہ یا کوٹھری جو برسوں رُکی رہتی ہے وہ روزانہ ضرورت میں کام آیا کریگی۔

ششم جہیز کے خراب ہونے کے خدشہ سے بھی تم بچ جاؤ گے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جوڑے کپڑوں کے رکھے ہوئے خراب ہو گئے لکڑی کے سامان میں دیمک لگ گئی۔ بہت سی چیزیں پانی کے ٹپکنے سے ضائع ہو گئیں۔ بہرحال سوائے نقصان کے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔

ہفتم جس لڑکی کا جہیز بیکار رکھا رہتا ہے اور خراب ہوتا ہے اگر اُس روپیہ سے تجارت ہو یا جائداد خرید کر اپنی بیٹی کو دیدے تو وہ تمام عمر اُس کی آمدنی سے استفادہ حاصل کر سکتی ہے اور پھر اس کی اولاد بھی جب تک جائداد قائم رہے فائدہ پا سکتی ہے۔

ہشتم آمدنی جائداد یا تجارت سے اگر لڑکی چاہے تو ایک مدت میں جہیز کا سامان خرید سکتی ہے۔ اور پھر جائداد علیحدہ قائم رہے گی۔

نہم بعض مسلمانوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم جہیز کی نمائش اپنی برادری کے سامنے یا براتیوں کے سامنے اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اگر لڑکا یا لڑکی والے جہیز لیکر مکر جائیں تو نمائش کی صورت میں ہمارے پاس شہادت تو کافی رہے۔ پس جائداد دینے کی صورت میں ان کو کسی طرح کا خطرہ نہ ہوگا کیونکہ جائداد کا قبالہ اُن کی بیٹی کے نام کا ہوگا۔

دہم ڈھکے اور کھلے جہیزوں کا بھی جھگڑا جاتا رہیگا کیونکہ نہ ایسا جہیز ہوگا نہ اس کی نمائش مقصود ہو اور نہ زیادہ مزدوری دینے کا احتمال رہیگا۔

بعض برادریوں میں چودھریوں کی نسبت تنازعہ در پیش ہے۔ ایک فریق یہ کہتا ہے کہ چودھری شادی غمی میں بہت زیادہ اسراف کر دیتے ہیں اور بات بات پر وہ بگڑ جاتے ہیں کہیں چودھری فیصلہ کرنے میں رعایت کرتے ہیں اس وجہ سے چودھری برادری کے انتخاب سے مقرر ہونا چاہئے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ چودھری جو ہمیشہ سے ہیں وہی رہیں اگر وہ نا قابل ہوں تو مجبوراً اُن کی اولاد میں سے چودھری بنایا جائے۔ اور اگر اُن کی اولاد بوجہ کم عمری یا کم علمی بالفعل کام کرنے کے نا قابل ہوں تو دوسرا شخص ان کی اعانت کے لئے مقرر کیا جائے۔ گویا یہ عہدہ اُن کے خاندان سے نسلاً بعد نسلٍ رہنا چاہئے۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رائے اُن کی غلطی پر معلوم ہوتی ہے ہمارے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ کا انتخاب قوم کی عام پسندیدگی پر۔ ورنہ تو خاندان کے لحاظ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ اول مقرر ہوتے اور فی زمانہ بھی انتخاب اسی طرح سے ہو رہا ہے کسی جمہوری سلطنت کا پریسیڈنٹ منتخب ہوتا ہے تو عام انتخاب سے وائسرائے کونسل کا ممبر منتخب ہوتا ہے تو انتخاب سے صوبہ کی سپیشل کمیٹی کا ممبر مقرر ہوتا ہے تو انتخاب سے۔ کسی انجمن کا رکن و عہدہ دار مقرر ہوتا ہے تو انتخاب سے پھر کیا وجہ ہے کہ چودھری کا انتخاب جبکہ چودھری نا قابل ہو

یا اُس کے خاندان میں کوئی چودھری بننے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو برادری میں لائق شخص کے انتخاب سے نہ ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ چودھری کے ناقابل ہونیکی وجہ سے برادری کے کاموں میں مشکل کا سامنا ہو جاتا ہے یا تنازعہ پڑ جاتا ہے۔

یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ دہلی کے معدودے چند اصحاب کے سوا جو ہر طرح سے اپنے تئیں بچانا چاہتے ہیں ہر طبقہ کے مسلمانوں نے ناجائز رسوم کو بُرا ہی نہیں سمجھا ہے بلکہ آئندہ خود ترک کرنے اور دوسروں سے بھی ترک کرانیکا اقرار فرمایا ہے نہ صرف تائید غیبی ہے کہ قوم کو ناجائز رسوم کے ترک کرنے اور اسراف سے بچنے کا احساس ہو چکا ہے مگر اُن صاحبان کی رائے سے مجھے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے ہر طرح سے اپنے تئیں اِن کارہائے خیر سے بچایا ہے بلکہ مجھ ناچیز سے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے باوجود اقرار کے پھر اگر کسی ناجائز رسم کو کیا تم کیا کرو گے اور فلاں جگہ کسی تقریب پر اسراف ہوا تھا تو تم نے کیوں نہیں بند کیا۔ میں نے اُن سے بمنت عرض کیا اور اب عام طور سے عرض کرتا ہوں کہ میں کوئی حاکم وقت نہیں۔ قوم کا لیڈر نہیں۔ مولوی نہیں۔ ایک بندۂ ناچیز ہوں گوشۂ عافیت میں رہتا ہوں اور خدا کا ہر طرح سے شکر کرتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے مسلمان بھائی ان رسوم کو جو خلاف شریعت ہیں کرتے چلے آتے ہیں اور اس وجہ سے حد درجہ کا اسراف اُن میں بڑھ گیا ہے روپیہ میں تقریباً چودہ آنہ اپنا مال و جائداد دوسری قوموں کے نذر کر چکے ہیں اب بھی انہوں نے اس اسراف کو بند نہیں کیا تو وہ رہے سہے اور بھی تباہ ہو کر اور مجبور ہو کر دوسری قوموں کے ہاتھ میں پڑ جائینگے اور ممکن ہے کہ بعض جاہل مسلمان تبدیل مذہب پر آمادہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ تمام رسومات جو ہر طبقہ کے مسلمان کم و بیش کرتے ہیں جہاں تک معلوم ہوسکیں لکھکر اُن کے جائز اور ناجائز ہونیکا فتویٰ علماء دین سے لیا اور سربرآوردہ اصحاب سے اُن کے ترک کرانیکا اقرار کرایا اور ہر برادری میں پنچایت کرائے اور اسراف کے نقصانات سے اُنہیں آگاہ کیا الحمدللہ اُنہوں نے اسراف سے مطلع ہو کر آئندہ اسراف سے بچنے اور ناجائز رسومات کے ترک کرنیکا اقرار کیا ہر برادری کے اقرارنامہ سے اس کا حال ہر شخص معلوم کر سکتا ہے۔ یہ ایک خدمت اسلامی بھی جو مجھ ناچیز سے اللہ جل شانہٗ نے محض اپنے فضل و کرم سے کرا دی ورنہ میں اس قابل نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ایسے کاموں پر قادر ہے وہ اپنا کام جس

سے چاہے کرا دے اب رہا یہ امر کہ اقرار کرنیوالا شخص اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے تو میں اس کو کیا سزا دوں۔ یہ کام میرا نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی نسبت حکم فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تو ہدایت نہیں دے سکتا جس کو چاہے لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے اور وہی خوب جانتا ہے راہ پر آنیوالوں کو) پس جب پیغمبرؐ خدا اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت نہ دے سکے تو میں ناچیز جو آپ کے غلاماں غلام سے بھی بدتر ہوں کیا ہدایت کر سکتا ہوں اور کیونکر اُن کے فعل اور اقرار کا ضامن بن سکتا ہوں۔

رسوم متانیکے عادی مسلمان تقریبًا تین چار سو برس سے ہو چکے ہیں۔ اسلئے اُن کے چھڑوانیکی کوشش ہو تو تقریبًا تین چار برس تو کرنی چاہیئے۔ اور ہر ذی اثر شخص کی متفقہ اور منفردہ کوشش سے کام چلے گا۔

چند سربرآوردہ اصحاب جمع ہوں اور پھر ہر برادری سے بھی چند سمجھدار آدمی لیں اور سب کے مشورہ سے امورات ذیل کا انتظام و بندوبست ہو

اوّلاً ترک رسوم کے عملی طریقہ کی نگرانی۔ دوم ہر فضول صرف سے بچانا۔ سوم۔ سودی قرضہ سے مسلمانوں کو ہر ممکن طریقہ سے بچانا۔ چہارم۔ ضرورت وقت کے لحاظ سے مسلمانوں کی شادی اور غمی کی تقریبوں کے اخراجات کا اسٹموار نہ کرنا تاکہ جس سے ہر غریب امیر مستفید ہو سکے۔

ان امورات مندرجہ بالا کو یا تو کوئی انجمن اپنے ذمہ لے یا اس کام کے لئے انجمن بنائی جائے یا ہر برادری میں چند ذی اثر اصحاب جمع ہو کر اپنی برادری کا انتظام کریں۔ اور جن کی برادری نہ ہو وہاں کے ہر علاقہ کے سربرآوردہ اصحاب جمع ہو کر اپنے علاقہ کا انتظام کریں۔ اور اگر مناسب سمجھا جائے تو انجمن فلاح المسلمین کو تمام دہلی کے لئے وسیع کر لیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی انجمن ہے جو نہ کسی سیاسی امور میں دخل دینا چاہتی ہے جب تک کہ اُس کا اثر مذہب اسلام پر نہ پڑے اور نہ اسکو کسی غیر قوم کے اندرونی اور بیرونی امور سے غرض ہے۔ اگر کسی غیر قوم کی طرف سے مذہب اسلام پر حملہ بھی ہوگا تو اسکی مدافعت احسن طریقہ سے کی جائیگی یہ انجمن تو صرف اس کلام آلہی کی عامل بننا چاہتی ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ اللہ نہیں بدلتا کسی قوم کی حالت جبتک نہ بدلیں وہ اپنی حالت پس ہماری قوم اپنی حالت کو دیکھکر خود فیصلہ کرلے کہ کیا اسکی حالت بدلنے کے قابل نہیں۔ ہم دیکھیں کیا ہم خدا و رسول کے حکم کے پابند ہیں۔ کیا ہم عبادت الٰہی پوری طور سے انجام دیتے ہیں۔ کیا ہم صرف بیجا اور مراسم قبیحہ اور سودی قرضہ سے بچے ہوئے ہیں کیا ہم تجارت کرتے ہیں یا اُس میں کوئی ترقی کی ہے یا اتفاق سے ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور آپسکے باہمی فیصلوں کا کیا انتظام کیا ہے۔ ہمدرد اخلاق ہم میں کیسے ہیں۔ اگر ہم اِن باتوں کو اپنے میں نہ پائیں یا کم پائیں تو اسکی درستی یا پورا کرنیکی ضرورت ہے یا نہیں۔ اگر ضرورت ہے تو ہم سب مسلمان مل جُل کر اسکو کیوں نہیں پورا کریں۔ پس یہی ہمارے مختصر مقاصد ہیں مفصل دیکھنے ہوں تو علحدہ دیکھ لیجئے۔ یہی ایک ایسی انجمن ہے جس نے چندے کو مقصد کو اپنے میں سے نکال دیا ہے کوئی کام اگر ضروری درپیش ہوگیا تو اس انجمن کے مسلمان مل جُل کر تھوڑے سے روپیہ سے پورا کر لیتے ہیں ورنہ اُن کو ہر کام کے لیئے ہر کسی سے چندہ لینے کی ضرورت نہیں۔ نہ اس انجمن کو اپنی شہرت مقصود ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی تنظیم کی ضرورت ہے اور اُن کے دینی اور دنیاوی امور کے اصلاح کی ضرورت ہے۔ پس جب تک ہم اپنی حالت نہ بدلنا چاہیں گے تو خداوند اعلیٰ جس کی آیت مسمعی اوپر لایا ہے اُس کو کیا ضرورت وہ خود بخود ہماری حالت بدل دے جیسے ہم نے اپنی حالت کو خراب کیا ہے ویسے ہی ہم سب ملکر درگاہ رب العزت میں حاضر ہوکر نہایت عاجزی سے، انکساری سے، عرض کریں کہ اے ہمارے مالک ہمارے آقا ہم تیرے غلام اور ناچیز بندے ہیں ہم نے تیرے احکام کی تعمیل میں کوتاہی کی اپنے قصور اور گناہوں سے برباد ہوگئے۔ اب ہم صدق دل سے توبہ کرتے ہیں اور اپنی پہلی برائیوں کو چھوڑتے ہیں اور آئندہ کیلئے تیرے احکام پر چلنے کیلئے تیار ہیں اِن شاء اللہ تعالیٰ اس کا فضل و کرم ہمارے ساتھ شامل ہوگا اور وہ اپنی رحیمی کریمی سے ہمارے گناہ معاف کر دیگا ہماری حالت درست ہو جائیگی اور ہم پھر بہتر قوم ہو جائیں گے۔ حالت مندرجہ بالا کے باوجود اس انجمن نے جو علاقہ تجویز کیا ہے اسکا ابتدائی سلسلہ کٹڑہ گوکل شاہ بازار سیتارام سے شروع ہوا کچھ دور آگے جاکر کٹڑہ مومناں اور محلہ بندے والاں میں جا ملتا ہے۔ وہاں سے جامع سنگی والان اور عقب کلاں مسجد اور حوض [illegible] کا علاقہ پھر [illegible]

ترکماں دروازے تک یہاں سے جیلی قبر تک اور پھر کھوجلا پہاڑی سے بلبلی خانہ تک غرض جو ۲۲ محلوں کی تنظیم ہو چکی ہے مسلمانوں کی آبادی کا کم و بیش نواں یا دسواں حصہ تنظیم میں آچکا ہے اگر دہلی کے باقی اور حصوں میں بھی اسی طرح سے تنظیم ہو جائے تو مسلمانوں کا ہر کام بالاتفاق طے ہو جایا کریگا۔ تنظیم اسی طرح سے کی گئی ہے کہ ہر ایک محلہ کے انتخاب سے ایک میر محلہ اور دو اُس کے نائب میر محلہ مقرر ہوئے پانچ چھ کارکن حسب ضرورت محلہ مقرر کیے گئے ہیں غرض ہر محلے سے نو دس نمائندے لیے گئے پھر ان تمام محلوں کے نمائندوں کے انتخاب سے ایک صدر دو نائب صدر ایک معتمد دو نائب معتمد اور چند مشیر مقرر ہوئے اسی طرح سے انجمن بنائی گئی ہے جو صرف اپنے مقررہ علاقہ کا کام کر سکتی ہے اسی طرح دہلی کے ہر علاقہ میں انجمن قائم ہو جائے تو ہر علاقہ کا کام آسانی سے ہو سکیگا اور پھر ہر علاقہ میں سے تین چار نمائندے منتخب کر کے اُن کی مرکزی کمیٹی بنائی جائے تو مرکزی کمیٹی ہر کسی امر میں علاقہ کی انجمن سے دریافت کر سکتی ہے اور علاقہ کی انجمن محلہ کے میر محلہ سے اور میر محلہ ہر اپنے محلہ کے مسلمان سے دریافت کر سکتا ہے گویا ہر امر مسلمانوں کے عام مشورے سے طے ہوا کرے یہ کسی مسلمان کو کہنے کا موقع نہ ملیگا کہ سربرآوردہ اشخاص اپنی مرضی سے جو چاہتے ہیں کیا کرتے ہیں تنظیم کی ضرورت نہ صرف اس شہر کے لئے ہے بلکہ ہندوستان کے ہر شہر و قصبہ و دیہات میں تنظیم کی ضرورت ہے تاکہ ہر جگہ کے مسلمان ایک دوسرے کے حال سے واقف ہو جایا کریں اور جو کام مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کا ہو وہ متفق الرائے ہو کلام پاک کی آیت شریف کا مقصد یہی ہے۔

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۔ اُن کا کام آپس کے مشورے سے ہے۔

مسلمان انجمنوں اور واعظین شہر اور سربرآوردہ اصحاب سے استدعا ہے کہ جہاں بہت سے کام ہمارے انجمنیں کیا کرتی ہیں یا واعظین وعظ کہا کرتے ہیں یا سربرآوردہ اصحاب امور ضروری کی تحریک کیا کرتے ہیں وہاں صرف بے جا اور رسومات قبیحہ کو ترک کرنے اور سودی قرضہ سے ہر مسلمان کو بچانے کی تحریک کیا کریں اتنی بات معمولی بات نہیں۔ وہ زہر ہلاہل ہے جو مسلمانوں کو ہر روز ڈسے جاتا ہے اسکے ہلاک کرنے کی فکر کی جائے۔

مسلمان خاتونوں سے خاص طور سے استدعا ہے کہ دیکھو [illegible]

نامی ایک ترکی خاتون ہیں اور فی الحال وہ وزیر تعلیمات انگورہ ہیں اُنہوں نے اس پُرآشوب زمانہ میں ترکی کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دیا اور وہ کارہائے نمایاں دکھلائے جن سے اُنکی دین و دنیا میں نام آوری ہوئی اُنکی سوانح عمری دیکھنے کے قابل ہے اب ہم کو دیکھنا ہے کہ ہمارے شہر کی کونسی بہن حلیدہ خالدہ خاتون کے موافق مسلمانوں کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو جو دریائے اسراف میں ڈوب رہی ہے بچاتی ہے اُن کا نام نامی سننے کیلئے ہمارے کان منتظر ہیں۔ قوم کے بڑے بڑے نامی اخبار اُن کا نام گرامی اپنے ناظرین کے سامنے پیش کرنے کیلئے تیار ہیں۔ دیکھیں ہماری قوم کی کونسی بہن اس نیک کام میں حصہ لیتی ہیں اور ماجور عند اللہ ہوتی ہیں۔

اے مسلمان خاتونو! تم اسوقت تک بڑی خوشی سے مراسم ناجائز بجا لاتی رہی ہو اور اس میں اسراف کرنے پر تم نے ذرا بھی دریغ نہیں کیا ہے دیکھو اس اسراف سے مسلمانوں کی سینکڑوں اور ہزاروں روپیوں کی جائدادیں دوسری قوموں کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ اب تم ہی کفایت سے وہ کام کرو جو تلافی مابعد ہو جائے جہاں تم مراسم ناجائز ادا کرنے کیلئے ضد کرتی ہو اور ضد تمہارا ایک فطری امر ہے وہاں تم راسخ الاعتقاد بھی ہو اگر اب قابل اور نیک خواتین حالات وقت سے واقف ہو کر اپنی مسلمان بہنوں کی اصلاح کیلئے۔ اور اسراف سے بچانے کیلئے تیار ہو جائیں تو وہ کام کر سکتی ہیں جو قابل اور لائق مرد اپنی لیاقت اور پند و نصیحت سے نہ کر سکیگا

عام مسلمانوں کی خدمت میں مکرر عرض ہے کہ یہ بات تو پایہ ثبوت کو پہنچ چکی کہ رسمیں داخل اسلام نہیں اور ان کے بجالانے والے تباہ و برباد ہو چکے ہیں احکام شریعت اس بارہ میں صاف موجود ہیں اب علماء دہلی اور دیوبند کا فتویٰ متفقہ موجود ہے مسلمانان دہلی کا رسموں کا بُرا سمجھنا اور اُن سے آئندہ اجتناب کرنا یہ سب باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ رسومات ہی مسلمانوں کی بربادی کا سبب ہوئی ہیں۔ اب ایسا کون کم عقل اور کوتاہ اندیش مسلمان ہوگا کہ ان حالات سے واقف ہوکر پھر بھی رسومات کا پابند اور گرویدہ رہا ہے۔ اگر وہ اب بھی اسراف کی بجا آوری کیلئے تیار ہے تو سمجھ لیا جائے کہ وہ زمانہ دشمن ہو چکے لئے اپنی قبر آپ کھود رہا ہے [illegible] کہ کسی طرح کا [illegible] کارگر نہ ہوسکیگا کیونکہ اُسکو [illegible] سمجھ [illegible] خدا ہی اُسکی اصلاح کریگا تو ہوگی

اب میں اپنی ناچیز تقریر کو چند اشعار اور آخر دعا پر ختم کرتا ہوں۔

کیوں تنگ لائے ہو تم نہ کھا دو کھلال کا ۔ وہ مال مارا ہے نہ نہیں امر حلال کا
نکلیگا اب جنازہ بھی بدعت رسوم کا ۔ رواداد بند ہے اسے صرف مذموم کا
رسمیں جو اتنی دار میں بعض کفار کا شعار ۔ مسلم ہوئے ہیں انکے تو خود آپ ہی شکار
اسلام کو رسوم سے نسبت نہیں ہے کچھ ۔ آئی رکو رسوم سے عرب نہیں ہے کچھ
رسموں میں مسلموں نے جو پھانسا ہے آپکو ۔ ڈالا گلے میں گویا ہے اک زندہ سانپ کو
جبتک کرو گے تم ہی نہ اس سانپ کو فنا ۔ تب تک جانی رخطرہ تم نہ سمجھنا کبھی بقا
رسموں سے ہوگئے ہو مسلمانوں تم تباہ ۔ اہل رسوم پاتے ہیں اس سے تو فلاح
پاؤ گے تم فلاح نہ اس اپنے حال سے ۔ نکلو گے جب تک نہیں رسموں کے جال سے
رسموں سے دیکھو تم ہمہ تن سود ہوگئے ۔ افلاس سے تمام ہی نابود ہوگئے
رسموں نے کر دیا ہے امیروں کو تنگدست ۔ رسموں سے ہوگئے ہیں جوان بڈھے اور سب
رسموں پہ مال و زر کو تو قربان کر دیا ۔ حکم خدا کو دل ہی سے نسیان کر دیا
رکھا نہ مال کچھ بھی تو ناموس کے لئے ۔ بچے تمہارے فاقہ کشی سے ہیں مر لئے
شادی غمی کا کیسا پھیلانا ہو جاتے ۔ نام و نمود ہی کو فقط تم ہو مانتے
ترک رسوم ہو نہیں کٹتی تھی جن کی ناک ۔ شکر خدا وہ ہوئے از فکر اک ناک
اب عالموں نے ناک کو انکی بچا دیا ۔ رسم خلاف شرع کو بالکل مٹا دیا
رسمیں مٹا کے ان کو نہ خاک کر دیا ۔ دفتر رسوم بد کا جو تھا چاک کر دیا
چھٹ جائنگی رسوم قبیحہ جو ہیں پڑی ۔ بھیجو درود پاک تمہی پر ہر گھڑی

اے خداوند عالم تو اپنے فضل و کرم سے ہم مسلمانوں کو اسراف۔ رسومات قبیحہ۔ سودی قرضہ سے بچا۔ ہم کو یکجہتی اور اتفاق کی توفیق دے۔ ہمارے کام نیک ہوں اور تو ان کو منظور فرما۔ ہمارے دلوں سے کدورت دور ہو۔ اور ہماری برائیاں بھلائیوں سے بدل جائیں۔ ہم کو اور قوموں میں عزت دے۔ ہم کو دین اور ایمان پر قائم رکھ۔ ہم کو شر و فساد سے بچا۔ ہماری اولاد کو نیک توفیق دے کہ جو عمل کریں وہ خالص تیرے لئے کریں۔ ہم دنیا بالکل ... سے دور ہو۔ کہ یہ کہلا سکے اہل ہو جائیں کہ مسلمان سب ایک ہیں۔ ہم تیرے غلام اور عاجز بندے ہیں تو ہمارا ایک اللہ

معبود ہے اب ہم تیرے سوا کس سے عرض کر سکتے ہیں۔ گناہ بیشک ہم سے سرزد ہوئے ہیں مگر تیرے آگے بڑی عاجزی سے انکساری سے اُسکی معافی چاہتے ہیں تو ہمارے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقہ سے اُنکی آل اور اولاد کے صدقہ سے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے صدقہ سے ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم کو اپنی حمایت میں لے لے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار عاصی ایوب سگ،

تمہید جناب مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب

واضح ہو کہ اللہ جل شانہ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ اُس نے ہم کو سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں پیدا کیا جو تمام پیغمبروں کے سردار اور خدا تعالیٰ کے بعد سب سے افضل ہیں اور ایسی شریعت کاملہ ہم کو عطا فرمائی کہ اس کے بعد قیامت تک نوع انسان کیلئے کسی دوسرے مذہبی قانون کی حاجت ہوگی اور نہ کوئی نئی شریعت خدا کی طرف سے آئیگی۔ ہم اس نعمت عظمیٰ پر جس قدر شکر کرلے کم تھا اور شریعت مطہرہ پر جس قدر فخر کرتے بجا ہوتا اور جس قدر اس کا اتباع کرتے اُسی قدر فوز و فلاح کے سزاوار ہوتے

مگر افسوس کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے عقیدۃً و عملاً ایسے اعمال و رسوم اختیار کرلئے جس سے شریعت محمدیہ کی تنقیص لازم آتی ہے بہت سی رسمیں خالص ہندوؤں کی ہیں جو اس ملک کے رہنے والے مسلمانوں میں ہنود کے میل جول سے آگئیں اور ایک زمانہ دراز گذر جانے کی وجہ سے مسلمانوں میں اس کا احساس بھی نہیں رہا کہ یہ رسمیں کہاں سے آئیں اور کب آئیں اور کیوں آئیں واقف کار مسلمان اور علماء تو جانتے ہیں۔ لیکن عام مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ یہ رسمیں بھی اسلام کی رسمیں ہیں اور شریعت سے تعلق رکھتی ہیں اور بہت سی رسمیں ایسی ہیں کہ گو وہ ہندوؤں سے نہیں لی گئیں مگر ابتدا میں وہ محض ایک معمولی سی بات سمجھی جاتی تھیں مگر رفتہ رفتہ ایسی پختہ ہوگئیں کہ فرائض و واجبات سے زیادہ ضروری سمجھی جانے لگیں۔

یہ دونوں قسم کی رسمیں واجب الترک ہیں پہلی قسم تو اس وجہ سے کہ وہ دراصل کفار کی رسمیں ہیں اور اُن سے مسلمانوں کو بچنا لازمی ہے تاکہ ایمان سلامت رہے۔ اور دوسری قسم کی

رسمیں اسلئے واجب الترک ہیں کہ اکثر طور پر ان میں اسراف۔ فضول خرچی۔ ریاکاری شہرت و نمود ہوتی ہے جو سب کی سب حرام ہیں اور بعض بایں اگر فی نفسہ مباح بھی ہوں تاہم ان کا فرائض واجبات کی طرح التزام کر لینا شرعاً ممنوع ہے۔ بہر علی العموم ان رسوم کی پابندی ہی مسلمانوں کی مالی تباہی کا سبب ہو رہی ہے جو بالآخر عزت اور انجام کار ایمان کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ لہذا آجکل مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان رسوم کی اصلاح اور اُن سے بچاؤ کی تدبیر کریں تاکہ اُن کا مال۔ عزت۔ وطن۔ ایمان محفوظ رہے اور ایسے اعمال و عقیدہ کے لحاظ سے نقص شریعت کا الزام اپنے اوپر عائد نہ کریں اور دنیا و آخرت میں سُرخرو ہوں۔ اب میں تمام رسوم مندرجہ سوال کے متعلق مختصر طور پر جواب دیتا ہوں اُمید کہ اہلِ ایمان اس پر عمل کریں گے فقط۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کہ خوشی اور غمی کی تقریبوں کے مواقع پر مسلمانوں میں جو حسب ذیل رسوم کا رواج ہے از روئے شرع شریف ان میں کون کون سی ناجائز و حرام ہیں۔

نام اصل تقریب	تفصیل رسوم متعلقہ	جواب
استقرار حمل	(۱) سب سلسلہ کی گود بھرنا	ہندوانی رسم ہے مسلمانوں نے ان ہی سے سیکھی ہے ورنہ سلف میں اس کا وجود نہ تھا۔
	(۲) نوماسہ کی گود بھرنا	ہندوانی رسم ہے
	(۳) چھاج یا چھلنی میں اناج اور سوا پیسہ کلکتا کے نام کا رکھنا	یہ بھی ہندوانی رسم ہے مگر اسلامی حال کیا ہے دیکھ کر لیا گیا ہے چھاج یا چھلنی میں اناج اور پیسہ ڈالنا ہندوانہ جس پہ اور اسکو کلکتا کے ساتھ نامزد کرنا بعض مسلمانوں کی ایجاد
	(۴) تقسیم پنجیری	خالص ہندوانی رسم ہے
	(۵) گلگلے پکانا اور رتجگا کرنا	یہ بھی ہندوؤں سے لی گئی ہے اور اس میں تصرف کر لیا گیا ہے رتجگا کرنا مسلمانوں کی ایجاد ہے
	(۶) ڈومنیوں کا طبلہ گانا کرنا	راج۔ گانا۔ بجانا ناجائز و حرام ہے۔
	(۷) حاملہ کیلئے ...	یہ رسم ... [illegible]

٢	مٹھائی ترکاری کپڑا اور روپیہ بھیجنا	بھیجنے کا عنوان بھی غیر معقول ہے۔
٣	پیدائش ہیجڑے بھانڈ کا ناچ	ناچ گانا ہیجڑوں کا ہو یا بھانڈوں کا ناجائز ہے
	چھٹی (١) مہمانداری کرنا	چھٹی کی رسم ہی ہندؤوں کی ہے مسلمانوں کو شریعت مقدسہ نے ساتویں روز عقیقہ کرنیکا حکم دیا ہے۔
	(٢) کپڑے برتن اور بہت سی چھوٹی موٹی چیزیں زچہ و بچہ کیلئے بھیجنا	بطور احسان اور صلہ رحمی کے بھیجنے کا مضائقہ نہ تھا مگر اب تو ایک لازمی رسم قرار دے لی گئی ہے اور اسلئے قابل ترک ہے
۴	(٣) نمود کیلئے مصنوعی نقرئی و طلائی کھلونے بھیجنا	ریا و نمود کی غرض سے کوئی کام کرنا اچھا نہیں اور جس فعل کا منشا ہی ریا وہ بہر حال واجب الترک ہے۔
	عقیقہ (١) مہمانداری	عقیقہ مسنون ہے (سنن زوائد میں سے) لیکن اسکی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ ساتویں روز لڑکے کی طرف سے اگر میسر ہو تو دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے اور اگر زیادہ مقدرت نہ ہو تو گوشت ہی تقسیم کر دیا جائے مقدرت ہو تو بقدر وسعت مہمانداری کیجائے۔ قرض و ام ہرگز نہ کیا جائے۔
۵	(٢) ڈومنیوں کا ناچ گانا	ناجائز ہے
	دودھ چھٹائی (١) کھوریں مٹھائی کی دو تین من تک تقسیم کرنا	طعام کی (دودھ چھٹائی کی) تقریب اگرچہ مباح ہے مگر مسنون یا مستحب نہیں ہے اور قرض و ام لیکر یا ریا و نمود کی غرض سے رسم کی پابندی لازم جانکر کرنا جائز نہیں
۶	(٢) مہمانداری کرنا	مہمانداری کرنیکا بھی یہی حکم ہے۔
	بسم اللہ پڑھانا (١) مہمانداری کرنا	بسم اللہ کی رسم بھی مباح ہے مگر مسنون یا مستحب نہیں اور حیثیت سے زیادہ کرنا یا ریا و نمود کی غرض سے کرنا یا لازمی رسم قرار دینا جائز نہیں
	(٢) عرئی دوات قلم سے	استاد کو نقد بقدر وسعت دینا بہتر ہے نقرئی دوات قلم۔

نمبر	نام رسم	رسوم	حکم
۷		نقرئی تختی پر لکھوا کر اُستاد کو دینا (۳) شیرینی معہ رکابی نام کندہ شدہ تقسیم کرنا (۴) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا	تختی کی رسم ایجاد بندہ ہے اور ناجائز ہے بقدر وسعت کچھ تقسیم کرنا مباح ہے۔ لیکن اگر سدباب کیلئے ان رسموں کو موقوف کردیا جائے تو بہرصورت بہتر ہے۔ ناجائز ہے
۸	خَتنہ	(۱) مہمانداری کرنا (۲) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا (۳) تقسیم شیرینی معہ رکابی نام کندہ شدہ	ختنہ کرنا تو مسنون اور شعائر اسلام میں داخل ہے لیکن اسکے تمام رسمی لوازم کا حکم وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔
۹	گھوڑے چڑھانا	(۱) جامع مسجد کو سلام کرانا (۲) گشت کرانا (۳) باجہ و روشنی لیجانا (۴) مہمانداری کرنا (۵) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا	گھوڑے چڑھانے کی رسم ہی غیر شرعی ہے۔ جامع مسجد کو سلام کرانا لایعنی فعل ہے اور گشت کرانا۔ باجہ روشنی لیجانا ڈومنیوں کا ناچ گانا کرانا اور اس سلسلہ میں مہمانداری کرنا سب ناجائز ہے
۱۰	روزہ رکھانا	(۱) مہمانداری کرنا (۲) روزہ کشائی (۳) سحری کو گانا بجانا	بچوں کو جب وہ روزہ کے متحمل ہوجائیں روزہ رکھانے کا مضائقہ نہیں لیکن بہت کم عمر اور ناطاقت بچوں کو محض رسم کی پابندی کرکے روزہ رکھانا ناجائز ہے اور اس سلسلہ میں تمام لوازم التزام مالا یلزم میں داخل ہے
۱۱	سالگرہ	(۱) یادگار سال کیلئے ڈوری میں گرہ لگانا (۲) بکرے ذبح کرنا (۳) مہمانداری کرنا	سالگرہ منانا کوئی شرعی تقریب نہیں ہے ایک حساب اور تاریخ کی یادگار ہے اسکے لئے یہ تمام فضولیات محض عبث اور التزام مالا یلزم میں داخل ہیں
	منگنی	(۱) مہمانداری کرنا (۲) تقسیم شیرینی (۳) لڑکی والوں کے یہاں دینا بھیجنا (۴) عید بقر عید محرم وغیرہ پر بری	منگنی رحقیقت رسم قائم کرنیکا نام ہے اسمیں کبھی بڑی حد تک اسراف اور رسم کی پابندی کیوجہ سے زیر باری ہوجاتی ہے اسلئے اصلاحاً اس رسم کو ترک کرنا مناسب ہے۔ منگنی اور شادی کے درمیانی زمانہ میں جو رسم کی پابندی درج ہے۔

	مٹھائی بھیجنا (۵) اور دیگر تحائف بھیجنا (۶) مٹھائی کے کونڈے بھیجنا (۷) شب برات آرائسی بھیجنا۔ غرض السا [illegible] کرنا کہ شادی کے موافق خرچ ہو جائے	آرائسی بھیجنا تو کسی طرح جائز نہیں۔
۱۲		
مانجھوں بٹھانا	(۱) کھیل بتاشے باد مگر انسے گود بھرنا (۲) سمدھیانہ میں پیڑیاں بھیجنا (۳) ابٹن رنگ آئینہ بھیجنا (۴) اوبٹنا ایک دوسرے پر ملنا (۵) سات سہاگن کا اوبٹنا دولہن کے ہاتھ پر رکھنا (۶) مستورات کا جمع ہونا (۷) ڈومنیوں کا ناچ گانا کرنا	لڑکی کو شادی کے قابل بنانے کے لئے اگر کچھ دنوں علیحدہ بٹھانے کی ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں مگر یہ کوئی تقریب نہیں ہے اور اسلئے تمام رسوم جو نمبر ۲ تک مذکور ہیں کوئی لازم نہیں اصلاً ترک کئے جا سکتے ہیں اور پابندی رسم بار باد و نمود یا حیثیت سے زیادہ بھیجنے کی حالت میں ناجائز ہو جاتی ہیں۔ (۴) یہ نہایت فضول اور بدتہذیبی اور گناہ ہے کیونکہ اس میں محرم اور غیر محرم کی تمیز نہیں کیجا سکتی (۵) یہ ہندوانی رسم ہے (۷) یہ بہرحال ناجائز ہے
۱۳		
ساچق	(۱) شکر کی ٹھلیاں رنگوا کر بھیجنا اور اسکی مزدوری کا بار بار کرنا (۲) چڑھاوے، جوڑے اور زیور حیثیت سے زیادہ بھیجنا (۳) سہاگ پوڑا اور چنگیر میں پھول بھیجنا (۴) منڈھا [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] دولہن کیلئے [illegible] (۷) عورتوں کا [illegible] ہونا۔ (۸) مزدوری کو کھانا کھلانا (۹) مالی کو [illegible]	(۱) یہ بھی شرعی طریقہ نہیں۔ ہندوؤں کی رسم سے ماخوذ ہے۔ (۲) حیثیت سے زیادہ بھیجنا بہرحال قابل انسداد ہے (۳) یہ سب غیر شرعی رسوم ہیں (۴) یہ بھی التزام مالایلزم ہے اور قابل ترک ہے (۵) التزام مالا یلزم ہے (۶) [illegible] (۷) حیثیت سے [illegible] لازم سمجھکر کرنا مذموم ہے (۸) [illegible] عمل [illegible] اور [illegible] پابندی رسم کی [illegible] ناجائز
۱۴		
بری	نقل [illegible] سکو دکھا کر سمدھیانے [illegible]	یہ بری کی رسم بھی مثل ساچق کے غیر شرعی ہے [illegible] نمود مقصود ہوتا [illegible] اسلئے ناجائز ہے۔

۱۵ برات	(۱) باجہ روشنی۔ آرائش ساتھ ہاتھی آتشبازی چھوڑنا (۲) زیادہ سے زیادہ براتیوں کو نام کیلئے لیجانا (۳) [illegible] موٹروں رتھوں کے کرایہ کا زیر بار ہوتا رہنا (۴) مستورات کا ہمراہ جانے ڈولیوں میں بیٹھ کر جانا (۴) کرایہ کا زیر بار ہوتا اور جہاں کافی پردے کا انتظام نہ ہو وہاں بے پردگی کا ہونا (۵) بھانڈ اور رنڈیوں کا ناچ گانا۔	باجہ اور حاجت سے زیادہ روشنی۔ آتشبازی۔ ریا و سمعہ کیلئے زیادہ مجمع کی کوشش کرنا بسبب ناجائز ہے۔ رشتہ دار اور مخصوص دوستوں کا مجمع سنت کے طریقہ پر چلے جائیں اور آرائش نمائش اور تکلفات کو ترک کریں بہت سے مفاسد ہوتے ہیں لہذا ترک کرنا چاہیئے ناچ ہر حال ناجائز و حرام ہے
۱۶ تقرر تاریخ	(۱) نائی کے ہاتھ خط تاریخ شادی بھیجنا۔ (۲) مشورہ تاریخ کیلئے مرد عورت کنبہ والوں کا جمع ہونا سرخ خط گوشہ دار تاریخ کا بھیجنا (۳) دو خوان شکرانے کے تیار کرکے نائی اور ڈومنی کو کھلانا (۴) نائی کو جوڑا اور نقد روپیہ وغیرہ دینا (۵) نائی کا جوڑا دلہن کے گھر میں مستورات کو دکھلانا	سرخ خط کا التزام درست نہیں۔ تاریخ کی اطلاع ضروری ہے اسی طرح کنبہ کا اجتماع بلا ضرورت بطور رسم کے درست نہیں یہ بھی التزام مالایلزم ہونے کی بنا پر قابل ترک ہے اسی طرح یہ بھی ہاں اسکے کام کی اجرت کے طور پر دینا جائز ہے۔ ریا و سمعہ کے طور پر ہوتا ہے اسلئے دکھانا ناجائز ہے۔
۱۷ [illegible]	(۱) کنبہ والوں کا جمع ہونا (۲) کھانا کھلانا (۳) مستورات کی ٹولیوں کا گانا بجانا	(۱) بقدر حاجت و ضرورت اجتماع کا مضائقہ نہیں (۲) [illegible] (۳) [illegible] [illegible] والا [illegible] کرانہ کا مضائقہ نہیں

(۱۸) بعد نکاح	(۱) چھواروں کا تقسیم کرنا (۲) مٹھائی معہ رومال و طشتری تقسیم کرکے زیر بار صرف ہونا (۳) نائی کو بار بار کثیر رقم دینا۔ (۴) کمسنوں کا حق لینا دینا (۵) سربٹ کا نیگ دینا (۶) سر ٹیلانا (۷) دولہا پر سے نچھاور کرنا (۸) بہنوئیوں کو سہرے کا نیگ دینا (۹) سہرا کھینچنا (۱۰) نائی کو چوٹی سہرے کا حق دینا	(۱) جائز ہے (۲) اگر وسعت ہو اور ریا مقصود نہ ہو تو صرف مباح ہے مگر حیثیت سے زیادہ کرکے زیر بار ہونا ناجائز ہے (۳) بس وہی بقدر عمل اجرت دینا جائز ہے اور بطور پابندی رسم کے دینا ناجائز ہے۔ (۴) بقدر اجرت عمل کے دینا جائز ہے۔ نمبر ۵ سے ۱۰ تک بطور پابندی رسم کے سب ناجائز ہیں اور واجب الترک ہیں سہرا ہندو والی رسم ہے انہی سے لی گئی ہے وہ بار دل کا باندھتے ہیں مسلمانوں نے پھولوں کا بنانا شروع کر دیا ہے مگر رسم انہی کی ہے اسلئے قابل ترک ہے
(۱۹) سلامی دینا	(۱) دولہا کو بروقت سلام کرنے کے سو پچاس روپیہ سے لیکر ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ نقد دینا (۲) خلعت پارچہ دینا	(۱) یہ بھی التزام مالا یلزم اور پابندی رسم کی وجہ سے ناجائز ہے (۲) اسی طرح یہ بھی
(۲۰) منہ دکھائی	(۱) دولہن کا منہ دیکھکر کچھ نقدی دینا (۲) ایسے کنبہ کے مردوں کو بھی منہ دکھلانا جن سے شرعاً پردہ جائز ہے	(۱) اس کا بھی یہی حکم ہے (۲) یہ قطعاً ناجائز ہے۔
(۲۱) آرسی مصحف	(۱) آئینہ میں دولہن کا منہ دولہا کو دکھانا (۲) نچھاور کرنا (۳) ڈومنیوں کا گانا (۴) مستورات کا بے حجابانہ دولہا کے سامنے آنا	بے اصل و فضول رسم ہے اسی طرح یہ بھی دونوں ناجائز و واجب الترک ہیں
(۲۲) جہیز	(۱) حیثیت سے زیادہ جہیز دینا (۲) جہیز کا بازاروں میں گشت کرانا (۳) مزدوری کا دینا	بقدر حیثیت جہیز دینا چاہئے حیثیت سے زیادہ دینا شہرت و نمود کیلئے کیا جاتا ہے اسلئے ناجائز ہے یہ بھی فضول ہے کہ ایکروپیہ کی جگہ پانچ روپیہ خرچ کر دیا

حیثیت سے زیادہ کرنا اور زیربار ہونا نا جائز نا جائز نا جائز	(۱) برادری کا کھانا حیثیت سے زیادہ دینا (۲) قرض لیکر کرنا۔ (۳) نام و نمود کیلئے اسراف کرنا	(۲۲) ولیمہ
چوتھی کی رسم معہ اپنے تمام لوازم کے نا جائز ہے	(۱) مہمانداری (۲) مستورات کے سمدھیانے لیجانیکا خرچ (۳) دعوت (۴) ترکاری سمدھیانہ بھیجنا (۵) ترکاری ایکدوسرے پہ مارنا (۶) ترکاری مارتے وقت دولہا سے کچھ لحاظ نہ کرنا	(۲۳) چوتھی
مروجہ چالے بطور رسم کے کرنا یہ بھی نا جائز ہے	(۱) دولہا دولہن کو بلاکر دعوت کرنا (۲) کنبہ کے اور لوگوں کو بھی شریک کرنا (۳) روپیہ زیور پارچہ دیکر رخصت کرنا	(۲۴) چالے
یہ بھی حدیث کے موافق ہو تو مضائقہ نہیں۔ حیثیت سے زیادہ کرنا و زیربار ہونا نا جائز ہے	رسماً اسالس دین رکھنا جس سے ہمیشہ زیرباری ہوتی رہے	(۲۵) [illegible]
(۱) تجہیز و تکفین اور سوا اسکے جو کچھ مردہ کے گھر میں ہے ہوتی جائے (۲) غمی کی مہمانداری جسکا رواج ہے واجب الترک ہے (۳) یہ بھی یا بدی رسم کی خاطر کرنا نا جائز ہے (۴) نا جائز (۵) ایصال ثواب جائز بلکہ مستحسن ہے مگر شرعی حیثیت صرف اسقدر ہے کہ جو کچھ میسر ہو خدا کیواسطے صدقہ کردے اور اس کا ثواب میت کو بخش دے۔ اس میں نہ تو کوئی خاص دن یا تاریخ مقرر کی جائے نہ کوئی خاص شے مقرر ہو۔ بلکہ محتاجوں کو ایصال ثواب کیلئے ضروری یا موزوں زیادہ مفید سمجھتے ہوں محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی	(۱) تجہیز و تکفین (۲) مہمانداری کرنی جس میں مستورات لباس فاخرہ پہنکر آتی ہیں (۳) پھول رسوم کرنا اور اس میں عزیز و اقارب کا جمع ہونا کھانا کھلانا (۴) زیور مکان فروخت کرکے یا قرض لیکر رسم ادا کرنا اور اسکا لحاظ نہ رکھنا کہ ورثہ میں نابالغ بھی حقدار ہیں (۵) سوئم چہلم۔ برسی وغیرہ میں مہمانداری کرنی اور کھانا کھلانا۔ خاکسار۔ عاصی مرزا محمد ایوب دہلی	(۲۶) ماتم

۱ اَصَابَ مَنْ اَجَابَ محمد عبد اللہ صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ دہلی

۲ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ نور الحسن عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

۳ سب جوابات صحیح ہیں اور انکی پابندی کرنا دین و دنیا کیلئے نہایت مفید ہے مندہ محمد مبارک
عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

۴ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ شفاعت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

۵ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وحید حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۶ ایصال ثواب مستحسن اور اولیٰ ہے قیودات غیر مشروعہ سے پرہیز لازم ہے محمد عبد الغفور
دہلوی مدرس مدرسہ امینیہ

۷ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۸ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ خدا بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

۹ جوابات سب صحیح ہیں محمد شفیع عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عبد الرب دہلی

۱۰ اَلْجَوَابُ حَقٌّ۔ محبوب الٰہی غفرلہ مدرس مدرسہ عبد الرب دہلی

۱۱ میں نے سوالات وجوابات کو بہت غور سے دیکھا ہے جناب مفتی صاحب نے جو جوابات
دیئے ہیں وہ تمام صحیح ہیں خادم العلماء سلطان محمود صدر مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔

۱۲ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ حررہ محمد صدیق دیوبندی مدرس دوم مدرسہ فتحپوری دہلی

۱۳ جسقدر سوالات کے جواب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب نے تحریر فرمائے ہیں وہ سب درست
قابل قبول ہیں۔ کوئی اگر تسلیم نہ کریگا تو وہ دارین میں رسوا وذلیل ہونے کے لئے تیار
ہوگا اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین فقط محمد اکرم عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

۱۴ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ محمد عبد القادر عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔

۱۵ تمام جوابات صحیح ہیں عبد الرزاق مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

۱۶ اس احقر نے بھی تمامی سوالات وجوابات کو بنظر تعمق پڑھا حمدہ جوابات صحیح ہیں۔
رسومات ناروا قابل تعزیر ہیں حتی المقدور ہر مسلمان پر ان کی تغییر حسب ارشاد نبی کریم
علیہ الصلوٰۃ والسلام من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع
فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ذلك اضعف الایمان واجب ہے
احادیث سے ثابت ہے کہ ولادت نکاح موت کے موقعوں پر خود رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرزِ عمل نہایت صاف اور سچا بلا تکلف تھا۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خدا تعالیٰ کے بعد کون صحابہ کرام کے لئے پیارا تھا مگر حال یہ کہ بعض نکاح کرتے ہیں مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر تک نہیں کرتے اور حضور بعد میں مطلع ہوتے ہیں آج مسلمانوں نے بیاہ وغیرہ کی رسومات کو جو کہ معصیات پر مبنی ہیں فرائض وواجبات پر ترجیح دے رکھی ہے چنانچہ انکے اہتمام میں نمازوں کا جانا اور آنکھ اور کانوں کا زنا میں مبتلا ہونا وقوع میں آتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمین کو اصلاح کی توفیق عطا فرمائے فقط ولایت احمد مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی۔

۱۷ بیشک رسومات مذکورہ میں سے اکثر تو ایسی رسمیں ہیں جو ممنوعات شرعیہ میں داخل ہیں اور جنکا ترک لازم ہے اور بعض رسوم مثلاً اہل برادری کو بدیۂ خوشی کے مواقع میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا یا ان کا اجتماع اپنے مکان پر کرنا فقط اسلئے کہ ازدیاد محبت کا باعث ہو یا بطریق صلہ رحمی دینا یا زوجین یا اُن کے متعلقین میں سے کسی کو کچھ دینا یا اپنے خدام میں سے بطریق انعام واحسان کچھ دینا یا اہل برادری کو دعوت کرنا یا دولہا کو پھول پہنانا یا کسی جائز کام کے لئے بلا سود کے قرض لینا یا سوم وجہیز وغیرہ کرنا یہ سب امور اگرچہ فی نفسہ مباح ہیں۔ آدمی اظہار شکر کی غرض سے یا اپنے متعلقین کے ساتھ احسان کرنے کیلئے اپنی حیثیت کے موافق اگر ان افعال کو کرنا چاہے تو کرسکتا ہے لیکن اگر محض ان افعال سے تفاخر مقصود ہو یا اہل برادری کے طعن کا خوف ہو جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ باوجودیکہ مقدرت نہیں رکھتے لیکن صرف نام کی خاطر اسقدر نقصان برداشت کرتے ہیں۔ جسکی تلافی برسوں نہیں کرسکتے یہاں تک کہ بہت سے خاندان انہی بے اعتدالیوں کی بدولت برباد ہوچکے ہیں۔ پس ایسی صورت میں چونکہ تفاخر مذموم کا ارادہ ان افعال کیساتھ لاحق ہوگیا اسلئے ان افعال سے بھی ممانعت کی جائیگی میرے نزدیک مقدرت والے اصحاب کو بھی چاہیئے کہ اگر وہ اپنے متعلقین کیساتھ کچھ احسان وسلوک کرنا چاہیں تو اس طرح کریں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو اور اُن کی نکاح وغیرہ کی تقریبیں اس طرح سادگی کے ساتھ انجام پائیں کہ اکثر

کے ساتھ تقاریب کا موازنہ کریں تو بہت زیادہ فرق پائیں گے

محمد مظہر اللہ غفر لہ امام مسجد فتحپوری دہلی

الجواب صحیح محمد کرامت اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ دہلی

۱۹ مولانا مظہر اللہ کی تحریر سے مجھے بھی اتفاق ہے۔ محمد عبد الصمد عفی عنہ مدرسہ رحیمیہ کوچہ پنڈت دہلی

۲۰ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وَالْمُجِیْبُ نَجِیْحٌ محمد شمس الحق محلہ چوڑیوالان دہلی

۲۱ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ حَقٌّ وَصَوَابٌ وَالْحَقُّ اَحَقُّ بِالْاِتِّبَاعِ سَامِحٌ رَحْمَۃُ رَبِّ الْمَنَّانِ محمد حبیب الرحمن محلہ چوڑیوالان دہلی۔

۲۲ سب سے بڑا کام جو یہ ہوا۔ اب علماء نے چاہا مدعا والدنیم بالبداہت اس اولوالعزم و ذی شان تحریک سے اتنا دل مسرور ہوا کہ اگر اس پر مسلمانوں نے توجہ مبذول فرمائی تو بحمد اللہ دنیا اور ان کا دین دونوں درست ہو جائیں گے۔ اس لحاظ سے رسومات کفار سے بچکر مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ سے یکسو ہو جائیں گے اور اپنے ہادی اور اپنے پیشوا احباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار بن کر جہاں بھر کیلئے صحابہ کرام کا نمونہ بن جائنگے نیز دین اور دنیاوی بہبودی کی سڑک اعظم پر آجائیں گے جو مسلمانوں کی انتہا معراج ہے انشاء اللہ وہ میسر ہو گی فقط محمد اسحاق عفی عنہ۔ متصل جامع مسجد

۲۳ صورت مسئولہ میں جسقدر رسومات ہندوانہ ہیں سب ناجائز ہیں مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا لازم ہے اور جو آپس کے سلوک اور دعوتیں و لین دین مطابق شرع کے ہوں اور اس کے کرنے میں حرج نہیں دعوۃ الختان جائز ہے مثل دعوۃ عقیقہ کے لیکن اور لوازمات جو شرع کے خلاف ہیں گھوڑی کی سواری۔ مساجد کا سلام ناچ۔ باجا۔ اور مہملات جو کچھ ہیں وہ ناجائز ہیں مثل شادی کے حاشیں سے تحفہ تحائف و زیور کپڑا دولھن کو دیا جاوے درست ہے لیکن ایسے رسومات منگنی میں جو ہندوؤں کے مشابہ ہیں یا اسکے لزوم سے زیر باری مسلمانوں کو ہے یا اس پر عمل نہ کرنے سے منگنی چھوٹ جاتی ہے نکاح میں نقصان ہوتا ہے یہ سب ناجائز ہیں۔ الحاصل جو رسومات کفار مشرکین ہیں یا اس کا لزوم شریعت سے ثابت نہیں کل ناجائز ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ متفق علیہ حررہ
احمد اللہ صدر مدرس دار الحدیث رحمانیہ دہلی ۱۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ

۲۴ مَا اَحْسَنَ مَا اَجَابَ عبد الرحمن عفی عنہ مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی

۲۵ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ عبد اللطیف مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی۔

۲۶ صَحَّ الْجَوَابُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ فقط عبد الغفور مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی

۲۷ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ جمال الدین صدر مدرس مدرسہ نصرت اسلام باڑا ہندو راؤ دہلی

۲۸ مُحَمَّدٌ نُصَلِّیْ۔ سوال مذکور کے جوابات تفصیلی اور غیر تفصیلی سے خاکسار کو اتفاق ہے اس نازک دور میں جوابات پر عمل کرنا موجب حصول فلاح دارین ہے اور اسکی مخالفت باعث خسران دارین ہے۔ حررہ محمد عبد الغنی سابق مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

۲۹ اَلْجَوَابُ صَحِیْحٌ وَالْمُجِیْبُ مُصِیْبٌ بندہ عبد العلی غفرلہ امام کلاں مسجد دہلی

۳۰ جو رسوم جاہلیہ اور کفار کی ہیں اولاد جننے میں یا نکاح میں یا مرنے میں ان سب کو مٹانا فرض ہے جس طرح شریعت بتلائے اسی طرح کرنا چاہئے فقط
عبد الرحمن مدرس مدرسہ محمد حاجی علی جان دہلی

۳۱ اَصَابَ مَنْ اَجَابَ محمد عثمان علی عفی عنہ معتمم مسجد رمضان شاہ پھاٹک حبش خان دہلی

۳۲ صورت مرقومہ میں واضح ہو کہ جوابات ہذا صحیح و مدلل ہیں ہر ایک انسان کو ان پر عملدرآمد کرنا واجب و باعث فلاح ہے اور اسکے خلاف کرنا باعث بربادی و ناراضگی خدا و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے واللہ اعلم [illegible]

۳۳ هُوَ الْمُوَفِّقُ میں نے جوابات مذکورہ پڑھے ہیں [illegible] ہے۔ جن امور کو ناجائز لکھا ہے واقعی ناجائز ہیں [illegible] نہیں کی کہ بعض امور ان میں سے بہت [illegible] ناجائز حرام ہیں [illegible] بے پردگی وغیرہ جناب مفتی صاحب کو جلدی ہے [illegible] جو لکھا ہے کہ یہ ناجائز ہے [illegible] اسلئے کہ بعضے صریح حرام ہیں فقط [illegible]

صاحب مرحوم دہلوی

۳۴ سوال میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے بجز چند باتوں کے اکثر خرافات و رسوم ہندوانی ہیں جن کا ترک مسلمانوں پر واجب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا کہ کل رسوم جاہلیت اسلام میں ناجائز ہیں لہذا مسلمانوں کو ان امور کی اصلاح کر کے مطابق کتاب و سنت کے عملدرآمد کرنا چاہیئے ورنہ دین و دنیا دونوں برباد ہو جائیں گے واللہ اعلم

محمد یوسف قریشی مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی

۳۵ بیشک رسومات مذکورہ کو ترک کرنا ضرور چاہیئے کیونکہ ان کا ثبوت قرآن و حدیث سے بھی ہے اور جو لوگ اس میں کوشش کریں گے اللہ پاک اُن کو ثواب جزیل عطا کریگا فقط عبد الرشید عفی عنہ الحمید مدرس مدرسہ سبیل السلام دہلی۔

۳۶ اے خدا ان رسومات کو دفع کر اور جو جو ان رسومات کے دفع کرنیکی کوشش کریں اُن کو ثواب دارین میں شامل کر آمین۔ اللہم آمین۔

ابوالحسنات محمد احمد عفی عنہ مدرسہ دار العلوم و تصوف زیر جامع مسجد دہلی

۳۷ رسومات غیر مشروعہ اور بربادکن کو ضرور ترک کرنا چاہیئے فقط

سید احمد امام مسجد جامع دہلی ۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء

۳۸ الاجوبۃ صحیحۃ۔ محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ حسنیہ دہلی

۳۹ الاجوبۃ صحیحۃ۔ محمد یحییٰ غفرلہ مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی۔

۴۰ جوابات سب بالکل قرآن و حدیث کے موافق اور اس قسم کے منکرات کے ازالہ کی سعی بالھ سے ہو یا قلم و قدم سے موجب اجر اخروی ہے خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے۔ اشفاق الرحمن کاندھلوی مقیم خلیل قصر دہلی

۴۱ الجواب کوئی شبہ نہیں کہ رسوم مروجہ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی تباہی کا باعث ہو رہی ہیں افسوس ہے کہ باوجودیکہ مسلمان ایک حصہ دراز سے ہندوستان میں رہتے ہوئے اصول شرع سے واقف ہو کر اپنی جاہلانہ رسوم کو ترک نہیں کرتے اور باپ دادا کی رسموں کو شرعی زد سے خارج سمجھکر خود بھی برباد ہوتے اور آئندہ نسلوں کیلئے بربادی کا نمونہ چھوڑتے چلے جاتے ہیں ان رسوم کے خلاف ملنے سننے والے

ورسے کوشش کرنا بہت بڑا جہاد ہے علمائے کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا علین حق و
صواب ہے جس سے ہر مسلمان کو قولاً و عملاً متفق ہونا چاہئے فقط

حررہ مشتاق احمد عفی عنہ مقیم دہلی

۴۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اغراض میں سے ایک اہم غرض لوگوں کی آبائی
رسوم اور ملکی اور قومی بدترین اس اور ... کا ... قرآن کریم ... ارشاد فرماتا ہے
ویضع عنہم اصرہم والاغلال التی کانت علیہم۔ اسی طرح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تحت ... جاہلیت کی
تمام رسوم میں نے منہدم کردیں۔ حمل وضع حمل۔ منگنی شادی موت۔ میت
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوتے تھے مگر ان تمام رسومات کا
کوئی نام و نشان بھی نہ تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا
بین یدی اللہ ورسولہ۔ ایماندارو خدا اور رسول کے آگے نہ بڑھو۔ پس
ان تمام ہندوانی رسوم اور آبائی طریقوں سے جو قطعاً خلاف شرع اور موجب
ناراضی رب ہیں احتراز کرنا چاہیئے ان میں سے اکثر امور حرام محض ہیں بعض
ناجائز اور سخت گناہ ہیں سوالات میں بعد از نکاح تقسیم چھواروں کے باقی کل سب
ناجائز ہیں سچا مسلمان وہ ہے جو ان خلاف شرع رسوم کو چھوڑ کر اپنے کل
مرنے جینے بیٹھے اٹھنے۔ شادی۔ بیاہ موت وغیرہ میں سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار رہے اور تمام بدعتوں سے دور رہے۔ بدعتی شخص کی
تو کوئی عبادت قبول نہیں۔ اللہ مسلمانوں کو سمجھ دے اور وہ ان رسومات کو ترک
کرکے خدا کے پیارے اور دنیا میں عزت والے بن جائیں فقط الراقم

محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ و ناشر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

۴۳ جو علمائے ذوی الاحترام نے فرمایا ہے بجا اور درست ہے فقط محمد لال ابراہیم دہلوی
۴۴ مجھکو علما کی رائے سے اتفاق ہے فقط فقیر محمد شفیع احقر سلام اللہ امادی مقیم دہلی
۴۵ بلاشک و شبہ رسوم خلاف شرع اور باعث نقصان دین و دنیا ہیں ان کو ترک
کرنا چاہئے وھذا صواب المجیب محمد سورتی ۲۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ
صدر مدرس جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی

۴۶ فقد اصاب المجیب عبدالغنی مدرس جامعہ ملیہ قرول باغ دہلی

۴۷ ان تمام رسوم کو اسلام۔ شریعت حکمت تو کسی طرح جائز کر ہی نہیں سکتی بلکہ اب
تو سب بالاتر ہیں عقل انسان کو بھی ان سے سخت نفرت ہے اور یہ تمام بلائیں اسلام
کی تعلیم کو چھوڑ کر سلف صالحین کے طریقہ سے منہ موڑ کر سراسر کفار سے لیا ہے
اور فی صدی نوے رسوم تو بالکل ہنود کے ہیں جو گناہ کبیرہ کی حد سے گذر کر کفر
تک نوبت پہنچانے اور دین و دنیا دونوں کو تباہی و بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔
اس پر بھی مسلمانوں نے ان کو نہ چھوڑا تو خدانخواستہ یہ سمجھا جائیگا کہ ان کے
دلوں پر مہر ہوگئی خدا عمل کی توفیق دے مجیب مصلح سب جواب صحیح لکھے
ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ المعتصم بحبل اللہ المتین۔ محمد شرف الدین ٹونکی

۴۸ مراسم کو داخل اسلام سمجھنا اور جزو دین قرار دینا سب سے مکروہ فعل ہے صحابہ اور اہلبیت
کا اتباع کافی ہے۔ اسلام کی کمزوری کا سب سے زیادہ یہی سبب ہے کہ مراسم کو جزو
اسلام قرار دیکر عام مسلمان تباہی میں ایسے مبتلا ہوئے جس سے نکلنا دشوار ہو گیا
اگر آج عام مسلمان اتباع صحابہ اور سادہ زندگی بسر کرنا شروع کر دیں تو کل اسلام
کو ہندوستان میں وہی تفوق حاصل ہو جائیگا جو آج سے ہزار سال پہلے تھا فقط
حررہٗ۔ محمد ابوالحسن حقانی عفی عنہ

۴۹ مولانا کفایت اللہ صاحب نے جس تفصیل کے ساتھ جوابات لکھے ہیں یہ تمام صحیح
ہیں خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان تمام ناپاک رسوم سے بچیں اور صحیح
معنی میں مسلمان ہوں۔ محمد عرفان

۵۰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جو جوابات دئے ہیں وہ تمام درست اور صحیح ہیں خدا
تعالیٰ مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے فقط بندہ احمد سعید واعظ دہلوی ناظم جمعیۃ العلماء

۵۱ احقر العباد نیاز متملی احمد علی واعظ عفی عنہ جھجھری ثم الدہلوی

۵۲ مولوی کفایت اللہ صاحب نے جو جوابات سوالات کے لکھے ہیں درست ہیں
احقر ضمیر الدین احمد عفی عنہ

۵۳ رسومات مروجہ کے متعلق جو جوابات علماء کرام نے دئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔
فی الواقع متبع شریعت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیہ اور ایک سچے مسلمان کیلئے

اُن سے بچنا لابد اور ضروری ہے۔ حررہ الراجی الی رحمت الرحمٰن
الداعی المسیح الرماں الکرانوی

تصدیق فتوٰی ہذا علمائے دار العلوم دیوبند

۵۴ الاجوبہ صحیحۃ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند
۱۵۔ جمادی الآخر ۱۳۴۵ھ مہر دار العلوم دیوبند و مفتی
۵۵ الجواب صواب محمد شفیع عفا اللہ عنہ
۵۶ الجواب صواب محمد انوار عفا اللہ عنہ
۵۷ الجواب صواب عتیق الرحمٰن عثمانی معین مفتی دار العلوم دیوبند
۵۸ تمام جوابات صحیح ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی حالت پر نظر کر کے میرا خیال ہے کہ مذکورہ بالا رسموں اور اُن کے علاوہ دوسری اس قسم کی رسوم کو مسلمانوں میں سے بالکلیہ نکال دینے کی کوشش زیادہ باعث ثواب ہے فقط محمد اعزاز علی عفی عنہ

اقرار نامہ از جانب اراکین کارپردازان انجمن فلاح المسلمین و انجمن تبلیغی غانہ وکھوجلا پہاڑی دہلی

ہم جملہ اراکین انجمن نے مقاصد مندرجہ ذیل کی تکمیل کیلئے انجمن کے بہت سے جلسوں میں مباحثہ کئے کہ صداقت کیا۔ رسومات قبیحہ۔ سودی قرضہ کا انسداد نہ صرف انجمن کے زیر حلقہ مسلمانوں کیلئے ہو بلکہ ہر جگہ کے مسلمان مذکورہ بالا تباہ کن امور سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ الحمد للہ اس بارہ میں فتوی علمائے دین کا مشرح طور سے لگ گیا سب سے پہلے ہم جو مقدم کرتے ہیں ارادہ اقرار کرتے ہیں کہ آئندہ سے ہم امور بالا کو ترک کریں گے اور دیگر مسلمان بھائیوں سے بھی جہاں تک ممکن اور جائز ذرائع سے ترک کرانے کی کوشش کریں گے خداوند کریم ہم کو اس بارہ میں ثابت قدم رکھے اور توفیق دے کہ ہم دیگر مسلمان بھائیوں کے فوائد کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔

عہدہ داران انجمن

خاکسار عاصی ایوب بیگ عفی عنہ صدر انجمن ۔ محمد حاجی داؤد بیگ عفی عنہ سرپرست و نائب صدر انجمن
مدیر الدین نائب صدر انجمن۔ خاکسار عاصی محمد علی ا[illegible] معتمد انجمن [illegible] نائب معتمد انجمن

محبوب بیگ عفی عنہ نائب معتمد انجمن :: (نوٹ) جو صاحب ممبر انجمن ہذا مقرر ہوئے ہیں انکی حیثیت ہر محلہ کے نمایندہ ہونیکی بھی ہے اُن کے دستخط اُن کے محلہ کے نمبر میں ہو چکے ہیں اسلیئے دوبارہ دستخط کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

[illegible]	دستخط بابو فیض احمد ممبر محلہ :: حاجی عبدالکریم عرف ابو نائب ممبر محلہ لسالی انگوٹھا دستخط محفوظ بیگ نائب ممبر محلہ :: حاجی عبدالرحیم کارکن نشانی انگوٹھا دستخط مرزا اسماعیل بیگ کارکن :: دستخط منشی عبداللہ خاں کارکن دستخط حافظ محمد عثمان کارکن :
[illegible]	دستخط مستری قادربخش ممبر محلہ :: حاجی خدابخش نائب ممبر محلہ نشانی انگوٹھا مستری محمد جان عرف ڈوڈا نائب ممبر محلہ نشانی انگوٹھا۔ دستخط منشی عظیم الدین کارکن دستخط منشی رمضانی کارکن . شیخ عیدا کارکن نشانی انگوٹھا :: مستری بلاقی کارکن نشانی انگوٹھا ::
[illegible]	محمد اسحاق ممبر محلہ نشانی انگوٹھا : دستخط حافظ معین الدین نائب ممبر محلہ دستخط محمد دین نائب ممبر محلہ - عبدالکریم عرف للو نشانی انگوٹھا نور محمد کارکن نشانی انگوٹھا :: دستخط وہاب الدین کارکن عبدالرحمٰن عرف للو کارکن نشانی انگوٹھا
[illegible]	عبدالستار پسر محمد جان ممبر محلہ نشانی انگوٹھا :: عبدالکریم نائب ممبر محلہ نشانی انگوٹھا شیخ رمضانی نائب ممبر محلہ نشانی انگوٹھا۔ چودہری اللہ بخش کارکن نشانی انگوٹھا حاجی محمد احمد کارکن عظیم بخش کارکن نشانی انگوٹھا عبدالغفار عرف کلہر کارکن نشانی انگوٹھا
[illegible]	دستخط شیخ عبدالرشید ممبر محلہ دستخط شیخ شہاب الدین نائب ممبر محلہ دستخط شیخ رمضانی نائب ممبر محلہ شیخ عظیم الدین کارکن حافظ عبدالرحمٰن :: شیخ فخر الدین - شیخ نجم الدین عرف بجو نشانی انگوٹھا
[illegible]	دستخط مولوی حکیم فدا احمد ممبر محلہ :: عبداللہ بیگ نائب ممبر محلہ نشانی انگوٹھا دستخط حمید خاں نائب ممبر محلہ - عبدالصمد کارکن نشانی انگوٹھا :: مرزا محمود بیگ کارکن نشانی انگوٹھا محمد شفیع عرف کالے کارکن نشانی انگوٹھا :: شہاب خاں کارکن

نمبر۷ محلہ گلی چھمن رنگریز بازار سیتا رام

امیر بخش عرف میرو میر محلہ نشانی انگوٹھا ۔ محمد شمشیر بیگ عرف کلو نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا
محمد یعقوب نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا

نمبر۸ محلہ کٹڑہ جانی خاں بازار سیتا رام

حفیظ اللہ خاں میر محلہ نشانی انگوٹھا ۔ محمد اسماعیل زرکوب نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا
اسماعیل خاں نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا ۔ دستخط نصیر خاں کارکن ۔ بدرالدین کارکن نشانی انگوٹھا

نمبر۹ محلہ از ڈگڈگی شاہ گلن تا احاطہ میر بھکاری بازار ترکمان دروازہ

دستخط بابو محمد افضل میر محلہ ۔ دستخط سید اصغر علی نائب میر محلہ ۔ دستخط بابو محمد اشرف حسین نائب میر محلہ
دستخط منشی محمد ابراہیم کارکن ۔ عنایت اللہ بیگ کارکن نشانی انگوٹھا ۔ مصطفیٰ خاں کارکن نشانی انگوٹھا
دستخط عیوض بیگ کارکن ۔ دستخط صغیر الدین حسن کارکن ۔ بہادر کارکن نشانی انگوٹھا ۔ تیغ میرو کارکن

نمبر۱۰ محلہ گلی ڈوماں ۔ گلی ڈکوتان بازار ترکمان دروازہ تا مسجد پلاؤ والی

دستخط حاجی عبدالرحیم میر محلہ ۔ دستخط حاجی عبدالصمد نائب میر محلہ ۔ حاجی کلن نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا
دستخط عبدالرحیم کارکن ۔ دستخط حافظ رحمت اللہ کارکن ۔ حسن خاں عرف کلو کارکن دستخط چودھری
عبدالکریم کارکن ۔ دستخط محمد صدیق کارکن ۔ دستخط محمد حسن کارکن ۔ حکیم اللہ بخش کارکن نشانی انگوٹھا
محمد اسماعیل کارکن نشانی انگوٹھا

نمبر۱۱ محلہ چھپتہ موم گران

دستخط میر عباس حسن میر محلہ ۔ اولاد علی نائب میر محلہ دستخط ۔ دستخط نواب علی نائب میر محلہ
دستخط انوار احمد کارکن دستخط حاجی عبدالرحمٰن کارکن ۔ عبدالغفار عرف کلو کارکن نشانی انگوٹھا
دستخط شاکر علی کارکن

نمبر ۱۲ محلہ گلی چمڑے والان

دستخط حکیم عبد الستار میر محلہ دستخط میاں نصیر الدین نائب میر محلہ: دستخط محمود خاں نائب میر محلہ
احمد خاں کارکن نشانی انگوٹھا

نمبر ۱۳ محلہ بازار کوچہ میر ہاشم وچھتہ موم گراں

دستخط مولوی عبد الحلیم بیگ میر محلہ: دستخط کرامت اللہ عرف بابو نائب میر محلہ
دستخط محمد ادریس نائب میر محلہ: دستخط مصطفےٰ خاں کارکن۔ دستخط حافظ محمد صدیق کارکن:

نمبر ۱۴ محلہ کوچہ میر ہاشم

خلیفہ محمد فضل میر محلہ نشانی انگوٹھا: دستخط حشمت اللہ خان نائب میر محلہ
قاضی عبد الحق نائب میر محلہ: محمد یوسف کارکن۔ نصیر الدین کارکن نشانی انگوٹھا
عظیم الدین کارکن نشانی انگوٹھا: دستخط غلام احمد کارکن۔

نمبر ۱۵ محلہ حویلی مہابت خاں علاقہ تیلی قبر

دستخط ذوالفقار علی میر محلہ۔ حاجی محمد ابراہیم نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا فضل حق نائب میر محلہ
نشانی انگوٹھا: دستخط بشیر الدین کارکن:

نمبر ۱۶ محلہ ڈگڈگی شاہ کلن

دستخط سید میر محمد میر محلہ حکیم محمد شریف نائب میر محلہ: دستخط منشی سعید الدین نائب میر محلہ
دستخط سرجی محبوب علی کارکن: عبد الرحیم عرف کلن۔ دستخط بھائی کالے کارکن۔ دستخط محمد یوسف کارکن

نمبر ۱۷ محلہ قبرستان علاقہ ترکمان دروازہ

دستخط حافظ عبد المغیث میر محلہ: چھوٹے خان نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا: دستخط بابو عبد الحق
نائب میر محلہ دستخط برکت علی پسر اسد علی کارکن۔ شیخ عبد اللطیف کارکن نشانی انگوٹھا

دستخط اللہ یار خاں کارکن ؛ ہدایت اللہ عرف شیو نشانی انگوٹھا۔

نمبر ۱۸ محلہ حویلی حوض مظفر خاں بجانب ترکمان دروازہ

چودھری رحیم بخش صاحب میر محلہ ؛ حافظ محمد اسماعیل نائب میر محلہ ؛ حافظ سلیمان نائب میر محلہ ؛ منشی کریم بخش کارکن ؛ میاں کریم بخش کارکن ؛ حاجی احمد علی کارکن
چودھری امیر کارکن ۔

نمبر ۱۹ محلہ حوض مظفر خاں بجانب کلاں مسجد

میر سجاد حسین صاحب کیف میر محلہ ۔ دستخط مرزا بشیر احمد بیگ نائب میر محلہ ۔ دستخط شیخ کریم بخش نائب میر محلہ ؛ دستخط ظہیر الدین کارکن ۔ محمد ابراہیم کارکن نشانی انگوٹھا ؛ دستخط عبدالغفور انجینئر کارکن ؛ دستخط منشی عبد الغفار کارکن ؛ دستخط خلیفہ اکبر حسین کارکن ؛

نمبر ۲۰ محلہ نقارچیاں

دستخط خلیفہ رحیم اللہ میر محلہ ؛ رحمت اللہ نائب میر محلہ نشانی انگوٹھا ؛ دستخط [illegible] نائب میر محلہ ۔ حاجی لطف بیگ کارکن ۔ فرید الدین کارکن نشانی انگوٹھا ؛ محمد ابراہیم کارکن نشانی انگوٹھا
دستخط مولوی لطف اللہ کارکن

نمبر ۲۱ محلہ ململی خانہ تا گلی نواب میر و گلی مولوی قطب الدین

دستخط مرزا محمد ایوب بیگ میر محلہ ۔ دستخط منشی شہاب الدین صاحب نائب میر محلہ ؛ صادق علی نائب میر محلہ دستخط ۔ شیخ محمد یعقوب کارکن نشانی انگوٹھا ۔ دستخط احمد سعید کارکن ؛ دستخط محمد اکرام کارکن ؛ محمد ایوب کارکن ؛ دستخط عبد السلام کارکن ۔ حافظ ضیاء الدین کارکن

نمبر ۲۲ محلہ گلی جھوٹ والی بھوجلا پہاڑی

دستخط سید احمد میر محلہ ؛ دستخط حاجی قطب الدین نائب میر محلہ ۔ حافظ انور علی نائب میر محلہ دستخط حافظ لطف حسین کارکن ؛ کلن مرزا کارکن ۔ محمد اسحاق معروف داروغہ کارکن ۔ دستخط محمد سعید کارکن

سید حمید الدین کارکن

نمبر ۲۳ از گلی نل والی تا گلی مشعلچیان

دستخط مرزا محبوب بیگ ؛ محمد عثمان میر محلہ ؛ دستخط مصطفیٰ بیگ نائب میر محلہ ؛ محمد صدیق کارکن ؛ محمد اسماعیل عرف اللہ بندے کارکن ؛ محمد یعقوب کارکن نشانی انگوٹھا ؛

دستخط اصغر خانصاحب کارکن

نمبر ۲۴ محلہ از گلی مدرسہ بھوجلا پہاڑی تا گلی سبیل والی

دستخط عاشق عباس میر محلہ - دستخط محمد اسحاق عرف جھمکو نائب میر محلہ ؛ دستخط نور خاں نائب میر محلہ - محمد اسماعیل کارکن نشانی انگوٹھا ؛ دستخط شیخ عمر علی پوسٹ مین کارکن محمد اسمٰعیل گلی روہان کارکن نشانی انگوٹھا ؛ دستخط حاجی حفیظ اللہ خاں کارکن ؛ دستخط بشیر الدین بیمہ والے کارکن .. مستری خدا بخش کارکن -

اقرار قاضی صاحبان شہر دہلی بابت ترک رسومات قبیحہ حسب فتویٰ علمائے دین

(۱) قاضی محمد ابوالخیر صاحب قاضی علاقہ کوتوالی وغیرہ شہر دہلی -

میں بھی ان رسومات سے نفرت کرتا ہوں انشاء اللہ پابند رہونگا اور جہاں کہیں بوقت نکاح خلاف شرع دیکھوں گا ان رسومات کے ترک کرانے کی کوشش کرونگا اور میں خود بھی انشاء اللہ ترک کردونگا فقط

محمد ابوالخیر عفی عنہ

(۲) قاضی محمد حسیب اللہ صاحب عرف قاضی بابا علاقہ دریا گنج شہر دہلی

فی الواقع یہ تمام رسومات جو شرعاً ناجائز اور عقلاً بھی نامناسب اور بیہودہ ہیں ہر ایک مسلمان کو اس سے اجتناب واجب ہے اور خاکسار تو آج ہی سے ان رسومات قبیحہ کا تارک ہے میں اپنے خاندان میں اور بھائیوں کو بھی اس امر کیلئے شرط نصیحت کرونگا اور ہر ایک مسلمان کو وقتاً فوقتاً سمجھائے اور فہمائش میں کوشش کرونگا فقط

خاکسار قاضی بابا محمد حسیب اللہ نقشبندی مجددی محمودی قاضی وارڈ دہلی -

(۳) قاضی محمود حسین صاحب قاضی علاقہ حویلی اعظم خان جامع مسجد تلی قبر پاکلاں وغیرہ شہر دہلی

انشاء اللہ تعالیٰ موافق احکام شرع شریف میں بھی پابند رہوں گا اور جو اشخاص خلاف شریعت عمل کریں گے اُن کو خلاف شریعت نہ چلنے پر مجبور کروں گا۔

خادم شرع شریف قاضی محمود حسین عفی عنہ حویلی اعظم خان

۴۔ قاضی صاحبان علاقہ فراشخانہ لال کنواں حوض قاضی کوچہ پنڈت وغیرہ شہر دہلی

میں پابندی شرع شریف پر انشاء اللہ کاربند رہوں گا اور حتی الوسع اپنے دوست احباب کو اس پر کاربند ہو سکنے کی ترغیب اور تاکید کروں گا در حقیقت یہ رسم نہیں ہیں بلکہ سم قاتل ہمارے لئے ہیں خداوند کریم ہم سب کو نیک توفیق دے آمین ثم آمین۔

خاکساران قاضی قاضی فضل اعظم۔ قاضی محمد افضل بقلم خود۔ محمد معین قاضی نکاح خواں قاضی علاقہ ناساکن فراشخانہ احاطہ صحن صاحب۔ میں بھی تائید کرتا ہوں گا۔ سید محمد جان بقلم خود

۵۔ قاضی اصغر بیگ صاحب قاضی علاقہ کشمیری دروازہ و گندہ نالہ شہر دہلی۔

میرے سرعی علمائے دین معظم جناب مولانا مولوی کفایت اللہ صاحب مفتی شہر دہلی اول تا آخر حرف بحرف پڑھا خادم قوم پابندی شرع شریف کا پابند ہے اور نکو شش اپنی قوم کو ہدایت شرعی کرتا رہوں گا اور ہر ایک نکاح میں ہدایت شرعی کرتا رہوں گا فقط

قاضی اصغر علی بیگ بقلم خود

۶۔ قاضی حافظ خواجہ ضیاء الدین صاحب منڈی پھول در یا گنج

۔ تمام رسمیں از روئے شرع شریف بیشک خراب اور منع ہیں ہرگز ان کا پابند ہونا چاہیے اور میں بھی اس بات سے متفق ہوں کہ جب نکاح پڑھایا کروں گا اُس محفل میں اگر خلاف اس فتوے کے کوئی بات ہوگی تو اسکے نہ کرنے کی کوشش کروں گا اور نیز ہمیں شرع شریف کے موافق عمل کرنے کو کہا کروں گا اور جو کام شرع شریف کے موافق ہوگا اس طرح کرنیکی کوشش ضرور کرتا رہوں گا فقط

مسکین حافظ قاضی ضیاء الدین احمد بقلم خود

۷۔ قاضی زین العابدین صاحب قاضی علاقہ پہاڑ گنج دہلی

میں اقرار کرتا ہے کہ انشاء اللہ جہاں تک ممکن ہوگا رسوم قبیحہ کو خود بھی ترک کریگا اور لوگوں میں ترک کرانیکی کوشش کرے گا۔ افسوس مسلمین کے تنزل کی صرف یہ واحد وجہ ہے کہ رسوم پر عمل کرکے اور پابند ہوکر ہم نے خداتعالیٰ کو بھی ناراض کیا اور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو بھی ترک کر دیا۔ ترک رسوم کے پابند ہو کر دوسرے اقوام کو اپنے مقابلہ میں طاقتور کر دیا۔ اگر ہم ان کو ترک کریں تو اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی راضی ہوں اور ہم میں قوت آجائے اور دوسری قومیں ہمارے مقابلہ میں زیر ہو جائیں۔ میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ضرور اپنے اقرار کا پابند ہونگا اور دوسروں کو عمل کرانے کی کوشش کرونگا فقط زین العابدین قاضی پہاڑ گنج۔

اقرار و رائے عمائدین شہر سرآوردہ صاحبان بابت ترک رسوم

(۱) جناب مرزا محمد علی بیگ سابق ممبر کونسل ریاست ٹونک

مکروہ مراسم کو چھوڑنے اور دوسروں سے چھوڑوانے کیلئے انجمن مسلمان دہلی نے جو اہتمام کیا ہے یہ نہایت مناسب اور مستحسن امر ہے اکثر مراسم مسلمانوں میں ایسے رواج پا گئے ہیں کہ خود ان مراسم کے کرنیوالے اپنے دل میں شرماتے ہیں مگر رواج ہو جانے سے مجبور ہیں۔ سچ کسی حکیم نے کہا ہے کہ رسم بد کی مثال ایسی ہے جیسے ظالم حاکم کی فرمان برداری کہ دل اسکی فرمان برداری کو نہیں چاہا کرتا مگر اس کا کہنا کرنا ہوتا ہے یہی مثال رسم بد کی ہے کہ جانتے ہیں کہ یہ رسم دین و دنیا میں مضر ہے مگر اسکو اختیار کئے ہیں۔ مسلمانوں کی بربادی میں بڑا حصہ ان بد رسم کا بھی ہے حق تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ چند بزرگوں نے جا[illegible] سال اول بھی یہ ارادہ کیا تھا کہ بد رسم [illegible] کم ہمتی سے کامیابی [illegible] اگر ہمت کے ساتھ اس ارادہ کو پورا کیا گیا تو قریب ہے کہ کامیابی ہوگی [illegible] خاص مسلمانوں کی حالت کو نقصان پہنچ رہا ہے [illegible] اور بڑی بات یہ ہے کہ گناہ سے بھی نہیں بچتے کیونکہ خلاف حکم خدا و رسول کے جو بات [illegible] ان [illegible] خرابی [illegible] مسلمان ہوگا [illegible] ان مراسم کے ترک [illegible] میں [illegible] اس کی [illegible] مسلمانوں کے فائدہ کی غرض سے جو کچھ کیا گیا ہے اور [illegible]

ان سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ بُری رسموں کو مسلمانوں سے چھڑایا جاوے اور سب کو اس میں اتفاق کرنا چاہیئے تاکہ خدا کے نزدیک ثواب کے مستحق ہوں اور اُن اصحاب اور بزرگوں کا دل سے شکر گزار ہونا چاہیئے کہ جو اس کام کو اٹھانا چاہ رہے ہیں یہ لوگ سچے ہمدرد اور بہی خواہ مسلمانوں کے ہیں فقط

بہ نزد من آن کس ہوا خواہ تست ‏ ‏ ‏ ‏ کہ گوید فلاں خار در راہ تست

محمد علی عفی عنہ دہلوی ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء فراشخانہ

(۲) جناب بشیر الدین احمد صاحب رئیس فراشخانہ سابق ملازم ریاست حیدرآباد

اصلاح رسوم غیر شرعی فرض وقت ہے اور وہ رسوم جن میں اسراف ہوتا ہے ان کا چھوڑنا بمقتضائے بقائے قومی لازمی ہے بندہ صمیم قلب سے اسکا موید ہے فقط ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ بشیر الدین احمد عفا اللہ عنہ

۳ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب۔ درگاہ حضرت شیخ المشایخ حضرت نظام الدین علیہ الرحمۃ

سوالات نہایت ضروری اور جوابات بہت صحیح ہیں۔ میں عالم شریعت نہیں ہوں۔ فتویٰ دینے کی علمیت نہیں رکھتا مگر اما جانتا ہوں کہ اگر مسلمان مردوں اور عورتوں کو مراسم ہندوانہ کی اس بلا سے نہ بچایا گیا تو آریہ سماج کے ارادہ اور دعوے کے موافق خدانخواستہ ایک دن سب مسلمانوں کو مجبوراً مرتد اور آریہ بن جانا پڑیگا لہذا ان تمام مراسم ہندوانہ کو ترک کردینا از حد ضروری ہے فقط ‏ ‏ ‏ حسن نظامی ۲۷ ستمبر ۱۹۲۶ء

(۴) جناب محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر۔ کوچہ چیلاں دہلی۔

میں اسکا موید ہوں اگر اہل اسلام شرع شریف کی پیروی کریں تو اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم ہر طرح سے غالب ہو۔ اگر یہ رسومات کفار ترک کیجاویں پھر اس سے بہتر کیا بات خوشنودی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے اسی ہے کہ پھر ہر شخص کفار پر غالب ہے فقط ۲۵ ربیع الاول۔ محمد اسمٰعیل عفی عنہ

(۵) جناب محمد واحدی صاحب ایڈیٹر درویش و نظام المشایخ

جن رسموں نے مسلمانوں کے دین و دنیا کو تباہ و برباد کر رکھا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ کونسا ذی ہوش آدمی اُن سے اختلاف کرے گا مجھے ان رسموں کے خلاف جہاد ہوتے دیکھکر بڑی خوشی ہوتی ہے اور اس جہاد میں شرکت میرے لئے باعث

فخر و شرف ہے۔ میں نہایت خوشی سے اس کاغذ پر دستخط کرتا ہوں۔ محمد واحدی

(۶) جناب ضیاء اللہ صاحب بستر انجینیر۔ کوچہ چیلان دہلی۔

انواع و اقسام کی فضول خرچیاں جو مسلمانوں کی موجودہ اقتصادی تباہی کا باعث ہوئی ہیں اس مبارک کوشش سے ختم ہو جاویں گی۔ اس سے مجھکو کلی اتفاق ہے اور میں اس پر سختی سے کاربند ہوؤں گا اور سب کو حتی الامکان بچاتا رہوں گا۔ رضاء اللہ

(۷) جناب محمد آصف علی صاحب بیرسٹرایٹ لا، شہر دہلی

وہ تمام رسوم جو عقل شرعی اور علم معاشیات کی رو سے اُمت کے افلاس اور ادبار کا باعث ہیں ان کا ترک کرنا اوّلین فرائض میں سے ہے مرزا ایوب بیگ صاحب کی یہ محنت ہر طرح قابل تحسین ہے خدا کرے قوم کو نیک اعمال کی توفیق اور قبیح رسوم کے ترک کرنیکی صلاحیت ہو۔ محمد آصف علی بیرسٹر

(۸) جناب محمد عارف ہسوی صاحب کوچہ چیلان

غیر مشروع رسوم کے خلاف سعی و جہد ایک مشروع اور مذہبی فریضہ ہے۔ مسلمانوں کی تباہی و بربادی اور اُن کی دینی و دنیاوی ہلاکت کا سب سے بڑا سبب یہ نامشروع اور مذموم مراسم ہیں میرے نزدیک ان ہلاکت آفریں اور تباہی بخش رسم کے خلاف کوشش کرنا لائق صد تحسین و آفرین فرض ہے خدا ہر ایک مسلمان کو ان کے بندھنوں سے نجات عطا فرمائے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی مسلمان اس مقدس تحریک سے اختلاف کرنیکی جرأت کر سکتا ہے میں دل سے اس تحریک کا موید ہوں اور دوسروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اس مقدس و مبارک تحریک کا خیر مقدم کریں گے۔ محمد عارف ہسوی

(۹) جناب عبدالوحید صاحب ڈپٹی کمشنر انسپکٹر دہلی اعظم خان دہلی۔

درحالیکہ رسوم مذہبی تمام انصار کے متعلق علماء دین کا فتوی موجود ہے اس میں کوئی مسئلہ اختلافی نہیں ہے مسلمانوں کے واسطے کافی دلیل ہے کہ رسوم کو ترک کردیں اسکے علاوہ اکثر مسلمانان دہلی بھی تائید کرتے ہیں مجھے اس بارہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی صرف اسقدر عرض کرتا ہوں کہ جس قدر رسوم جو ناجائز ہیں قطعاً نہیں ہونی چاہئیں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ رسوم ناجائز کو ترک کردے

عبدالوحید عفی عنہ

(۱۰) جناب پیرجی عبدالوہاب صاحب خلف پیرجی حاجی عبدالرزاق صاحب مرحوم کوچہ چیلان دہلی۔
یہ رسومات جو مسلمانوں میں مروج ہیں قابل ترک ہیں اور میں خود اس کا عامل ہوں اور دوسرے مسلمان بھی ترک کریں عبدالوہاب بقلم خود

(۱۱) جناب مرزا فیض الحسن صاحب مالک دواخانہ یونانی ۔بلیماراں ۔ دہلی۔
میں بھی ان رسومات کو پسند نہیں کرتا اور انشاء اللہ اسکو ترک کروں گا اور دوسرے لوگوں کو بھی ہدایت کروں گا۔ فیض الحسن بقلم خود

(۱۲) جناب مرزین الدین احمد صاحب سابق انسپکٹر آبکاری ۔کوچہ سعداللہ خاں
بحمد اللہ میں عامل ہوں اور دست بدعا ہوں کہ مسلمان ان رسومات قبیحہ سے بچکر فلاح پائیں۔ مرزین الدین احمد

(۱۳) جناب مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب سابق ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول دہلی
یہ رسوم قبیحہ بیشک واجب الترک ہیں اس کی سند کسی عالم سے ہے نہ کسی دانشمند سے پسند کیا محض فضول ہیں ان تمام رسومات کا ترک کرنا نہایت ضروری ہے ہمارے خاندان میں ایسی رسمیں کبھی نہیں ہوئیں تمام مسلمانوں کو لازم کہ اللہ کے واسطے ان فضول رسموں کو چھوڑدیں فقط حقیر ۔ مرزا عبدالحکیم بیگ

(۱۴) جناب شہزادہ مرزا محمد زبیدہ بخت صاحب رنگ محل دہلی۔
بیشک یہ رسوم جو مسلمانوں نے خلاف شریعت اختیار کررکھی ہیں واجب الترک ہیں میں انشاء اللہ ان رسوم کو اپنے گھرانے میں ترک کراوں گا اور دوسرے مسلمانوں کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ وہ عند اللہ ترک کریں فقط مرزا ... ...

(۱۵) جناب شہزادہ مرزا یار بخت مرزا محمد شجاع صاحب رنگ محل دہلی
جناب عالی میں خود خلاف شرع شریف رسومات کا بالکل مخالف ہوں اور اسے برادران پر بھی زور دونگا اور کوشش کروں گا کہ رسومات ان مفقودکو ترک کریں فقط بندہ ابوظفر

(۱۶) جناب شہزادہ مرزا ظہیرالدین صاحب رنگ محل ۔ دہلی
رسومات قبیحہ بالکل واجب الترک ہیں میں اس ... اپنے خاندان میں ان کے ترک کرانیکی کوشش کروں گا اور خود بھی عامل رہونگا۔ احقر ظہیرالدین

(۱۷) جناب محمد مبین الحق صاحب مرزا بہرام خاں مفتی والان ۔ دہلی

رسومات ناجائز کا ترک کرنا اور دوسروں کو ترغیب دلانا علیٰ ثواب ہے جسکو کہ ان حضرات نے اپنے ذمہ لیا ہے خداوند کریم جزا دے اور ان کی کوششوں کو قبول فرمائے اسکے بعد یہ قوم اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس پر عمل کریں اور بیجا ئیت سے پرہیز کر کے ثواب پائیں خدا سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو توفیق خیر عطا فرمائے ان مراسم برباد کن سے بچاوے ثم آمین ۔ مکرر آنکہ الحمد للہ عرصہ سے میرے ہاں ان رسوم کی پابندی خالی رہی ہے اور اب اور بھی انشاء اللہ سعی کیجاویگی کہ ہرگز کوئی بات خلاف شرع اور زیادہ از حد شرع یہ مراسم نہ ہونے پائیں ۔ فقط

(۱۸) جناب شہزادہ مرزا محمد بلند اختر صاحب گورگانی بیرا باہرام خان دہلی ۔

مسلمانوں میں عام طور پر ایسے رسومات جنکا ذکر اس رسالہ میں کیا گیا ہے بُری طرح جاری ہیں اور مقتضائے وقت کے لحاظ سے ان کا ترک کرنا میں بھی نہایت ضروری سمجھتا ہوں ۔ میں نے جو ترک کردی ہیں اور اوروں کو بھی کہتا ہوں کہ ترک کردینی چاہئیں فقط

مرزا محمد بلند اختر گورگانی

(۱۹) جناب نواب محمد عباس علیخان صاحب بیرا باہیرام خان دہلی

رسومات ناجائز بیشک واجب الترک ہیں اس میں صرف بیجا صرف اور بالآخر سود کی قرضہ لینا پڑتا ہے اسلئے میں دل سے خواہاں ہوں کہ خود اس پر عمل درآمد کروں اور دیگر مسلمان بھائی بھی ناجائز رسوم سے بچیں فقط محمد عباس علی

(۲۰) جناب شہزادہ ماہ عالم صاحب متصل کمرہ بنگش شہر دہلی

بخدمت علمائے دین ورؤسائے دہلی کے عرض ہے کہ بندہ ناچیز بموجب حکم حضرت سلطان شاہزادہ مرزا محمد امیر الملک عرف مرزا بلاقی صاحب مرحوم مغفور کے حکم سے عرصہ دراز سے ان رسموں کو بالکل ترک کردیا ہے نیز میرے متعلقین نے بھی ان رسومات سے دست کشی کرلی ہے جو شرع شریف کے خلاف ہیں اور صاحبان کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ وہ بھی ان باتوں کو ترک کریں فقط بندہ ناچیز ماہ عالم بقلم خود

(۲۱) جناب شہزادہ مرزا معظم شکوہ متصل کمرہ بنگش شہر دہلی ۔

میں بھی حضرت قبلہ مرزا صاحب کی رائے کا پابند ہوں اور ہمیشہ رہوں گا ۔

بندہ عاصی مرزا معظم شکوہ بقلم خود

(۲۲) جناب محمد صدر السلام صاحب حقی کلیمی۔ کوچہ روح اللہ خاں دہلی

مجھے ناجائز رسوم کے ترک کرنے سے اتفاق ہے انشاء اللہ تعالیٰ میں ہمیشہ ترک کرنیکے لئے جو خلاف شرع شریف ہوں۔ کوشاں رہوں گا۔ محمد صدر السلام

(۲۳) جناب خان بہادر محمد سلام الحق صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل پونا

رسومات غیر مشروع ناواجب اور غیر ضروری ہیں ان کا ترک کرنا لازم ہے خداوند کریم توفیق عمل عطا فرماوے۔ محمد سلام الحق عفی عنہ

(۲۴) خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب سابق ڈسٹرکٹ جج وحال میونسپل کمشنر و سیکریٹری طبیہ کالج قرول باغ۔ دہلی سی۔ ایس۔ آئی۔

ان رسوم مہلکہ وبدعات شنیعہ کا جاری یا موقوف ہونا ہندوستان کے اہل اسلام کے لئے موت اور زندگی کا سوال ہے اگر یہی رسومات اور یہی فضول خرچیاں جاری رہیں تو تھوڑی سی مدت میں مسلمان ایسے بے بس ہو جائیں گے اور کافر سودخواروں کے نرغہ میں آجائیں گے کہ اُن کا اس حال سے نکلنا ناممکن ہوجائے گا خدانخواستہ نوبت بہ ارتداد بھی ہوسکے گی میرے نزدیک اس زمانہ میں اس سے بڑا جہاد اور اس سے بڑی خدمت اسلام کوئی نہیں کہ ہم سب متحد ہوکر ان بدعات کی بیخکنی میں کوشش کریں اور اسلام کو اُس آنیوالی مصیبت سے رہائی دلاویں۔ ۱۴ اکتوبر۔ محمد حسین

(۲۵) جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب جامع ملیہ اسلامیہ قرول باغ دہلی

مسلمانوں میں غیر شرعی رسوم کے خلاف یہ کوشش تمام ہی خواہان اُمت کی امداد کی مستحق ہے۔ مسلمانان ہند کی سی مفلس قوم کے یہ مراسم معاشی خودکشی کے مرادف ہیں۔ ذاکر حسین۔ جامعہ ملیہ

(۲۶) جناب ڈاکٹر سید عبدالباسط صاحب ہی سٹرک دہلی

خلاف شریعت رسومات کا ترک کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے خود بھی ترک کرے اور دوسروں کو ترک کی ترغیب بھی دے اللہ تعالیٰ مجکو بھی اسکے ترک کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین عبدالباسط عفی عنہ

(۲۷) جناب نواب مرزا یونس بیگ صاحب سرکی والان دہلی۔

میں اتفاق کرتا ہوں کہ رسم غیر مشروع کا ترک عین فرض اسلام ہے لہذا

ہر مسلم کو اس کار خیر پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ علاوہ اتباع شریعت مقتضائے مصلحت وقت بھی ہے۔ میں خود بھی اس ترک کو عین فرض سمجھتا ہوں اور کوشش بھی کرونگا کہ اور اصحاب بھی اسکو ترک کریں۔ مرزا یونس بیگ بقلم خود

(۲۸) جناب نواب ابوالحسن صاحب ریٹائرڈ سب جج و میونسپل کمشنر دہلی بازار سرکی والان

مجھے بھی اپنے بھائی مرزا یونس بیگ سے اتفاق ہے اور احکام شریعت کے سامنے گردن جھکانا ہمارا ایمان ہے اس کا ترک ہماری سعادت کا موجب ہے میں بھی ہمیشہ اسراف اور ترک رسومات خلاف شرع کی حد امکان کوشش کرونگا اور تعمیل میں ساعی ہوں گا جس کا کرنا اور کرانے کی کوشش کرنیکا اور پابند ہونا فرض سمجھنے کی کوشش کروں گا اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کی خدمات میں برکت عطا فرمائے اور مجھے بھی اسکی پابندی کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ یا رب الرحیم

۵ر اکتوبر ۱۹۲۶ء ابوالحسن عفی عنہ۔

(۲۹) جناب سید محمد صاحب شملہ والے۔ سابق سب رجسٹرار کوچہ پنڈت

میں مرزا صاحب کی تحریر سے متفق ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کوشش کروں گا اور جہانتک ممکن ہے اپنے ملنے والوں کو بھی اس بات پر پابند کروں گا۔ سید محمد ۵ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

(۳۰) جناب فیض الحسن صاحب اسسٹنٹ سکریٹری میونسپل کمیٹی۔ دہلی

مسلمانوں میں جو غیر شرعی رسمیں اور بدعتیں غلط فہمی اور کورانہ تقلید سے پھیل گئی ہیں ان کا استیصال کرنا ایک بڑا قومی کام ہے بڑی خوشی کی بات ہے دہلی میں بھی اس طرف توجہ ہوئی اور امید ہے کہ ہندوستان کے دوسرے شہروں میں بھی دہلی کی اس تحریک کو اپنے لئے نمونہ بنایا جاوے اور جو کام دہلی والوں کیلئے کیا جاتا ہے یہ اور دوسری جگہ کے مسلمانوں کے لئے بھی سبق آموز ہو۔ محلہ اس تحریک ہے دہلی [illegible] کوشش [illegible] سب مسلمانوں پر ہوگا اگر یہ تحریک بار آور ہوئی فیض الحسن ۵ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

(۳۱) جناب مرزا محمد ذوالفقار علی بیگ رئیس قرولی

رسومات قبیحہ [illegible] بالکل واجب الترک ہیں اور رسومات کہ لکھی گئی ہیں [illegible]

ان کا ترک کرنا لازمی امر ہے تاکہ مسلمانوں کی بہبودی کا باعث ہوں اسلیئے میں خود ان رسموں کو ترک کروں گا اور مسلمان بھائیوں سے بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ چھوڑدیں

بندہ محمد ذوالفقار علی بقلم خود

۳۲ جناب حکیم شجاع الدین صاحب فراش خانہ دہلی

جتنی رسمیں خلاف شرع شریف مسلمانوں میں ہو رہی ہیں ان کو چھوڑنا میرے نزدیک فرض ہے میں خود بھی چھوڑتا ہوں اور دوسرے اصحاب کو بھی ترغیب دیتا رہوں گا

شجاع الدین بقلم خود

۳۳ جناب محمد منیر الدین خانصاحب میونسپل کمشنر ڈاک حرمت متصل ہوسٹل دہلی

یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان کی غیر مسلم قومیں لفظ مسلمان کو جس کا اطلاق ہندوستانی مسلمانوں پر ہے۔ مسرف اور فضول خرچ کی مترادف سمجھتی ہیں اور طنزاً یہ کہا کرتی ہیں کہ مسلمان روپیہ رکھنا نہیں جانتا جب کبھی دولت اُسکے پاس آئی تو وہ اُس کے برباد کرنے کیلئے نئی رسمیں اور طریقے ایجاد کرتا ہے اور کچھ عرصہ میں کھو بیٹھتا ہے ایک زمانہ تھا جبکہ مسلمانوں کے پاس سلطنت تھی اسوقت اُن سے اسراف بے جا گراں نہ گزرتے ہوں مگر اس جدوجہد کے دور میں جبکہ ہر مسلمان اپنی قومی زندگی کیلئے من حیث القوم اقتصادی جنگ کی گتھیوں کے سلجھانے میں منہمک ہے جملہ رسوم قبیحہ کا ترک لازمی ہے خدا کا شکر ہے کہ ہمارے علمائے دین اور دیگر رہبران ملک کا خیال اس نہایت اہم اور ضروری اصلاح کی طرف منعطف ہوا ہے جس سے کامیابی کی موہوم سی جھلک نظر آتی ہے میں خود تو مدت سے ایسے اموات کو خیرباد کہہ چکا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ برادران اسلام کو ایسی اصلاحات کی توفیق جمیل عطا فرمادے آمین۔ محمد منیر الدین

۳۴ جناب مولانا مولوی لقاء اللہ صاحب مالک دفتر خلافت متصل جامع مسجد دہلی

رسومات قبیحہ جسوقت ہم مسلمانوں میں موجود ہیں ہماری دین و دنیا دونوں خراب ہو رہی ہیں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ خلاف شرع رسومات کی پورے طور پر مخالفت کریں اور خود بھی ترک رسومات قبیحہ کا عہد کرے بحمد اللہ میں بھی اس پر کاربند ہونے کا عہد کرتا ہوں خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ لقاء اللہ عفی عنہ

۳۵ جناب حاجی محمد عبد الغفار صاحب مالک کوٹھی حاجی علیجان صاحب مرحوم بازار چاندنی چوک دہلی

خدا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ کے حکم کے آگے اگر ہم سر تسلیم خم نہ کریں گے
تو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائیں گے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ امور دین میں ہم طریقہ سلف
صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ حسنہ کے موافق کام کرنے میں مشغول و مصروف ہوں
اور فضول رسموں و ناجائز کام سے مجتنب رہیں۔ خاکسار عبدالغفار

۳۶ جناب پیر جی کرار حسین صاحب صابری سجادہ نشین درگاہ حضرت سید شاہ صابر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلہ دریا گنج دہلی

الحمد للہ کہ جسقدر نمبر رسم و رواج ناجائز کے بابت محضر ہذا میں درج ہیں میں ان سب کو
بُرا جانتا ہوں اور میرے یہاں پہلے سے بھی نہیں ہوتی ہیں اور نہ۔ انشاء اللہ آیندہ کو ہونگی
صرف معمولات بزرگانہ صوفیہ کرام ہوتے ہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اپنے حبیب پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھکو اور میرے سب بھائی مسلمانوں کو رسم و رواج ناجائز
ترک کرنیکی توفیق نیک عطا فرماوے فقط کرار حسین

۳۷ جناب محمد انعام اللہ صاحب شال مرچنٹ فیض بازار دہلی

ناجائز رسوم بیشک واجب الترک ہیں اور میں خود ان کا عامل نہیں ہوں اور اپنے
بچوں کو نیز اپنے عزیزوں سے بھی خواہاں ہوں کہ وہ اُن سے ناجائز رسوم کے پابند نہ ہوں
جن میں اسراف بیجا ہو کر عیال داروں کو نقصان اُٹھانا پڑے فقط محمد انعام اللہ بقلم خود

۳۸ جناب مرزا محمد حسن صاحب خضر تحصیلدار پنشنر گلی قاسم جان دہلی

سبحان اللہ جو سوالات اُٹھائے گئے ہیں اور اُن کے اوروں کے جوابات لکھے گئے ہیں وہ آب زر
سے لکھنے کے قابل ہیں ان مراسم قبیح کو میں نے بالکل خالصاً چھوڑ دیا اور اُن سے
اور دیگر اصحاب اپنے اقربا اور رشتہ داران و احباب سے بھی اُن کے واسطے محرک ہونگا حضر

۳۸ جناب نواب شجاع الدین خاں صاحب گلی قاسم جان شہر دہلی

بنام جہاندار جاں آفریں ✽ حکیم سخن در زبان آفریں ✽ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ✽ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
ہر کسیکہ حکم خدا و رسول را بجا نہ آورد یعنی بعمل حکم الٰہی نہ کرد بر خود ظلم کرد۔ اللہ تعالیٰ بر حال مسلمانان
رحم فرماید و توفیق نیک بدہاد محمد شجاع الدین

۳۹ جناب ڈپٹی بہاؤ الدین صاحب پنشنر کوچہ پنڈت دہلی

میں مدت سے ایسی تحریک کا منتظر تھا۔ مسلمانوں کو آمد و [illegible] سے سے مانے ارتقی کے

راستہ پر لانیکی سب سے پہلی ضرورت یہی ہے کہ رسومات خلاف شریعت اول ترک کیجاویں میں انشاء اللہ اسکی پابندی کرونگا کہ رسومات خلاف شریعت اول ترک ہوجاویں۔ اور خود چھوڑنے کی ہر وقت کوشش کروں گا فقط حقیر بہاؤالدین ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء

۴۰ جناب حکیم ناصرالدین صاحب میونسپل کمشنر

رسوم مندرجہ محضر باعتبار نتائج نقصان دہ اور غیر مستحسن ہیں۔ اسراف بھی سراسر خلاف عقل ہے میں اسکے متروک ہونیکا مؤید ہوں اور خود عامل ہوں گا فقط ناصرالدین

(۴۱) جناب محمد عمر صاحب کارخانہ دار سوئی والان دہلی

مجھے سب حضرات کی رائے کے ساتھ اتفاق ہے میں ان رسوم کو بالکل چھوڑدوں گا اور دوسرے اپنے بھائیوں سے بھی چھڑانیکی کوشش کرونگا فقط محمد عمر بقلم خود

۴۲ جناب میر للن صاحب کارخانہ دار محلہ سوئی والان

رسومات ناجائز میں خود ترک کرتا ہوں دوسرے مسلمان بھائیوں سے بھی ترک کرانیکی کوشش کرونگا

۴۳ جناب شاہزادہ محمد امیر سلطان صاحب دودمان خاندان مغلیہ تیموریہ دہلی سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی

فی الحقیقت ایسی رسومات جو خلاف مذہب یا وضع جن سے کسی قسم کا عالم انسان یا اہل اسلام کو خاص کر بجائے کسی مفاد کے پہنچتا ہو قابل ترک و حذر ہیں اس لئے نظر رفاہ عام میں مسئلہ پیش کردہ کی تائید کرتا ہوں فقط ایم۔ امیر سلطان

۴۴ جناب قاضی محتشم الدین احمد اکسٹرا اسسٹنٹ کوچہ سعداللہ خاں دہلی

رسومات ناجائز اور مسرفانہ سے پرہیز کرتا رہا ہوں میں پہلے سے پابند ہوں آیندہ زیادہ پابندی کیجائیگی۔ محتشم الدین

۴۵ جناب اللہ دیا صاحب زمیندار کوچہ تاراچند دہلی

حق تعالیٰ یہ رسومات فضول ہیں انشاء اللہ خود ترک کروں گا اور اہل محلہ سے بھی ترک کراؤں گا۔ اللہ دیا

۴۶ جناب پیرزادہ مظفر احمد صاحب صدیقی ڈپٹی کلکٹر پنشنر گلی تناسرہ دہلی

رفتن بقدم سرگیانہ میگردم۔ کرشمہ دامن دل کہ جا اینجاست میں نے علمائے کرام کے فتوے ان رسوم حاضرہ پر دیکھے۔ ان کا ترک کرنا واجب ہے اور آنجہان ہے خدائے برتر ہی خواہان اسلام کی کوشش کو کامیاب کرے فقط پیرزادہ مظفر احمد

۴۷ خان بہادر جناب ناصر علی صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ و مجسٹریٹ فراشخانہ دہلی

میں نے اکثر احباب کی رائے دیکھیں رسومات غیر شرعی کو چھوڑنا مناسب ہے مجھے پیرزادہ صاحب

محمد حسین خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کی تحریر سے اتفاق ہے بس ان کے موافق عمل کرنیکو حاضر ہوں کہ شرع اسلام کی تعمیل ہر مسلمان پر فرض ہے۔ میں خود بھی رسومات غیر شرعی ترک کرنے کو تیار ہوں فقط خاکسار ناصر علی

۴۸ جناب خان بہادر شفاء الملک محمد عبد الرشید خان صاحب فراشخانہ دہلی

مجھے ان سب سے اتفاق ہے۔ میں خود ترک کرونگا اور دوسروں کو بھی ترغیب دونگا فقط عبد الرشید

۴۹ جناب محمد افضل صاحب سکریٹری انجمن رحمانیہ کوچہ رائیمان دہلی

میں انشاء اللہ خلاف شرع رسموں کو خود ترک کروں گا اور دوسروں کو اسکی ترغیب دونگا۔ محمد افضل

۵۰ جناب میر ہدایت علی صاحب صدر انجمن رحمانیہ اسلامیہ کوچہ رحمٰن شہر دہلی

میں انشاء اللہ خلاف شرع رسموں کو خود ترک کرونگا اور دوسروں کو اسکی ترغیب دونگا ہدایت علی

۵۱ جناب مولانا راشد الخیری صاحب کوچہ چیلان دہلی دریا گنج

خلاف شرع رسوم کی انسداد کی صدا حق رکھی ہے کہ ہر مسلمان اسپر لبیک کہے میری رائے میں مسلمانوں کی بربادی کی بڑی وجہ لغو رسوم پر عمل درآمد ہے خدا ہر مسلمان کو توفیق دے کہ وہ ترک کریں۔ ہمارے یہاں رسوم قبیحہ نہیں ہوتیں راشد الخیری

۵۲ جناب مولانا ابو یحییٰ محمد امان الرحمٰن صاحب دریا گنج

اتباع شریعت واجتناب عن البدعت خدا تعالیٰ جملہ اہل اسلام کو نصیب کرے جس کی کوشش ہر زمانہ میں علماء کرتے رہے ہیں یہ سعی جو کی جارہی ہے خدا تعالیٰ اس میں برکت دے اور اسکے ساعی کو اجر عظیم عطا کرے۔ الحمد للہ کہ ہمارے خاندان میں رسوم قبیحہ نہیں ہوتیں بلکہ ہمارے بزرگ ہمیشہ اسکی بیخ کنی میں ساعی رہے بانی جمہور اہل اسلام نیک کام میں مصروف ہوں الٰہی آمین

۵۳ جناب حکیم سراج الدین صاحب فراشخانہ شہر دہلی

نہایت تمنا و شوق سے کہوں گا کہ جمیع مسلمین کو خلاف شرع رسومات کے رواج سے علیحدہ کرکے خدا اور اسکے رسول کی اتباع لازمی ہے اور میں خود اسکی تائید میں کوشاں ہوں۔ سراج الدین

۵۴ جناب محمد فضل الدین صاحب پرنسپل عربی اسکول کالج دہلی

میں خود بھی ان اصولوں کی پابندی کروں گا اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے اسراف اور فضول خرچی اور غیر مشروع رسوم میں حصہ لینے سے منع کرونگا محمد فضل الدین

۵۵ جناب سید محسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور و جائنٹ سکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور

رسوم غیر شرعی جو آجکل بدقسمتی سے مسلمانوں میں عام طور پر رائج ہیں دراصل مسلمانوں کی کمزوری کا باعث ہیں اور اگر مسلمان واقعی طور پر ترقی کرنا چاہتے ہیں اور دیگر برادران وطن کے مقابلہ میں عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو اس امر کو بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ ان کو نہایت مستعدی سے۔ حوصلہ سے۔ ثابت قدمی سے۔ ان تمام رسوم کو ترک کرنا چاہیئے جو اُن کی مالی اور تمدنی حالت کے زوال کا باعث ہو رہی ہیں اور مسلمانوں کو دن بدن کمزور کر رہی ہیں فقط

سید محسن شاہ

۵۶ جناب مصطفےٰ اعلیصاحب پنشنر متصل جامع مسجد دہلی

فضول رسومات کی بیجا پابندیوں نے مسلمانوں کے بڑے بڑے خاندانوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اس تباہی سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی جاتی اصلاح کا خیال تک نہیں آتا نتیجہ یہ ہوتا ہے اور ہو رہا ہے کہ بربادی اور تباہی انتہا درجہ کی پہنچ گئی ہے مرزا محمد ایوب بیگ صاحب کی ہمت میں خدا برکت دے اور مسلمانوں کو نیک توفیق عطا کرے کہ اصلاح اس پرکار بند ہو کر حتی الوسع اس پر عمل کریں

۵۷ جناب نواب فیض محمد خاں صاحب رئیس دہلی متصل جامع مسجد

مرزا محمد ایوب بیگ صاحب نے جس نیک اور مفید اور اشد ضروری کام کی بنیاد اُٹھائی ہے وہ مدتوں قبل کے کرنیکا تھا رسوم قبیحہ اور مراسم تباہ کن کا مسئلہ حقیقۃً مسلمانوں کی موت و حیات کا نہایت ہی قابل غور و اصلاح معاملہ ہے۔ مسلمان جو کہ تعلیم اور تمول میں اپنے ابنائے ملک سے نہایت درجہ پستی کی حالت میں مُبتلا ہیں اگر اُن کی طرز معاش میں ترمیم اور اُنکی رسوم قبیحہ کی جو کہ سراسر شریعت اسلام کے خلاف ہیں اصلاح جلد از جلد نہ ہوئی تو بہت تھوڑے زمانہ میں تمام قوم برباد و فنا ہو جائیگی۔ کیونکہ تجارت جو کہ تمام عالم میں سرچشمہ تمول و آسودگی ہے اس میں مسلمانوں کا درجہ نمبر اصفر کے ہے دوسرا ذریعہ جو کہ درحقیقت بمقابلہ تجارت کے نہایت بے بنیاد و حقیقت ہے یعنی صیغہ ملازمت اسمیں بھی کچھ تو تعلیم کی کمی اور کچھ ملکی حالات اور مناقشات کی وجہ سے مسلمان بہت کم کامیاب ہیں ان حالات میں جبکہ ذریعہ آمدنی اسقدر مسدود و محدود ہوں اور اُن کے مقابل میں اسراف اور فضول اخراجات کی وبا رہلک قوم میں طاری و ساری ہو تو نتیجہ سوائے تباہی و بربادی کے کیا ہو سکتا ہے خدا تعالی ہم کو توفیق نیک اور احساس صحیح عطا فرمائے اور اس

درطۂ جہالت وہلاکت سے محفوظ فرمائے لہذا میں اس تحریک کی تہ دل سے تائید کرکے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کو اور تمام مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائے فقط خاکسار فیض احمد

۵۸ جناب محمد عبدالرحمٰن صاحب وکیل و میونسپل کمشنر دہلی بازار چاندنی چوک

جن رسوم کی مجھکو فہرست دکھائی گئی اُن میں سے اکثر قبیح اور بعض فضول ہیں۔ لیکن کوئی بھی ایسی نہیں جو بالو خلاف شرع یا باعث اسراف بیجا نہ ہو۔ ان تمام رسوم کا ذمہ وار ایک بڑی حدتک فرقہ اناث ہے اور بعض مرد بھی چھوٹی شیخی کے باعث اسکا شکار ہوتے ہیں۔ اگر یہ غلط رسوم جن کا مذہب میں کہیں پتہ بھی نہیں مفقود ہو جائیں تو مسلمان من حیثیت القوم بہت سی آفتوں سے مامون رہیں گے اور اپنی حالت کے بہتر کرنے میں کوشاں۔ محمد عبدالرحمٰن

۵۹ جناب محمد تقی صاحب ایڈوکیٹ بازار چاندنی چوک

موجودہ حالات میں اگر مسلمان زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ان کو اسراف سے بجد یہ ہیز کرنا چاہیئے مذہبی وجہ مجھکو مندرجہ بالا آرا سے کلی اتفاق ہے فقط محمد تقی ایڈوکیٹ

۶۰ جناب نور احمد صاحب ایڈوکیٹ بازار چاندنی چوک دہلی

کفایت شعاری اور انتظام یہ دونوں نہایت ضروری چیزیں ہیں جن کے وجوہات سے ہر ایک گھر اور ہر ایک قوم ترقی کر سکتی ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے اسراف کو بہت ہی ناپسند فرمایا ہے۔ فضول رسوم مسلمانوں میں جو پائی جاتی ہیں وہ دوسری قوموں سے حاصل کی ہوئی ہیں ورنہ دیگر ممالک اسلامی ان فضول رسوم سے بالکل مبرا ہیں خاصکر جبکہ مسلمان ایسی نازک حالت میں ہیں ان کو فوراً چاہیئے کہ فضول اخراجات چھوڑ دیں اور رسوم بُرے جنکے وہ عادی ہو گئے ہیں فوراً ترک کر دیں اور اصلاح کریں تاکہ آنکی حالت پھر درست ہو جائے نور احمد

۶۱ جناب محمد امین الدین صاحب وکیل و منیوسپل کمشنر فتحپوری دہلی

میں نہایت خوش ہوں کہ تحریک برخلاف اسراف بمد فضول رسومات اُٹھائی گئی ہے۔ واقعی ہم مسلمانوں میں روپیہ بہت فضول خرچ ہو رہا ہے اور جہاں خرچ ہونا چاہیئے یعنی تعلیم یتیم خانہ امداد بیوہ گان مسافر خانہ وغیرہ ان کی طرف قوم متوجہ نہیں ہوئی میری دعا ہے کہ خدا جلد اسراف سے مسلمان بھائی اور بہنوں کو بچائے اور مندرجہ بالا امورات میں بچا ہوا روپیہ خرچ ہو رسومات قبیحہ ہم لوگوں کیلئے نہایت مضر ہیں میں خود انکی خلاف ہوں۔ امین الدین

۶۲ جناب محمد عظمت اللہ صاحب وکیل تیراہا بیرام خان دہلی

رسومات مذمومہ جو بالعموم مسلمانوں میں جاری ہیں شادی و پیدائش وغیرہ کے مواقعات پر جن کی بدولت ہزارہا روپیہ مسلمانوں کی جیبوں سے خرچ ہوتا ہے اور اس طریقہ سے مسلمانوں کیلئے باعث تباہی ہے۔ اسکے متعلق عرصہ سے مسلمانوں میں یہ تحریک ہو رہی ہے کہ وہ کم کردی جاویں اور مسلسل طور پر یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ قطعاً بند کردی جاویں مگر عملی کام کرنے کے لئے کوئی طریقہ اسوقت تک اختیار نہیں کیا گیا تھا مولوی محمد ایوب صاحب دہلوی قابل ستائش ہیں کہ انہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور جملہ علمائے کرام کے فتاوے حاصل کرکے ان کو شائع کرنیکا کام اپنے ذمہ لیا اللہ تعالی ان کی مدد فرماوے اور مسلمانوں کو ہدایت دیوے کہ وہ روپیہ موجودہ کو قحط کے زمانہ میں ایسی جاہلانہ رسموں میں نہ صرف کردیں اور اس طریقہ سے روپیہ محفوظ کریں اور دوسرے نیک کاموں پر صرف کریں۔ عظمت اللہ

۶۳ جناب ذکر الرحمن صاحب وکیل بلیماران دہلی

یہ انسب ہے کہ رسومات قبیحہ کو ترک کیا جاوے اگر مسلمانان ہند زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ذکر الرحمن

اقرار ورائے سر برآوردہ صاحبان قوم پنجابیان شہر دہلی بابتہ ترک رسومات قبیحہ

۶۴ جناب حاجی محمد اسحاق صاحب سوداگر صدر بازار ساکن باڑہ ہندو راؤ دہلی

تحریر بالا سے مجھکو اتفاق ہے جو رسم خلاف شرع شریف ہیں اسکو میں خود ترک کرتا ہوں خدا تعالی سب مسلمانوں کو توفیق دے۔ محمد اسحاق عفی عنہ

۶۵ جناب محمد صدیق صاحب ٹیلہ ولد حاجی انعام اللہ سوداگر صدر بازار دہلی

میں دل و زبان سے ترک رسوم کی سچی تائید کرتا ہوں۔ احکام شرعی تائید سے پہلے بھی قابل تعظیم ہیں میں نے ناجائز اسراف شریعت رسوم کو ہمیشہ ترک ہی کرنیکی کوشش کی ہے۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے بھی التماس ہے وہ بھی عند اللہ چھوڑ دیں خدا ہم کو عمل کی توفیق دے۔ فقط محمد صدیق

۶۶ جناب حافظ شیخ محمد صدیق صاحب ثانی بی اے سوداگر صدر بازار و سول سپلائی کمشنر دہلی

اہل اسلام کی تباہی کا اہم سبب منجملہ دیگر اسباب کے ان کی فضول خرچی اور خلاف شریعت مراسم کی پابندی ہے اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی تو ہندوستان کے مسلمان عنقریب اپنے

سرمایہ اور جائداد سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اسلام سادہ زندگی بسر کرنیکی تعلیم دیتا ہے نام و نمود سے دور رہنا ہر ایک مسلم کا فرض ہے میں مرزا محمد ایوب بیگ صاحب کی اس محنت کی دل سے قدر کرتے ہوئے اپنے برادران سے خصوصاً التجا کرتا ہوں کہ وہ اس پر ضرور غور کریں کہ ان تمام امور سے جو ہر امر رسم کے متعلق تحریر کئے گئے ہیں متفق ہوں صدیق

۶۷ جناب چودہری محمد ابراہیم صاحب سوداگر چرم صدر بازار دہلی۔

جو رسمیں مسلمانوں میں خلاف شریعت ہو رہی ہیں اُن کا ترک کرنا ضرور ہے۔ میں ان رسومات کو خود چھوڑنیکی اور چھوڑانیکی کوشش کرونگا فقط ۷ اکتوبر ۱۹۲۶ء محمد ابراہیم

۶۸ جناب محمد کامل صاحب از طرف شیخ عبدالوہاب صاحب سوداگر صدر بازار دہلی

میں حافظ محمد صدیق صاحب کی تحریر پر صاد کرتا ہوں درحقیقت صحیح ہے۔ محمد کامل

۶۹ جناب حاجی نصیر الدین صاحب الله والے سوداگر صدر بازار دہلی۔

جو رسمیں مسلمانوں میں خلاف شرع شریف ہو رہی ہیں ان کا ترک کرنا ضروری ہے۔ میں ان رسومات کو خود چھوڑنیکی اور چھوڑانیکی کوشش کرونگا فقط حاجی نصیر الدین

۷۰ جناب ایس ایم عبداللہ صاحب سوداگر و میونسپل کمشنر دہلی

میری ناقص رائے میں تمام رسومات ہی عامۃ المسلمین کی تکالیف اور تنگدستی کا باعث ہو رہی ہیں مسلمانوں کے اخراجات خانگی پہلے ہی سے دیگر اقوام کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے وہ عموماً تنگدست رہتے ہیں اور اُن پر مزید رسومات کی پابندی انکو مقروض اور برباد کر دینے کا موجب ہوتی ہے میری دعا ہے کہ خدا ہمکو اور میرے تمام ہم مذہب [illegible] ایس ایم عبداللہ

۷۱ [illegible] سوداگر [illegible] میونسپل کمشنر دہلی۔

میری [illegible] احساس ہوا [illegible] [illegible]

[illegible]

رسومات خلاف شریعت واجب الترک ہیں میں انشاء اللہ خود چھوڑ دونگا اور اپنے بھائیوں سے چھوڑانے کی ترغیب کرونگا فقط محمد صدیق ولد حاجی محمد عمر

۳۷ جناب شیخ عبدالرحمن صاحب میدان سوداگر صدر بازار دہلی

جو رسومات خلاف شریعت مسلمانوں میں رائج ہوگئی ہیں اُن سے خلاف ہوں اور اصلاح کی ضرورت سخت ہے میں بھی ترک کرتا ہوں اور انکو بھی ترغیب دیتا ہوں وفظ عبدالرحمن عفی عنہ

۴۷ جناب شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل دہلی۔

بیشک رسوم ممنوعہ کا ترک کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے اسمیں فلاح دارین یقیناً بحکم خدا جل وعلیٰ و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ خداوند کریم ہم سب مسلمانوں کو توفیق حسنات دے میں خود بھی ترک کرتا ہوں اور اپنے دیگر بھائیوں سے بھی استدعا ہے کہ وہ بھی چھوڑ دیں فقط خاکسار عطاء اللہ

۵۷ جناب شیخ محمد یوسف صاحب پانی والے سابق میونسپل کمشنر دہلی

رسومات قبیحہ اور غیر مشروعہ ضرور ترک ہونی چاہئیں اگر مسلمان ان پر جلد توجہ نہ کرینگے تو ... میں اور زیادہ تباہ ہونگے نام و نمود کی خاطر اور مستورات کے کہنے میں آکر دین و ... کو ... دکھا جاتا ہے خلاف شرع اور ناجائز رسوم مسلمانوں کی ... اور ... رسومات ... ... صاحب کی محنت اور ... انشاء اللہ ... دل سے دعا ہے ... پروردگار عالم ... کوششوں کو کامیاب کرے اور مقبول فرمائے اور ہم کو توفیق دے کہ ہم خدا اور رسول کے احکام پر عامل ہوں اور نمونہ ... دوسروں کو دکھا دیں تاکہ ہر شخص تائید کرسکے ۱۴ اکتوبر محمد یوسف ...

۶۷ جناب محبوب الٰہی صاحب پروپرائٹر محبوب ہوٹل بازار چاندنی چوک

... شیخ محمد صدیق صاحب ملتانی کی رائے سے بالکل متفق ہوں ... انشاء اللہ ... کو خود ترک کرونگا اور حتی الامکان اس امر کی بھی کوشش کرونگا کہ ... دوسرے برادری کے احباب بھی اس سے باز آئیں محبوب الٰہی بقلم خود

۷۷ جناب سراج الدین صاحب ولد حاجی فضل الرحمن صاحب ان اللہ لا یحب المسرفین سراج الدین

۸۷ جناب شمس العارفین صاحب انگریزی دوا فروش بازار چاندنی چوک دہلی

رسومات قبیحہ کی موقوف ہونے کی دلی آرزو ہے مگر افسوس ہماری قوم کی کثیر جماعت اسیر

کہ خدا اور رسول تمام مسلمانوں کو ان رسوم نا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ پروردگار عالم
اسلام و بزرگان ملت کے نیک مشورہ پر چلے اور نیز مسلمانان عالم کو توفیق خیر کرامت
دعا ہے کہ وہ محرک مذکور ادام اللہ وحفظہ مسرفین کی فہرست مردودہ میں ہمارا نام شامل

(۳) جناب مولانا مولوی سید محمد صا

میں ان رسوم کو ہمیشہ سے ناجائز تصور کرتا ہوں موسوی سررشتہ دار فوجداری دہلی فراشخانہ
عین جانتا ہوں جناب مرزا صاحب زینظا لفظاً تائید کرتا ہوں فقط حیدر مرزا
فرما رہے ہیں اس کو اس زمانہ میں اتے عجب میر محلہ بھوجلا پہاڑی دہلی
اور اپنے اہل مذہب سے خصوصاً اور تمام شیخ محمد علی صاحب نے جو روشنی رسومات
اپنی جان اور اسلام اور دین کی حفاظت فدرے لفظ بہ لفظ تائید کرتا ہوں اور
کے ہرگز روا دار نہ ہونگے فقط نے اور ترک کرانیکی کوشش اور پابندی کرونگا

۴ جناب میر محمد حسین صاحب مینوہ عاشق عباس

بیجا خرچ کرنا خود کشی سے بھی زیادہ مضر ہیں ٹیکس انسپکٹر بھوجلا پہاڑی دہلی
رہتا تاکہ بے گناہ معصوم بچوں تک کو نقصان کی تائید کی ہے لہذا مجھکو بھی مرزا صاحب کی
سے دعا کرتا ہوں کہ ہر مسلمان کو اس گناہ سے امر کی کوشش کی کرونگا اور دوسروں کو بھی
اصول مرزیادہ سختی سے عمل کریگی تو شاید ہمارا افلاس دور ہو فقط واجد علی

(۵) جناب سید امراؤ مرزا صاحب محلہ موم گران دہلی

میں پیرزادہ صاحب کی رائے سے اتفاق کر کے ترک کرانیکی جہانتک کوشش ہو وہ صرف

۶ جناب سید حیدر عباس صاحب اصول عمساب سے ثبوت ہو جاتا ہے اس امر کا
میری ناقص رائے میں امور غیر مشروعہ کا ترک کردیں فقط عباس حسین
ترک صرف و بربادی ہی فائدہ ہیں بلکہ منشر فراشخانہ کچہ پچ ہے
ترا ہے ترک کر چکا ہوں اور جمیع متعلقین کی بابت فضول خرچ ان ہی رسوم کی وجہ سے
۷ جناب سید محمد حنیف صاحب اللہ کرنی چاہئے انکی مرحوم اور فرد سے قسمے
خلاف شرع امور جو اکثر رسوم کے برے ان پر عمل کر رہے ہیں اب وقت آگیا ہے
کو خواہ وہ کسی عقیدہ کا ہو واپسے عقائد کے جو کرنی چاہئے اور ان پر پورا عمل پذیر ہونا
۸ جناب سید منیر حسن صاحب زیدی تجاویز سے کلی اتفاق ہے میں خود بھی

کہ خدا اور رسول تمام مسلمانوں کو ان رسوم قبیحہ اور فضول خرچیوں سے بچنے اور علمائے اسلام و بزرگان ملت کے نیک مشورہ پر چلنے کی توفیق رفیق فرماوے اور حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محرک مذکور ادام اللہ وحفظہ سامی کو اس کار خیر کی اشاعت کی جزا مرحمت کرے۔

(۳) جناب مولانا مولوی سید محمد صاحب گندہ نالہ شہر دہلی۔

میں ان رسوم کو ہمیشہ سے ناجائز تصور کرتا ہوں اور ہمیشہ عملی [illegible] فرض عین جانتا ہوں جناب مرزا صاحب زید فضلہٗ ان رسوم کی انسداد میں جو سعی فرما رہے ہیں اس کو اس زمانہ میں اشاعت مذہب کی [illegible] سمجھتا ہوں اور اپنی قوم اور اپنے اہل مذہب سے خصوصاً اور تمام مسلمانوں سے عموماً مستدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی جان اور اسلام اور دین کی حفاظت کیلئے منظور فرماویں کہ وہ آج سے ان رسوم کے ہرگز روادار نہ ہونگے فقط

سید محمد کان اللہ لہٗ

(۴) جناب میر محمد حسین صاحب منصف پنشنر دہلی کوچہ چیلان دریا گنج

بیجا خرچ کرنا خودکشی سے بھی زیادہ مضر ہے کیونکہ اس کا اثر اپنی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ بیگناہ معصوم بچوں تک کو نقصان پہنچاتا ہے۔ میں خود اس کا قائل ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہر مسلمان کو اس گناہ سے محفوظ رکھے [illegible] مجھکو بھی اس اصول پر زیادہ سختی سے عمل کرنے کی توفیق دے فقط خادم محمد حسین

(۵) جناب سید امراؤ مرزا صاحب مرحوم رجسٹرار دہلی

میں میرزا صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں فقط امراؤ مرزا

(۶) جناب سید حیدر عباس صاحب محلہ سوئیوالان دہلی

میری ناقص رائے میں امور مندرجہ [illegible] جو مجرم درگاہ خداوندی ہیں ان امور کا ترک صرف دنیاوی ہی فائدہ نہیں بلکہ خدا اور رسول کی مرضی کے مطابق ہے [illegible] رسم سے ترک کر چکا ہوں اور تمام بزرگان ملت کو ترغیب [illegible] کرتا ہوں فقط حیدر عباس

(۷) جناب سید محمد حنیف صاحب امروہی گندہ نالہ دہلی

خلاف شرع امور جو اکثر رسوم میں برتے جاتے ہیں میں ان کا مخالف ہوں اور ہر مسلمان کو جو اپنے دین و عقیدہ کا پابند ہے شریعت کے موافق رسوم [illegible] کرنی چاہئے [illegible]

(۸) جناب سید منیر حسن صاحب زیدی الواسطی مالک مطبع [illegible] دہلی کشمیری دروازہ

میں اپنے نفس امارہ کے لئے اس دعا کا اعادہ کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہوں کہ پروردگار عالم اپنے حبیب اور اسکے آل کے تصدق میں مجھے اور نیز مسلمانان عالم کو توفیق خیر کرامت فرمائے کہ ہم اسراف سے محفوظ رہ سکیں اور مسرفین کی فہرست مردودہ میں ہمارا نام شامل نہ ہو سکے فقط

سید منیر حسن

۹ جناب سید حیدر مرزا صاحب موسوی سررشتہ دار فوجداری دہلی فراشخانہ

میں مولانا فرزند علی و شیخ محمد علی صاحبان کی لفظاً لفظاً تائید کرتا ہوں فقط حیدر مرزا

۱۰ جناب سید عاشق عباس صاحب میر محلہ بھوجلا پہاڑی دہلی

قبلہ و کعبہ مولوی فرزند علی صاحب اور مولانا شیخ محمد علی صاحب نے جو روشنی رسومات قبیحہ کے ترک کرنے پر ڈالی ہے وہ نہایت قابل قدر ہے لفظ بہ لفظ تائید کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ حتی الامکان ان کے ترک کرنے اور ترک کرانے کی کوشش اور پابندی کرونگا خداوند کریم توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

عاشق عباس

۱۱ جناب سید واجد علی صاحب رضوی ریٹائرڈ ٹیکس انسپکٹر بھوجلا پہاڑی دہلی

چونکہ ہمارے علما و دوستان نے مرزا صاحب کی تائید کی ہے لہذا مجھکو بھی مرزا صاحب کی اس تحریک سے لفظ بہ لفظ اتفاق ہے اور اس امر کی کوشش کی کرونگا اور دوسروں کو بھی اسکی رغبت دلاؤنگا تاکہ خدا اور رسول خوش ہوں اور ہمارا افلاس دور ہو فقط

واجد علی

۱۲ سید عباس حسین صاحب میر محلہ محلہ موم گران دہلی

واقعی یہ رسوم نہایت فضول ہیں اور ان کے ترک کرانے کی جہاں تک کوشش ہو وہ صرف کی جائے کیا اچھا ہو جو سمجھا ہوا ہے ان میں سے فضول رسمیات موقوف ہو جائیں اس امر کی نہایت کوشش کی گئی کہ مسلمان ان رسومات کو ترک کر دیں فقط

عباس حسین

۱۳ جناب سید محمد میرزا صاحب پنشنر فراشخانہ کوچہ پنچ بھیہ

رسومات غیر مفید ہیں ان کا ترک نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ فضول خرچ ان ہی رسوم کی وجہ سے بہت بڑھ گئے ہیں مسلمانوں کو غیر مسلم اقوام پر نظر کرنی چاہئے کہ انکی ہر قوم اور فرد نے عرصے سے اپنے رسومات میں اصلاحات کر لی ہیں اور ان پر عمل کر رہے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ اہل اسلام کو بھی ان اصلاحات کی جانب توجہ کرنی چاہئے اور ان پر پورا عمل پذیر ہونا چاہئے تاکہ فلاح دارین کا باعث ہو۔ مجھے ان تجاویز سے کلی اتفاق ہے۔ میں خود بھی

ان پر عمل درآمد کرنیکا عہد کرتا ہوں اور جہانتک میرے امکان میں ہوگا دیگر مسلمانان کو بھی ان پر کاربند بنانے میں سعی کرونگا۔ ۱۶ر اکتوبر محمد میرزا

رای جناب مولانا محمد علی صاحب ایڈیٹر اخبار ہمدرد دہلی بابتہ ترک رسوم

عقد نکاح کے موقعہ پر "آرسی مصحف" کی رسم بھی میرے نزدیک بدعت حسنہ ہے۔ ایک عفت و عصمت مآب دوشیزہ کا ایک نامحرم کو پہلی بار اس طرح دیکھنا، اور وہ بھی براہ راست نہیں بلکہ شرم کے مارے آئینہ ہی میں دیکھنا جب کہ ان دونوں کے سروں پر خدا کا وہ کلام ہو جو زناشوئی کے تعلقات کو سب سے بہتر طریقہ پر بتاتا ہو، اور جتاتا ہو کہ اس عورت کو یہ مرد خدا کی ضمانت پر لے رہا ہے، اور ذات باری تعالیٰ ان دونوں کے درمیان ہے، میرے رونگٹے تو اس رسم سے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ضرورت اسکی نہیں ہے کہ ہر اُس رسم کو جس میں نہ اسراف ہوتا ہے۔ نہ جس میں کوئی ضرر ہے اس لئے بند کر دیا جائے کہ رسول اکرم اور اولاد رسول کے نکاحوں میں یہ رسم ادا نہیں کی گئی تھی، بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان رسموں کو ان کی حقیقت خوب واضح کر کے ادا کی جائے۔ اسی طرح محفل میلاد میں "قیام" کی رسم۔ لیکن یہ صاف بتا دیا جائے کہ ان رسموں کا ادا کرنا نہ فرض ہے نہ سنت، جس کا جی چاہے ادا کرے جس کا جی نہ چاہے وہ آزاد ہے کہ ادا نکرے بعض رسموں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہندوانی ہیں۔ اگر وہ ہنود میں مذہبًا لازمی ہیں، تب تو ہمیں ان کا چھوڑنا پڑیگا ورنہ اندیشہ ہے کہ مسلمان سمجھنے لگیں کہ ان کے ہاں بھی مذہبًا لازمی ہیں۔ لیکن میرا اپنا تو یہ خیال ہے کہ رسول اکرم نے عرب کی کسی قومی رسم کو بھی ممنوع نہیں قرار دیا جب تک اس میں غیر اللہ کی پرستش، یا بد اخلاقی کا کوئی پہلو نہیں نکلتا ہو، اور اگر عرب کے ملکی رسوم جائز ہیں تو ہندوستان یا اور ممالک کے ملکی رسوم کیوں ناجائز ہیں؟ اولاد پیدا ہونے کے موقعہ پر عورتوں کے رتجگا کرنے میں مجھے کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی ہے نہ زچہ اور بچہ کے پٹی وغیرہ باندھنے میں کوئی برائی ہے، بلکہ میرے نزدیک تو یہ رسمیں عمدہ ہیں۔ تمدد میں گو یہ ہمیشہ مد نظر رہے کہ اسراف نہ ہونے پائے۔ دودھ چھٹائی کی رسم تو ہندوانی بھی نہیں، اور اگر بچہ کے اپنے بڑے ہو جانے کی خوشی کے طور پر کی جائے، جیسے کہ کی جاتی ہے اور اسراف نہ کیا جائے

تو میرے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں ہے، بلکہ بچہ کو بھی اس طرح بہلایا جا سکتا ہے اور دودھ چھٹنے کی تکلیف بھی غالباً اس طرح سے کم محسوس ہو۔ "بسم اللہ" کی یادگار کے طور پر اگر کوئی صاحب ثروت اپنے بچہ کو چاندی کی تختی اور قلم دوات دے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ ایسی یادگاریں زندگی کو پُرلطف بناتی ہیں، اور میں یقیناً اس کے خلاف ہوں کہ زندگی کو بالکل روکھا پھیکا کر دیا جائے۔ ساون کے مہینہ میں لڑکیوں کا جھولا جھولنا پکوان پکوانا اور چُنریاں پہننا بھی میرے نزدیک ایسی رسم نہیں ہے کہ اسے ہندوانی ہونے کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے جس میں اسراف اور اخلاقی مفاسد کی نرمی ہرگز شامل نہیں ہیں، ترک کر دینا ضروری ہو۔ جس کسی کے بچے نہ جیتے ہوں اگر وہ بچپن میں اس کی سالگرہ کی رسم ادا کرے تو میرے نزدیک اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اسراف سے ضرور بچا جائے، بلکہ ایسا ہی خرچ ہو جو اس خوشی میں غربا اور مستحقین کو بطور خیرات کے دیا جائے۔ منگنی کی خوشی میں شربت پلانا یا شادی میں سہرا میرے نزدیک قابل اعتراض نہیں یقیناً یہ خوشی کے موقعے ہیں، اور ان پر اگر اور دنوں سے کچھ زائد نہ کیا جائے تو خوشی کا کس طرح اظہار ہوگا؟ مگر اس ذہنیت کو ہمیں ضرور مٹانا پڑے گا کہ شربت کے بغیر منگنی ہو ہی نہیں سکتی نہ سہرے کے بغیر کوئی دولھا بن سکتا ہے، اور نہ اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ یقیناً یہ ہندوانی رسم ہے کہ سہرا بندھنے کے بعد دولھا کے سر پر اس کی بہن اپنے دوپٹہ کا آنچل ڈالتی ہے اور اس سے ایک رقم وصول کرتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت پُرلطف رسم ہے اور میں اس کے جاری رہنے میں یہی نہیں کہ میں کوئی خرابی نہیں دیکھتا، بلکہ چاہتا ہوں کہ یہ جاری رہے۔ میرا بس چلے تو میں تو ایک اور رسم بھی جاری کرا دوں کہ جب کسی کا لڑکا پہلی کمائی کر کے لائے تو اُسے اپنی ماں کے قدموں پر لا کر رکھ دے، چاہے وہ سب کی سب اسے واپس ہی کیوں نہ کر دے۔ جہاں میں نہیں چاہتا کہ قرض اور سودی قرض پر رسموں کیلئے روپیہ لیا جائے، یا اسراف کیا جائے، یا کوئی ایسی چیز کی جائے جو اخلاق پر بُرا اثر ڈالتی ہے، یا غیر اللہ کی پرستش کا اس میں شائبہ ہے، یا جس کے باعث محض ایک رسم کو فرض اور سنت سمجھا جائے۔ وہاں میں اس کے بھی خلاف ہوں کہ بے ضرر اور کم خرچ ملکی رسموں کو صرف اسی بنا پر ترک کیا جائے کہ وہ ہندوانی

ہیں، یعنی عرب کی رسمیں نہیں، یا مسنون نہیں ہیں۔ ہماری زندگی، اور بالخصوص ہماری عورتوں کی زندگی میں فرحت و انبساط یوں ہی کم ہے، اس لئے اسے خواہ مخواہ اور کم کرنا میرے نزدیک خود ایک گناہ ہے، اور عورتوں کے اجتماع کو میں خواہ مخواہ مفاسد کا باعث نہیں سمجھتا۔ لیکن یقیناً اُن جو نقصان رسمیں جو آج شادی اور غمی کے موقعوں پر جاری ہیں اُن کو ترک کرنا ہی مناسب ہوگا۔ آج ان میں سے اکثر تو بے معنی ہیں، اور نہ ان سے خوشی ہی حاصل ہوتی ہے، نہ اظہارِ غم ہی کے لئے وہ مناسب اور موزوں ہیں۔ لیکن جس طرح خوشی کی بعض رسمیں مجھے بدعاتِ حسنہ معلوم ہوتی ہیں اسی طرح ایک خاص دن میت کے ایصالِ ثواب کیلئے قرآن خوانی کرنا یا کلمہ یا درود شریف پڑھنا بھی میرے نزدیک بدعاتِ حسنہ میں داخل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر مسلمان کے ذہن نشین کر دیا جائے کہ اگر اس طرح قرآن کریم اور کلمہ وغیرہ نہ بھی پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میں نے اس موضوع پر اس قدر تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات اس لئے ظاہر کئے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر محض مسنون اور مستحب باتوں ہی کو جائز سمجھنے کے لئے کہا جائیگا، اور بے ضرر رسوم بھی جس سے ہماری زندگی میں، اور بالخصوص عورتوں کی زندگی میں کسی قدر فرحت و انبساط کا نہایت ضروری اضافہ ہو جاتا ہے بند کرائی جائینگی تو شاید یہ خلافِ شرع رسوم بھی بند نہ کئے جا سکیں، اور لوگ علمائے کرام کے صحیح سے صحیح مطالبات پر بھی یہ کہکر توجہ نہ کریں کہ یہ تو ملاؤں کی باتیں ہیں، اور یہ لوگ تو ہمیں "قل اعوذی" بنا کر چھوڑیں گے۔

نوٹ۔ چونکہ راقم نے جناب مولانا محمد علی [illegible] بھی اس [illegible] یہاں لکھی جاتی ہے [illegible] عمائدین شہر و [illegible] صاحبان کے لئے [illegible] ہے۔ مولانا محمد علی صاحب اسراف [illegible] رسوم [illegible] زور سے اسی طرح [illegible] اپنی راوں [illegible] [illegible]

کچھ مضائقہ نہیں ہوسکتا اسلیئے اُنہوں نے خاص طور پر اُن پر تبصرہ ڈالکر ایک واضح مضمون ۶- فروری ۱۹۲۷ء کے اخبار ہمدرد میں شائع کردیا ہے۔ مگر یہاں تو صرف اسی قدر مضمون جس کا تعلق رسوم سے تھا بجنسہ اخبار ہمدرد سے اخذ کر کے لکھدیا ہے مفصل مضمون دیکھنا ہو تو ناظرین ۶ فروری کے اخبار میں ملاحظہ فرمالیں۔ میں مولانا محمد علی صاحب کے اس پاکیزہ خیال کی قدر کرتا ہوں کہ صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ اگر میری رائے خلاف شرع امر یا رسم پر کسیقدر بھی ہوگی تو میں واپس لے لونگا اور ہر حال میں حد شرع پر چلنے کے لئے تیار ہوں گا میں ایسی رسوم جنکی ناجوازی کا شرعی اثر کسی شادی یا غمی کی تقاریب پر نہ پڑتا ہو اور اس میں اسراف بیجا بھی نہ ہوتا ہو تو اسکے جواز یا عدم جواز کے متعلق اہل علم خود ہی فیصلہ فرمالیں۔ خاکسار۔ ایوب بیگ

اقرارنامہ جات بابتہ ترک رسوم اہل برادریان وغیرہ جو مکمل پنچایت یا مجمع عام میں لئے گئے ہیں تین چار جگہ سے اُس حلقہ کے سربرآوردہ صاحبان کی معرفت وصول ہوکر مندرج ہوئے ہیں

اقرارنامہ عطاران وحکیمان شہر دہلی جو اُنکے جلسہ انجمن میں بالاتفاق لیا گیا

رسومات قبیحہ و ناجائز و خلاف شریعت جن کی نسبت علمائے شہر دہلی نے فتوے دیا ہے اور عمائدین شہر نے اُس سے اتفاق کرلیا ہے ہم ممبران انجمن سفیر قوم عطاران و حکیمان، بھی اُس فتوے سے اتفاق کرتے ہیں انشاء اللہ العزیز ہم خود اس فتوے پر کاربند ہیں گے اور دیگر برادران کے عمل کرنیکی ہر ممکن کوشش کریں گے۔

دستخط چودہری محمد غیاث الدین عفی عنہ ۞ دستخط چودہری محمد عمر خلف حاجی نور الدین سوداگر چھپہ
دستخط حافظ حمید الدین عفی عنہ صدر انجمن ۞ دستخط محمد مقصود بقلم خود سیکریٹری انجمن
دستخط زین العابدین خزانچی انجمن بقلم خود ۞ دستخط اعجاز الدین بقلم خود
دستخط حاجی محمد عمر بقلم خود ۞ دستخط محمد رفیق عفی عنہ ۔ دستخط رکن الدین بقلم خود

دستخط عبد السلام بقلم خود ؛ دستخط معین الدین بقلم خود ؛ دستخط لطیف بخش بقلم خود
دستخط حکیم محمد حسین الدین بقلم خود ؛ دستخط محمد مبین بقلم خود ؛ دستخط محمد اسحاق بقلم خود
دستخط کرم الٰہی بقلم خود ؛ دستخط علیم الدین بقلم خود ؛ دستخط محمد اجل حسین بقلم خود
دستخط اخلاق حسین بقلم خود ؛ دستخط منور حسین بقلم خود ؛ دستخط احمد الدین بقلم خود
دستخط محمد اعجاز بقلم خود ؛ دستخط محمد اسحاق ؛ محمد یحییٰ بقلم محمد اسحاق
دستخط حافظ محمد عمر و خورشید بقلم خود ؛ دستخط فضل الدین بقلم خود ؛ دستخط حبیب الرحمٰن

اقرار نامہ اہل برادریان جمعیۃ القریش شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

تقریظ منجانب قوم قصاب آل بنی قصیٰ ساکن شہر دہلی

فتوے علمائے دین کا دیکھا فی الحقیقت جو رسوم خلاف شریعت ہیں اور وہ تمام مسلمانوں میں مروج ہیں۔ واجب الترک ہیں انشاء اللہ ہم ان سب رسوم کو خود چھوڑیں گے اور اپنی برادری کے صاحبان سے ہر ممکن ذریعہ سے ترک کرانیکی کوشش کریں گے۔ ہم جملہ دستخط کنندگان اس فتوے کی تائید نہایت جوش و مسرت سے کرتے ہیں۔ کیونکہ قادر مطلق نے اس فتوے سے ہماری تحریک کی امداد کی ہے یہ فتوے ہمارے لئے تائید ایزدی اور امداد غیبی ہے۔ عرصہ چند ماہ کا ہوا کہ چہار ورقی کتاب اصلاح الرسوم نامی ہنوز ناتمام ہے چھپوا کر اپنی برادری کے واسطے شائع کر چکے ہیں اسکی تکمیل کے واسطے یہ فتویٰ امداد غیبی ہے جو رسومات ناجائز اور خلاف شرع ہمارے دماغوں میں جاگزیں ہیں وہ ہماری بے چینی کا باعث ہیں چونکہ روزانہ اس کے مکروہ نتائج ہمارے پیش نظر ہیں اسلیئے رات دن یہی فکر دامنگیر ہے کہ قوم کی اصلاح ہونی چاہیئے بدیں وجہ ہر نماز اور ہر وقت جناب باری کی درگاہ میں دست بدعا ہیں کہ خداوند ذوالجلال والاکرام ہماری دعا قبول فرما کر ہماری امداد کرے تاکہ رسومات ناجائز ترک ہو جائیں اور قوم کی بہبودی ہو۔ رب العزت نے ہمارے واسطے واسطے در اجابت وا کیا اور ہماری دعائیں مستجاب ہوئیں جس کا کافی و شافی ثبوت یہ ہے کہ ہمارے علمائے دین نے فتوے جاری کیا اور دیگر علماء کرام و رؤسائے شہر و معززین و نمائندگان اقوام نے لبیک کہکر سچے دل سے اس پر عمل کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے

اب انشاء اللہ العزیز سب رسومات کی خوب اصلاح ہو جائیگی۔ خدائے عزوجل کے فضل وکرم سے ہم کو کامیابی کی قوی امید ہے اللہ جل شانہ کے ہزارہا شکریہ کے ساتھ یہ دعا ہے کہ ہم سب کو نیک عمل کی توفیق دیکر پورا عامل بنا دے آمین ثم آمین

دستخط شیخ صدر الدین بقلم خود ؛ دستخط حاجی عبد الرحمن ؛ دستخط منشی عبد الرحمن بقلم عبد المجید
دستخط حاجی حافظ احمد ؛ دستخط خاکسار نثار احمد ؛ دستخط حافظ عبد الواحد ؛
دستخط مولانا عبد الرحیم بقلم خود ؛ دستخط حاجی شرف الدین بقلم خود ؛ دستخط حاجی صدر الدین بقلم خود
دستخط چودہری فخر الدین بقلم خود ؛ دستخط حاجی الٰہی بخش بقلم خود ؛ دستخط حافظ عبد الغفار بقلم خود
دستخط شیخ قیام الدین بقلم عبد الحی ؛ دستخط حافظ رحمت اللہ بخط ہندی ؛ دستخط میاں عبد الرحیم بقلم مشتاق علی
دستخط شیخ محمد ابراہیم بقلم خود ؛ حاجی غلام رسول نشانی انگوٹھا ؛ شیخ عبد الحلیم نشانی انگوٹھا
شیخ سراج الدین نشانی انگوٹھا ؛ دستخط شیخ فخر الدین بقلم خود و محمد الدین بقلم خود ؛
دستخط حافظ قمر الدین بقلم خود ؛ دستخط شیخ محمد حسین بقلم خود ؛ دستخط حافظ عبد الشکور ؛
دستخط حاجی منیر الدین ؛ دستخط حافظ محمد حسین ؛ دستخط حافظ فخر الدین بقلم خود

اقرار نامہ از جانب برادری قوم لاہوریاں شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم لوگوں نے فتوی علماء دین کا اپنی پنچایت میں سنا حقیقت میں خلاف شریعت رسوم واجب الترک ہیں ہم عمائدین شہر اور اپنے دوسرے بھائیوں سے اتفاق کرتے ہیں ہم انشاء اللہ ناجائز رسوم کو چھوڑیں گے اور اپنی برادری قوم لاہوریان میں ترک کرانیکی کوشش کریں گے۔

دستخط چودہری مباز الدین بقلم خود ؛ دستخط چودہری علیم الدین بقلم خود ؛ دستخط فتح محمد بقلم خود
دستخط حبیب الرحمن بقلم خود ؛ دستخط محمد اصغر علی عفی عنہ بقلم خود ؛ دستخط ظہیر الدین بقلم خود
دستخط کمترین محمد یوسف بقلم خود ؛ حقیقت تو یہ ہے کہ بغیر خلاف شرع رسوم کے ترک کئے ہماری قوم ترقی کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتی۔ رضی الدین احمد۔ ظہیر الدین لال کنواں گلی مہر محلہ دستخط ہندی
دستخط حافظ ضیاء الدین۔ بقلم خود گلی ؛ دستخط عبد الرشید بقلم خود کوچہ رائسان
دستخط احمد مختار بقلم خود کوچہ رائمان ؛ دستخط مغل جان بقلم خود کوچہ رائمان
دستخط محمد رشید الدین وکیل کوچہ نٹوان ۔ دستخط چودہری سعید الدین بقلم خود کوچہ نٹوال
دستخط زین العابدین بقلم خود کوچہ نٹواں ؛ دستخط محمد عمر بقلم خود پہاڑ گنج ؛

دستخط حبیب الرحمن بقلم خود پہاڑ گنج ؛ دستخط عبد الرحمن ولد نور الحسن پہاڑ گنج بقلم خود
دستخط سعید احمد بقلم خود پہاڑ گنج ؛ دستخط عبد الستار بقلم خود گلی برنادالی ؛
دستخط عبد الوہاب بقلم خود گلی برنادالی ؛ دستخط عبد المجید بقلم خود شیش محل ؛
دستخط چودہری ہدایت اللہ خان نشانی انگوٹھا شیش محل ؛ دستخط محمد اسحاق خرادی شیش محل

اقرار نامہ رائیان و دیگر باشندگان سبزی منڈی دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم رائیان و دیگر باشندگان سبزی منڈی دہلی نے فتویٰ علمائے دین کا بابتہ ترک رسومات قبیحہ مجمع عام میں سُنا بیشک یہ رسومات مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہو رہی ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان رسومات کو خود چھوڑ دیں گے اور اپنی برادری میں اور دوسرے مسلمان بھائیوں سے ترک کرانیکی کوشش کریں گے۔

خدا بخش ولد علی بخش بقلم خود ؛ رحمان بخش ولد عظیم اللہ بقلم خود ؛ ملک محمد یعقوب بقلم خود قوم رائین کرم آلہی ولد احمد بخش بقلم خود ؛ ملک عزیز بخش ولد ملک رحمان بخش ؛ محمد ابراہیم ولد حید بخش بقلم خود نواب حید بخش ولد احمد بخش ؛ انعام آلہی ولد اللہ رکھا دستخط ہندی ؛ احمد حسن ولد ملک قادر بخش نمبردار چودہری عبد اللطیف ولد عبد الرزاق ؛ محمد عثمان ولد عبد الرحمن ؛ چودہری ظہیر الدین ولد بدر الدین۔

ہر مسلمان پر شرع اسلام کی تعمیل فرض ہے انشاء اللہ غیر شرعی رسومات کے چھوڑنے پر تیار ہوں اور اوروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ عظیم الدین ولد نصیر الدین ؛ دستخط محمد عثمان بقلم خود دستخط سعید الدین ولد خدا بخش سبزی منڈی

اقرار نامہ ازجانب معماران و مستریان شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم معماران شہر دہلی نے فتویٰ علما دین کا اپنی پنچایت میں سُن لیا بیشک جو رسوم ناجائز اور خلاف شرع شریف ہیں واجب الترک ہیں ہم آئندہ سے ان رسوم کو ترک کر دیں گے اور اپنی برادری میں بھی اس امر کی نگرانی رکھیں گے کہ کوئی ان رسوم کو نہ کرے فقط

قاری عبد اللہ بقلم خود ۔ صلاح الدین مستری بقلم خود ۔ شبیر حسین بقلم خود ؛ محمد سبحان بقلم خود عمر الدین بقلم خود ۔ محمد ابراہیم بقلم خود ۔ صغیر محمد بقلم خود ۔ محمد صدیق بقلم خود ؛ رحیم الدین بقلم خود وزیر الدین نشانی انگوٹھا ؛ محمد ظہیر بقلم خود ؛ عبد الغنی بقلم خود ؛ محمود مستری نشانی انگوٹھا

دستخط محمد یسین ؛ دستخط محمد انعام آلہی ؛ دستخط عبدالرزاق بقلم خود ؛ دستخط جمال الدین
دستخط محمد علاؤالدین ؛ دستخط عزیزالدین ؛ محمد عزیز یوسف نشانی انگوٹھا ؛ عبدالرحیم نشانی انگوٹھا
عزیز مرزا نشانی انگوٹھا ؛ عزیز الرحمن نشانی انگوٹھا ؛ محمد جمیل نشانی انگوٹھا

اقرارنامہ از جانب تاجران جفت شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم تاجران جفت شہر دہلی نے فتوی علمائے دین کا بخوبی سنا۔ فی الحقیقت جو رسوم خلاف شریعت ہیں اُن کا جاری رکھنا ہم کسی صورت میں پسند نہیں کرتے اور ناجائز رسوم میں صرف کرنا ہماری تباہی کا سبب ہے انشاء اللہ ہم آیندہ سے ناجائز رسوم ترک کریں گے اور اپنی برادری میں ہر طرح سے نگرانی رکھیں گے کہ ناجائز رسوم ہونے پائیں فقط
میں متفق ہوں کہ خلاف شرع شریف کے امور میں صرف بیجا ہونا چاہیئے بلکہ ہر مسلمان کو خدا و رسول کے حکم کے موافق کام کرنا چاہیئے اور مجکو اور سب کو اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد یعقوب عفی عنہ ؛ حاجی غلام محبوب الہی بقلم خود ؛ عبدالحکیم بقلم خود محمد یوسف بقلم خود ؛ محمد ابراہیم خلف حاجی محمد اسمٰعیل سوداگر جفت بقلم خود (صدر انجمن)، عبدالجبار بقلم خود (سکریٹری)، جمال الدین بقلم خود (نائب صدر)، کریم الدین بقلم خود (رکن انجمن) عبدالستار بقلم خود - چودہری سیف الدین ؛ زین العابدین بقلم خود ؛ مشتاق احمد نشانی انگوٹھا کرم آلہی بقلم معین الدین - اخلاق احمد بقلم خود ؛ خلیل احمد بقلم خود ؛ سلیم الدین بقلم خود حاجی بشیر احمد بقلم خود - دستخط عبدالرشید بقلم خود ؛ دستخط ممتاز الدین ؛ دستخط ریاض الدین حافظ وحید الدین بقلم ہمسار الدین ؛ محمد اسحاق بقلم خود ؛ فرید الدین بقلم خود ؛ محمد ایوب بقلم خود رضی الدین بقلم خود ؛ عبدالحلیم بقلم خود ؛ حافظ نثار احمد بقلم عبدالجبار ؛ مشتاق احمد بقلم عبدالجبار

اقرارنامہ جفت سازان اجمیری دروازہ بابتہ ترک رسوم

ہم جملہ جفت سازان بازار اجمیری دروازہ نے فتوے علمائے دین کا سنا الحمد للہ ہم پہلے سے احکام شریعت کے موافق رسوم ناجائز ترک کر چکے ہیں اور اگر کوئی رسم ہمارے ہاں ہوتی بھی ہوگی تو وہ اس فتوے کے موافق انشاء اللہ چھوڑ دیں گے۔
منشی عظیم بخش بقلم خود ؛ چودہری اللہ بخش بقلم خود - چودہری عظیم بخش نشانی انگوٹھا

چودہری محمد یوسف نشانی انگوٹھا ؛ حافظ نصیر الدین بقلم خود ؛ چودہری کریم بخش نشانی انگوٹھا
چودہری میران بخش بقلم خود ؛ چودہری عبد اللطیف ؛ چودہری کریم بخش

اقرار نامہ خشت و گل فروشاں بابتہ ترک رسوم

ہم خشت و گل فروشان شہر دہلی نے فتویٰ علمائے دین کا سُنا ہم بالکل اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ جو رسومات خلاف شریعت مسلمانوں میں مروج ہیں وہ ترک کی جائیں اسلیئے ہم خود ان رسومات کو ترک کرتے ہیں اور انشاء اللہ اپنی برادری میں بھی ترک کرانے کی کوشش کریں گے فقط

حاجی عبد الرحیم بقلم خود ؛ حاجی عبد الحمید عفی عنہ ؛ تسرانی ولد شیخ رحیم اللہ نشانی انگوٹھا
حاجی کلن ولد شیخ الہٰی بخش نشانی انگوٹھا ؛ محمد صدیق بقلم خود ؛ عبد الرحیم عفی عنہ
رحمت اللہ بقلم خود ؛ حاجی بھوندو ولد شیخ پیر بخش نشانی انگوٹھا ؛ حاجی قدرت اللہ ولد شیخ
مراد بخش نشانی انگوٹھا ؛ حاجی محمد ولد بھو نشانی انگوٹھا ؛

اقرار نامہ از جانب روغن گران شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم نے جہانتک غور کیا تمام خرابیاں رسومات قبیحہ اور فضول خرچی کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے سردار دوجہان حضور اکرم نے ارشاد فرمایا ہے حُسنُ الاسلام المرء ترکہ مالا یعنی یعنی عزت کی زندگی غیر ضروری چیزوں کے چھوڑدینے سے ہو سکتی ہے۔ اس پر علماء کا فتوے ہم کو دل وجان سے قبول ہے ہم اسکو خود مٹائیں گے اور مٹانے کی کما حقہٗ کوشش کریں گے جزاک اللہ اُن مبارک و ماغوں کو جن ہستیوں نے اس ضرورت اور خرابی کو محسوس کیا خداوند کریم اُن کو اجر عظیم عطا فرمائے

دستخط حافظ رحیم الدین ۔ دستخط چودہری رحیم بخش ۔ حاجی احمد علی بقلم خود ؛
حافظ محمد سلمان بقلم خود ؛ حافظ عبد الغنی بقلم خود ۔ حاجی ابو بکر بقلم خود
حافظ محمد علی بقلم خود ۔ کریم بخش بقلم خود ؛ محمد اسحاق بقلم خود ۔ عبد العزیز نشانی انگوٹھا
دستخط حافظ سلیمان آگرہ ؛ بھمن چودہری نشانی انگوٹھا ؛ محمد یعقوب نشانی انگوٹھا
عبد الوہاب بقلم خود ؛ عبد الرزاق بقلم خود ؛ بودا بقلم خود

اقرارنامہ ازجانب نوربافان شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم نوربافان شہر دہلی نے فتوی علماء دین کا اپنی پنچایت میں سُنا وہ رسوم جو خلاف شریعت ہیں ہم اُن کو کسی طرح بھی اپنی برادری میں جائز نہیں رکھ سکتے چنانچہ آج سے ہم خود چھوڑتے ہیں اور اپنی برادری میں چھوڑانیکی کوشش کرینگے۔

حبیب الرحمن نشانی انگوٹھا ؛ محمد رمضانی عقب کلاں مسجد نشانی انگوٹھا ؛ ابراہیم حویلی اعظم خان نشانی انگوٹھا ؛ مدار بخش حویلی مظفرخان نشانی انگوٹھا ؛ محمد صدیق ولد احمد خان ترکمان دروازہ بقلم خود .. حاجی ابو عقب کلاں مسجد نشانی انگوٹھا ؛ محمد حسن عقب کلاں مسجد نشانی انگوٹھا اللہ دیا بقلم خود ؛ محمد عمر عقب کلاں مسجد نشانی انگوٹھا ؛ دستخط محمد رمضانی نشانی انگوٹھا عقب کلاں مسجد ؛ دستخط شہاب الدین عقب کلاں مسجد ؛ حافظ داود بقلم خود حافظ محمد نذیر بقلم خود ؛ حافظ محمد حنیف بقلم خود ؛ عبد اللہ شاہ بقلم خود احمد خان بقلم خود .. نشانی انگوٹھا مُغلا

اقرارنامہ چوڑیگراں شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم چوڑیگران شہر دہلی نے اپنی پنچایت میں فتوے علمائے دین کا سُنا جو رسوم خلاف شریعت ہیں ہم صدق دل سے اُن کو چھوڑتے ہیں اور آیندہ اپنی برادری میں خلاف شریعت رسوم ترک کرانیکی کوشش کریں گے

عظیم الدین بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا حاجی نور محمد ؛ نشانی انگوٹھا چودہری نور محمد عرف کلو نشانی انگوٹھا محمد رمضانی ؛ نشانی انگوٹھا نور بخش پہلوان ؛ نشانی انگوٹھا علی جان نشانی انگوٹھا علی حسن ؛ نشانی انگوٹھا کلن ؛ نشانی انگوٹھا مادر علی ؛ نشانی انگوٹھا فضل الٰہی ؛ نشانی انگوٹھا شبن ؛ نشانی انگوٹھا کلو ؛ نشانی انگوٹھا محمد اسحاق حاجی عبد الرحمن لاکھ والے دستخط ہندی ؛ عبد الرحمن بقلم خود عرف خان خاں ؛ محمد اسماعیل بقلم خود ؛ عبد الکریم بقلم خود ؛ عبد اللطیف بقلم خود ؛ دستخط محمد ابراہیم ؛

اقرارنامہ نجاران شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم نجاران شہر دہلی نے جو فتوے علمائے دین سے رسومات ناجائز کے متعلق دیا ہے

وہ اچھی طرح سے اپنی پنچایت میں سُنا۔ ہم لوگ انشاء اللہ آیندہ سے اس بات کے پابند رہیں گے کہ وہ رسومات ناجائز اور حرام ہیں ان کو نہ کریں گے اور نہ اپنی برادری میں حتی الامکان کرنے دیں گے فقط

منشی محمد رمضان بقلم خود ؛ ابراہیم بقلم خود ؛ قادر بخش بقلم خود ؛
نشانی انگوٹھا محمد جان عرف ڈوڈا ؛ عبد الحکیم بقلم خود ؛ بلائی نجار نشانی انگوٹھا ؛
عبد الحق بقلم خود ؛ عظیم الدین بقلم خود ؛ ابراہیم نجار نشانی انگوٹھا
عظیم الدین بقلم خود ؛ عبد الحق بقلم خود ؛ رمضانی بہ قلم خود
عبد الغفور بہ قلم خود ؛ محمد جان بقلم خود ؛ عبد الکریم بہ قلم خود
ابراہیم بہ قلم خود ؛ میرا بخش نشانی انگوٹھا ؛ سامی نشانی انگوٹھا
عبد المجید بہ قلم خود ؛ رحیم بخش بہ قلم خود ؛ ولی محمد مستری بقلم خود ؛ بندو نشانی انگوٹھا

اقرار نامہ اہالیان پہاڑ گنج چونیوالان وسنگتراشان وغیرہ بابتہ ترک رسوم

ہم اہالیان پہاڑ گنج دہلی اور چونے والے سنگتراشان نے فتوے علمائے دین کا سنا جو رسوم خلاف شریعت ہیں انشاء اللہ ہم بسر و چشم اُن کو چھوڑیں گے اور اپنی برادری سے نہایت کوشش سے ترک کرائینگے اور ہر ممکن ذریعہ سے ترک کرانیکی کوشش جاری رکھینگے

حکیم مولوی کریم بخش عفی عنہ بقلم خود ؛ فخر الدین بقلم خود آہنگر ؛ حسب الدین بقلم خود چونیوالے بشیر الدین بقلم خود چونیوالے ؛ کلن ولد کلی چونیوالے نشانی انگوٹھا ؛ عبد العزیز بقلم خود سنگتراش نور محمد بقلم خود سنگتراش ؛ عبد الغنی مارکس نشانی انگوٹھا ؛ قاضی زین العابدین بقلم خود آغا جان بقلم خود ملبس ساز۔ محمد عبد الغنی صدیقی امام مسجد بدیع العصیر چونہ منڈی ؛
ظہور احمد خان بقلم خود مدرس مدرسہ عرفانیہ ؛ محمد ابراہیم مرغ ساز بقلم خود ؛ مستری محمد یعقوب نشانی انگوٹھا ؛ عبد الغنی دور ساز ؛ محمد یوسف بہ قلم خود سنگتراش ؛ عبد الحکیم بقلم خود زین ساز فخر الدین چودھری چونے والے نشانی انگوٹھا ؛

اقرار نامہ آہن گران شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم آہنگران شہر دہلی نے فتوے علمائے دین کا اپنی پنچایت میں اچھی طرح سے

سُن لیا ہم نے اکثر رسمیں پہلے سے چھوڑ رکھی ہیں اور جو رسمیں خلاف شریعت علمائے دین کے فتوے کے موافق ہونگی وہ ہم آئندہ سے ترک کر دیں گے اور اپنی برادری میں کوشش کریں گے کہ خلاف شریعت رسوم نہ ہوں۔

چودہری فخرالدین بقلم خود ؛ چودہری نور الٰہی نشانی انگوٹھا ؛ چودہری عنایت حسین نشان انگوٹھا
جودہری احمد بقلم خود ؛ محمد عمر نشان انگوٹھا ؛ فخرالدین نشان انگوٹھا
وصی الدین نشان انگوٹھا ؛ چودہری شہاب الدین عرف شبو نشان انگوٹھا ؛ دستخط فیاض الدین
دستخط جمال الدین ؛ چودہری عنایت اللہ نشانی انگوٹھا ؛ ننہا نشان انگوٹھا
محمد جان نشان انگوٹھا ؛ حاجی عبدالرحیم نشان انگوٹھا ؛ اللہ بخش نشان انگوٹھا
احمد نشان انگوٹھا ؛ بشیرالدین نشان انگوٹھا ؛ مینو نشان انگوٹھا
سعیدالدین نشان انگوٹھا ؛ علی جان نشان انگوٹھا ؛

اقرار نامہ بھشتیان شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم بھشتیان شہر دہلی علمائے دین کے فتوے سے مطلع اور آگاہ ہوئے لہذا خلاف شرع رسومات کو جو ہماری تباہی و بربادی کا بڑا سبب ہیں قطعاً ترک کرتے ہیں اور اپنی تمام برادری سے بھی ان رسوم قبیحہ کے ترک کرانے کی پوری کوشش کریں گے آج کی پنچایت میں ہم علمائے دین کے اس فتوی کی پابندی کرنے کیلئے اپنے دستخط کرتے ہیں۔

چودہری محمد ابراہیم نشانی انگوٹھا ؛ چودہری الٰہی بخش نشان انگوٹھا ؛ چودہری عبدالرحمن بقلم خود
چودہری حاجی عبدالحکیم بقلم خود ؛ چودہری عبدالمجید نشان انگوٹھا ؛ چودہری رحیم الدین نشان انگوٹھا
چودہری عبدالعزیز نشان انگوٹھا ؛ چودہری امام الدین نشان انگوٹھا ؛ چودہری قمرالدین نشان انگوٹھا
دستخط چودہری فیاض ؛ چودہری ملن نشان انگوٹھا ؛ چودہری شیدو نشان انگوٹھا
چودہری کلن نشان انگوٹھا ؛ چودہری موسیٰ نشان انگوٹھا ؛ چودہری محمد ابراہیم نشان انگوٹھا
چودہری محمد یعقوب نشان انگوٹھا ؛ چودہری امیر نشان انگوٹھا ؛ چودہری قادر نشان انگوٹھا
دستخط چودہری محمد عمر ؛ چودہری محمد یعقوب نشان انگوٹھا ؛ چودہری شرف الدین نشان انگوٹھا
دستخط خلیفہ کلو ؛ شیخ جینو نشان انگوٹھا ؛ نتو جمعدار نشان انگوٹھا
خلیفہ کرم الٰہی ؛ شمس الدین نشان انگوٹھا ؛ چودہری عبداللہ نشان انگوٹھا

محمد صدیق بقلم خود ÷ چودہری عبدالخالق نشان انگوٹھا: چھوٹے جمعدار نشان انگوٹھا
چودہری قطب الدین نشان انگوٹھا ÷ عبدالرحیم نشان انگوٹھا: حافظ الٰہی بخش بقلم خود
بابو عبداللہ بقلم خود

اقرارنامہ ازجانب دہوبیان شہر دہلی بابتہ ترک رسوم

ہم شہر دہلی کے دہوبیوں نے اپنی پنچایت میں فتوے علمائے دین کا بابتہ ترک رسومات ناجائز سنا ایسی رسومات سے بہت فضول خرچی ہوتی ہے اور مجبوراً قرض لینا پڑتا ہے اسلیئے ہم ان رسومات کو خود ترک کرتے ہیں اور اپنی برادری میں بھی ترک کرانیکی کوشش کریں گے ÷

چودہری عبدالرحمن نشان انگوٹھا: منشی علی احمد بقلم خود ÷ اللہ دیا نشان انگوٹھا
اللہ دیا ثانی نشان انگوٹھا ÷ محمد اسحاق نشان انگوٹھا ÷ فیض محمد نشان انگوٹھا
اللہ بندہ نشان انگوٹھا ÷ عبدالرحمن نشان انگوٹھا ÷ مولا بخش نشان انگوٹھا
عبدالرحیم نشان انگوٹھا ÷ چودہری محمد نشان انگوٹھا: چودہری عبدالعزیز نشان انگوٹھا
کلن نشان انگوٹھا ÷ چودہری جھمو نشان انگوٹھا ÷ چودہری شفیع نشان انگوٹھا
چودہری عبدالرزاق نشان انگوٹھا ÷ مہتر عبدالرزاق نشان انگوٹھا: چودہری امن نشان انگوٹھا
چودہری عبدالکریم نشان انگوٹھا: چودہری صمد نشان انگوٹھا ÷ چودہری جمو نشان انگوٹھا
چودہری چھمن ÷ چودہری اللہ جیا ÷ چودہری غنی ÷ چودہری بنو ÷
چودہری گوکل ÷ مولا بخش نشان انگوٹھا ÷

اقرارنامہ بندھانیان وٹھیلہ والان شہر دہلی

ہم بندھانیان وٹھیلہ والان شہر دہلی نے فتوے علمائے دین کا سنا جو رسوم خلاف شریعت ہیں ہم انشاء اللہ صدق دل سے ان کو ترک کرینگے اور اپنی برادری میں ہر ممکن ذریعہ سے ان کے ترک کرانیکی کوشش کرانے رہیں گے اور ہم بہت خوشی سے اپنے اقرارنامہ پر دستخط و نشان انگوٹھا کرتے ہیں

دستخط عبدالکریم ÷ دین محمد نشان انگوٹھا ÷ رمضانی نشان انگوٹھا

عبداللہ نشان انگوٹھا ؛ حاجی اجمیری نشان انگوٹھا ؛ جلال الدین بقلم خود
محمد اسحاق نشان انگوٹھا ؛ عالم خاں نشان انگوٹھا ؛ خاجو خان نشان انگوٹھا
رمضانی خان نشان انگوٹھا ؛ دستخط محمد صدیق ؛ دستخط انور شاہ ؛
دستخط عباس علیخان پیش امام ؛ بندہ مولوی محمد عفی عنہ

اقرارنامہ سبزی فروشان شہر دہلی

ہم سبزی فروشان شہر دہلی نے فتوے علمائے دین کا بخوبی سن لیا خلاف شریعت رسوم کا جاری رکھنا دین و دنیا کے نقصان کا سبب ہوتا ہے صرف بیجا سے ابتک مسلمانوں کو از حد مالی نقصان پہنچ چکا ہے اسلئے آیندہ ہم خلاف شریعت رسوم ترک کریں گے اور اپنی برادری میں کوشش رکھیں گے کہ خلاف شریعت رسمیں نہ ہونی چاہئیں۔

تبیخ مینڈھو نشانی انگوٹھا ؛ محمد اسحاق نشانی انگوٹھا ؛ اللہ دولا نشانی انگوٹھا
شمس الدین نشانی انگوٹھا ؛ شبدی نشانی انگوٹھا ؛ الٰہی بخش نشانی انگوٹھا
رحیم الدین نشانی انگوٹھا ؛ عظیم الدین نشانی انگوٹھا ؛ فضل الدین نشانی انگوٹھا
عزیز الدین نشانی انگوٹھا ؛ قیام الدین نشانی انگوٹھا ؛ ننھا نشانی انگوٹھا ؛
فیاض نشان انگوٹھا ؛ کالا نشانی انگوٹھا ؛ محمد اسمٰعیل نشانی انگوٹھا
حیدر نشانی انگوٹھا ؛ عبدالستار نشانی انگوٹھا ؛ رحیم بخش نشانی انگوٹھا

اقرارنامہ رنگسازان شہر دہلی

ہم رنگ سازان شہر دہلی نے فتوی علمائے دین کا آج اپنی پنچایت میں سن لیا اور فضول خرچی کے نتائج پر اچھی طرح سے غور کیا بیشک وہ رسوم جن میں فضول خرچی ہوتی ہے یا وہ ناجائز اور حرام ہیں کسی صورت سے ہم یا ہماری برادری جائز نہیں رکھے گی انشاء اللہ آیندہ ہم ان رسوم قبیحہ کو ضرور چھوڑیں گے اور ہم اس بات کی نگرانی رکھیں گے کہ ہماری برادری میں کوئی ان رسوم کو نہ کرے۔

دستخط حاجی کریم الدین بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا رحمان بیگ ؛ دستخط بخط مہندی اللہ بخش
نشانی انگوٹھا محمد اسحاق ؛ دستخط ارشاد بیگ بقلم خود ؛ دستخط محمد صدیق بقلم خود

دستخط یسین بیگ بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا محمد یوسف ؛ دستخط محمد صدیق حسن صدیق بقلم خود
دستخط رحمت اللہ بقلم خود ؛ دستخط عبد الحکیم بقلم خود ؛ دستخط حافظ عبد الغنی بقلم خود
دستخط محمد عثمان بقلم خود ؛ دستخط محمد اسماعیل بقلم خود ؛ دستخط حافظ عبد الحکیم بقلم خود
دستخط محمد ادریس بقلم خود ؛ دستخط احسان اللہ بقلم خود ؛ دستخط نصیر الدین بقلم خود
دستخط حفیظ اللہ بقلم خود ؛ دستخط فاروق بیگ بقلم خود ؛ دستخط محمد عثمان بقلم خود
دستخط بدر الدین بقلم خود دستخط محمد اسمٰعیل بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا نظام الدین

ہم جراحان و حجامان شہر دہلی نے فتوے علمائے دین کا اپنی آج کی نجات

میں سن لیا جو رسوم ناجائز و خلاف شرع ہیں وہ بیشک واجب الترک ہیں ہم اپنی برادری میں خلاف شرع رسوم کسی طرح جائز نہیں رکھ سکتے اسلئے ناجائز رسوم ہم خود چھوڑ تے ہیں اور انشاء اللہ اپنی برادری میں نگرانی رکھیں گے کہ خلاف رسوم آئندہ نہ ہونے پائیں

دستخط چودہری عبد الحمید جراح بقلم خود ؛ دستخط بخط اردو محمد صدیق بقلم خود ؛ دستخط محمد یوسف بقلم خود
نشانی انگوٹھا عبد الوہاب ٹھیکیدار ؛ دستخط عبد العزیز عرف بلاقی ؛ نشانی انگوٹھا محمد یعقوب
دستخط عبد الوہاب بخط ہندی ؛ دستخط محمد شفیع بقلم خود ؛ دستخط عبد الحکیم بقلم خود
نشانی انگوٹھا شابر محمد ؛ دستخط سراج الدین جراح بقلم خود ؛ دستخط عبد اللہ بقلم خود
نشانی انگوٹھا محمد عمر ؛ دستخط محمد یونس بقلم خود ؛ دستخط محمد نذیر بقلم خود
نشانی انگوٹھا محمد یامین ؛ نشانی انگوٹھا محمد عبد الرحمٰن ؛ نشانی انگوٹھا نادر بخش
نشانی انگوٹھا محمد اشفاق ؛ دستخط محمد مشتاق بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا خلیل الرحمٰن
نشانی انگوٹھا محمد اسلام ؛ دستخط اسلام الدین بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا نور الٰہی
نشانی انگوٹھا نور محمد ؛ نشانی انگوٹھا فضل الٰہی ؛ نشانی انگوٹھا عبد الحکیم فراسخ

اقرار نامہ سنار دو والان شہر دہلی

ہم سنار دو والان شہر دہلی نے فتوے علمائے دین کا اپنی نجات میں سن لیا رسوم ناجائز ہر مسلمان کے لئے سم قاتل ہیں لہذا ہم اقرار کرتے ہیں کہ آئندہ سے وہ رسوم جو ناجائز ہیں یا اُسمیں صرف بیجا ہوتا ہے ان کو ہم خود چھوڑ دیں گے اور ہر طرح کی کوشش کرینگے

کہ ناجائز رسوم ہماری برادری میں نہ ہونے پائیں فقط

منشی نیاز احمد بقلم خود ؛ شہاب الدین خان بابل نشانی انگوٹھا ؛ الٰہی بخش رفوگر نشانی انگوٹھا
دستخط عبد الرشید ؛ محمد اسماعیل نشانی انگوٹھا ؛ چودھری اللہ دیہ نشانی انگوٹھا
محمد اسحاق نشانی انگوٹھا ؛ عبد العزیز نشانی انگوٹھا ؛ نادر بخش نشانی انگوٹھے
دستخط حافظ محمد جان عفی عنہ ؛ دستخط امیر بخش بقلم خود ؛ سعید الدین ولد غفوری نشانی انگوٹھا
محمد احمد نشانی انگوٹھا ؛ رحیم بخش ولد کریم بخش نشانی انگوٹھا ؛ محمد حسین عرف چھوٹا نشانی انگوٹھا

اقرار نامہ زردوزان شہر دہلی

ہم زردوزان شہر دہلی نے فتویٰ علمائے دین کا آج اپنی پنچایت میں سنا ناجائز اور خلاف شریعت رسوم کا جائز رکھنا ایسا ہے کہ انسان اپنے گلے میں زندہ سانپ ڈال لے لہذا ہم کسی طرح اسباب کو پسند نہیں کرتے کہ آیندہ بھی ناجائز رسوم کے نکالنے رہیں اور اسراف ہوتا رہے سودی قرضہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو لہذا ہم اقرار کرتے ہیں کہ آیندہ ہم خود اور اپنے ہم پیشہ لوگوں کو اور برادری کے بھائیوں سے ناجائز رسوم ترک کرانیکی کوشش کرتے رہیں گے اور ہر طرح پابند رہیں گے کہ ناجائز رسوم ہم سے دور ہوں

دستخط عبد الغفار ؛ دستخط عبد الرشید ؛ دستخط قطب الدین
دستخط فدریت اللہ ؛ دستخط سلطان محمد خان ؛ دستخط سرفراز الدین
دستخط بہاؤ الدین بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا کاظم علے ؛ نشانی انگوٹھا محمد ضیاء الدین
نشانی انگوٹھا عبد الغفار خان ؛ دستخط محمد اسماعیل ؛ نشانی انگوٹھا معصوم
نشانی انگوٹھا لواب علے ؛ نشانی انگوٹھا اسلام بیگ ؛ نشانی انگوٹھا داؤد بیگ
نشانی انگوٹھا احمد ؛ نشانی انگوٹھا اشرف ؛ دستخط اشرف خان بقلم خود
دستخط سردار خان ؛ دستخط حافظ محمد نذیر ؛ نشانی انگوٹھا محمد حسین
نشانی انگوٹھا محمد شاہ

اقرار نامہ ندافان شہر دہلی

ہم ندافان شہر دہلی نے فتویٰ علمائے دین کا اپنی پنچایت میں سن لیا۔ بیشک رسوم خلاف شریعت ہیں ہم اُن کا آیندہ جاری رکھنا کسی طرح سے بھی اپنی برادری میں جائز نہیں رکھ سکتے ہیں انشاء اللہ ہم ناجائز رسوم کو ترک کر دیں گے اور اپنی برادری میں نگرانی رکھیں گے

کہ وہ ناجائز رسوم کو نہ کیا کریں۔
محمد جان ممبر محلہ چودہری اللہ بخش نشانی انگوٹھا ؛ رجب نشانی انگوٹھا ؛
دستخط حاجی محمد احمد بقلم خود، دستخط محمد حسین ؛ فیض بخش نشانی انگوٹھا
سعد اللہ نشانی انگوٹھا ؛ بھولو نشانی انگوٹھا ؛ جمعیت حسین نشانی انگوٹھا
حافظ رحمت اللہ نشانی انگوٹھا ؛ بندو نشانی انگوٹھا ؛ نانگا نمبردار نشانی انگوٹھا
ننھن نشانی انگوٹھا ؛ اسماعیل نشانی انگوٹھا ؛ کلو نشانی انگوٹھا ؛
عبد الستار نشانی انگوٹھا ؛ دستخط عبد المجید ؛ دستخط یوسف
چھجو مستری بقلم خود ؛ مدوی منصور احمد عفی عنہ ؛ دستخط منفعت علی
محمد اسماعیل نشانی انگوٹھا۔

اقرارنامہ گوٹہ و پیمپک سازان شہر دہلی

ہم گوٹہ و پیمپک والان شہر دہلی نے اپنی پنچایت میں فتوے علمائے دین کا بخوبی سن لیا حقیقت میں ناجائز رسوم پر کاربند رہنا اپنے تئیں خود غرق کرنا ہے مسلمانوں کی اصل بربادی کا سبب ناجائز رسوم کو عمل میں لانا ہے لہذا ہم آیندہ سے رسومات قبیحہ کو ترک کریں گے اور اپنے ہم پیشہ لوگوں میں اور اپنی برادری میں اس امر کی نگرانی رکھیں گے کہ ناجائز رسوم نہ ہونے پائیں۔

نشانی انگوٹھا چھوٹے خان سرپنچ ؛ نشانی انگوٹھا احمد خان پنچ ؛ دستخط مشرف خاں معتمد
نشانی انگوٹھا مظفر خان ؛ نشانی انگوٹھا سید علی ؛ دستخط نیاز علی
نشانی انگوٹھا مصاحب میر ؛ دستخط حاجی حفیظ اللہ خان ؛ نشانی انگوٹھا خلیفہ یعقوب
دستخط رشید خان بقلم خود ؛ نشانی انگوٹھا حبیب ؛ نشانی انگوٹھا عبد الرشید
نشانی انگوٹھا احمد حسین ؛ نشانی انگوٹھا محمد ابراہیم ؛ نشانی انگوٹھا حافظ ضیاء الدین
دستخط نواب علی ؛ نشانی انگوٹھا نصیر الدین

اقرارنامہ گوشت بین شہر دہلی

ہم گوشت بین شہر دہلی نے فتوے علمائے دین کا اپنی پنچایت میں اچھے طور سے سن لیا جو رسوم خلاف شریعت ہیں ہم اُن کو ترک کریں گے اور آیندہ اپنی برادری میں

بروقت شادی وغمی رسوم ناجائز ترک کرانیکی کوشش کرتے رہیں گے لہذا یہ اقرارنامہ بہت خوشی سے لکھا ہے
نخیدو نشانی انگوٹھا ؛ ابو نشانی انگوٹھا ؛ محمد حسین نشانی انگوٹھا ؛ احمد نشانی انگوٹھا ؛
خدا بخش نشانی انگوٹھا ؛ کلن نشانی انگوٹھا ؛ ولی محمد نشانی انگوٹھا ؛ کریم الدین نشانی
انگوٹھا ؛ عبد الکریم نشانی انگوٹھا ؛ فیاض خان نشانی انگوٹھا ؛ بدھا نشانی انگوٹھا ؛
ناظر نشانی انگوٹھا ؛ ہم اہالیان قصبہ مہرولی قطب و صاحبزادگان و خادمان
درگاہ حضرت خواجہ بختیار کاکی قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فتوے علمائے دین کا
اپنے مجمع میں سُنا۔ بیشک وہ رسوم جو خلاف شریعت ہیں واجب الترک ہیں۔ ہم
خلاف شریعت رسوم کو اپنے ہاں جاری رکھنا کسی طرح پسند نہیں کرتے لہذا ہم خوشی
سے اس اقرارنامہ پر دستخط کرتے ہیں اور کوشش کرتے رہیں گے کہ آئندہ خلاف شریعت رسوم ہمارے
دوسرے بھائی بھی نہ کریں فقط

دستخط سید غازی الدین بقلم خود ؛ دستخط شیخ عبد الغفور بقلم خود میونسپل کمشنر ؛ دستخط
نذر حسین ؛ دستخط قاضی محمد حسین میونسپل کمشنر ؛ برکت علی بقلم خود ؛ سید فضل حسین نشانی
انگوٹھا ؛ دستخط سید وہاب الدین بقلم خود ؛ دستخط سید بدر الدین بقلم خود ؛ دستخط سید فولاد علی
بقلم خود ؛ دستخط پیرزادہ سید بختار علی قطبی ؛ دستخط سید عبد الجبار بقلم خود ؛ دستخط شریف حسین بقلم خود
دستخط حافظ کرامت علی بقلم خود ؛ ؛ دستخط محمد اسلم ؛ دستخط حافظ لیاقت حسین ؛ دستخط بندہ محمد
اسمٰعیل بقلم خود ؛ دستخط نور الٰہی بقلم خود ؛ دستخط سید مشتاق حسین بقلم خود ؛ دستخط سید غلام
محی الدین بقلم خود ؛ دستخط عابد علی پیش امام ؛ دستخط قاضی اللہ رکھا بقلم خود ؛ دستخط سید وفات
حسین ؛ دستخط سید مقصود حسن ؛ ہم زرگویان شہر دہلی نے فتویٰ علمائے دین کا معلوم کر لیا
وہ رسومات جو ناجائز و خلاف شریعت ہیں ہم لوگوں کیلئے مہلک مرض سے زیادہ ہیں ان کو
مروج رکھنا خود کشی کا باعث ہوگا۔ لہذا ہم اقرار کرتے ہیں کہ آئندہ ہمارے ہم پیشہ
اور ہمارے دیگر عزیز اور ہم خود ان رسوم کو ترک کریں گے اور کوشش جاری رکھیں گے
کہ رسومات ناجائزہ ہونے پائیں ؛ دستخط انعام اللہ خان بقلم خود ؛ دستخط اسلام اللہ خاں
دستخط فضل الرحمٰن ؛ دستخط حبیب الرحمٰن ؛ دستخط محمد ۔ دستخط محمد علی ؛ دستخط محمد علی ؛
دستخط نواب علی ۔ دستخط محمد شاد بیگ ۔ دستخط حبیب الرحمٰن ؛ ضیاء الدین بخط ہندی ؛
کمال خان بقلم خود ؛ خان محمد بخط ہندی ؛ محمد سعید بقلم خود ؛ محمد عمر بقلم خود ؛

دستخط اللہ بخش دہلی : غیاث الدین بقلم خود ؛ دستخط نور الدین ؛ محمد نصیر بقلم خود ؛ کریم
دین بخط ہندی ؛ محمد حفیظ بقلم خود بخط ہندی ؛ دستخط فیاض الدین سپرچی
دستخط رحیم الدین دہلی ؛ دستخط عزیز الدین بقلم خود ؛ دستخط محمد دین ؛ ؛
دستخط حمید زرکوب ؛ دستخط نظیر زرکوب ؛ دستخط رفیق زرکوب ؛ دستخط منشی زرکوب

ہم پنی ساران شہر دہلی نے فتوائے علمائے دین کا بخوبی سن لیا فی الحقیقت رسومات ناجائز کرنا اور پھر اس میں اسراف کرنا دونوں امر ایک سے ایک زیادہ تباہ کن ہیں۔ لہٰذا ہم تحریر ہذا سے پابند رہیں گے کہ رسوم ناجائز اور امور مسرفانہ چھوڑ دیں اور اپنی برادری میں نگرانی رکھیں گے کہ کوئی شخص ناجائز رسومات کا آیندہ مرتکب نہ ہو۔

محمد جان بقلم خود ؛ عبد الغفار بقلم خود ؛ مرزا ولی بیگ بقلم خود ؛ بشیر حسین نشانی انگوٹھا :
دستخط عبد الستار ؛ دستخط عبد الوہاب ؛ دستخط صدر الدین خان ؛ عبد المجید نشانی انگوٹھا
عبد الحق نشانی انگوٹھا ؛ ممن خان نشانی انگوٹھا ؛ دستخط عبد الصمد ؛ دستخط
اکرام اللہ خان بقلم مرتضیٰ خان ؛ دستخط ہندی عیوض خان ؛ سردار خان
بقلم خود ؛ محمد اسماعیل خاں بقلم خود ؛

ہم نگینہ سازان شہر دہلی نے۔ فتویٰ علماء دین بابتہ ترک رسوم ناجائز اپنی پنچایت میں سن لیا۔ حقیقت میں خلاف شرع رسوم جاری رکھنا خودکشی کا مجرم ہونا ہے اور اپنی تباہی آپ خرید لینی ہے۔ ایسی رسوم جن سے صرف بیجا ہوتا ہے اور ناجائز و حرام ہیں انشاء اللہ آیندہ ہم خود ترک کریں اور اپنے ہم پیشہ اور دیگر برادران سے حتی الامکان چھڑانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ ہم نے خوشی سے اس اقرار نامے پر دستخط کئے ہیں۔

دستخط حافظ محمد یوسف نگینہ ساز ؛ دستخط محمد مرتضیٰ نگینہ ساز دستخط محمد سلطان نگینہ ساز
دستخط عبد الستار نگینہ ساز ؛ دستخط عبد الغنی نگینہ ساز ؛ دستخط [illegible] نگینہ ساز
دستخط حافظ عبد الخالق ؛ دستخط عبد السلام بقلم خود ؛ دستخط عبد الحق
دستخط عبد الغفار ؛ دستخط شمس الدین ؛ دستخط امراؤ مرزا ؛ دستخط حمید خان
دستخط مختار احمد ؛ دستخط اسماعیل ؛ دستخط شاد باز خاں ؛ دستخط حافظ عبد المغنی

التماس ضروری

واضح رہے کہ علمائے دہلی و دیوبند کا فتویٰ جو ناجائز رسوم اور صرف بیجا کے متعلق لیا گیا ہے وہ صرف دہلی کے مسلمانوں کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں کے استفادہ کیلئے ہے۔ کیونکہ شریعت مقدسہ کا ماننا ہر مسلمان کا فرض ہے اور شریعت مقدسہ ہر مسلمان کیلئے یکساں ہے۔ پس اس فتویٰ سے ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان مطلع اور متنبہ ہونے چاہئیں۔ اور جن صاحبان کے پاس یہ کتاب پہونچے اُن کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو آگاہ فرمائیں۔ اس کتاب میں اوّل تو فتویٰ ہے جس سے رسوم کی حقیقت اصلیت اور شرعی ممانعت ظاہر ہوتی ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان ابتک کس خوشی سے آنکھیں بند کرکے اور عقل کو اپنے سے دور پھینک کر ان تباہ کن رسوم کو بطور تقلید مناتے چلے آئے ہیں اب ممکن ہے کہ اگر حکم خدا ہوا تو وہ اس فتوے سے مطلع ہو کر ناجائز رسوم کو چھوڑ دیں دوم مسلمانان دہلی کا متفق ہو کر رسوم سے پرہیز کرنا ایسی عمدہ نظیر ہے کہ انشاء اللہ اسکا اثر دوسرے شہر کے مسلمانوں پر بھی پڑیگا سیوم جن قابل ہستیوں نے رسوم کے متعلق اپنی قیمتی رائے ظاہر فرمائی ہے ممکن ہے کہ اس سے دوسرے مسلمان فائدہ اٹھائیں

پس ایسے مسلمان جو صاحب ثروت ہیں یا صاحب اثر ہیں اپنے متعلقہ لوگوں میں۔ یا برادری میں یا جن کا تعلق کسی گاؤں یا قصبہ یا شہر سے ہے تو وہ اس مقام پر اس کتاب کو بجنسہٖ طبع کراکے اپنے خرچ سے بھیجدیں اور مسلمانوں کو ناجائز رسوم اور اسراف سے بچنے کی ہر ممکن اور جائز کوشش کریں تو جس قدر مسلمانوں کو انکی سعی سے فائدہ ہوگا انشاء اللہ قیامت تک یہ نیکی اُنکے نامہ اعمال میں لکھی جائیگی

چونکہ یہ انجمن چندے کے کام سے کوئی حصہ لینا نہیں چاہتے اسلئے کسی صاحب سے اس کتاب کے طبع کرانے کا ذکر تک بھی نہیں کیا گیا۔ اس انجمن کے اراکین نے آپس میں مل جل کر جسقدر اُن سے ہو سکا یہ کتابیں اپنے خرچ سے طبع کراکے جہاں کہیں ممکن ہوا وہاں مفت بھیجدیں۔ مگر اس قدر اشاعت بالکل ناکافی ہے تاوقتیکہ دوسرے مقتدر اصحاب بھی کوشش سے ہر جگہ یہ کتابیں نہ بھیجیں گے مسلمانوں کا مطلع ہونا غیر ممکن ہے فقط

چونکہ اس مرتبہ کتاب کی اشاعت مفت کیگئی ہے آئندہ اگر اشاعت کی ضرورت ہوئی تو مجبوراً اس انجمن کو کتاب کی قیمت اسقدر مقرر کرنی پڑیگی کہ جس سے طبع کے اخراجات نکل آئیں یا اگر کوئی صاحب انجمن کی معرفت کتاب ہذا کی اشاعت کرانی چاہینگے تو اس صورت میں دوبارہ مفت اشاعت ہو سکیگی۔ فقط

خاکسار

(ایوب بیگ) عفی عنہ

اطلاع عام

فی زمانہ۔ معلومات کا ذریعہ اشاعت ہے پس اگر مسلمان صرف بیجا اور رسومات ناجائز سے بچ سکتے ہیں تو وہ انشاءاللہ اس کتاب کی زیادہ تر اشاعت سے مطلع ہو کر بچ سکیں گے

بہی خواہان قوم کا فرض ہے کہ وہ زیادہ تر اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لیویں اور ہر ممکن ذریعہ سے کوشش کرکے صرف بیجا اور رسومات ناجائز کا انسداد کریں تاکہ ماجور عند اللہ ہوں۔

انجمن فلاح المسلمین کا اس کتاب کی اشاعت سے مقصد اصلی یہی ہے کہ مسلمانوں کو ایسی حالت میں کہ وہ بحکم افلاس اور بے روزگاری سے پریشان ہو رہے ہیں اسراف سے بچایا جاوے تاکہ ان کا مال و جائداد محفوظ رہے اور وہ دنیا میں آرام و عزت سے زندگی بسر کریں فقط

[illegible]

نائب مہتمم